رجسٹر نمبر ایل 533

اللہ اکبر

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

ہفتہ وار

# بلوچستان جدید

چھپا کر آستیں میں بجلیاں رکھی ہیں گردوں نے
عنادل باغ کے غافل نہ بیٹھیں آشیانوں میں
اقبال

الحیات
قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا ... [illegible]

| | | |
|---|---|---|
| سالانہ | چندہ | چار روپیہ |
| ششماہی | ” | دو روپیہ |
| سہ ماہی | ” | ایک روپیہ |

| | |
|---|---|
| گورنمنٹ سے | بیس روپیہ |
| تمندار سے | دس روپیہ |
| طالب علم سے | دو روپیہ |

مدیر: پیر بخش نسیم تلوی
معاون: محمد حسین عنقا

جلد | کراچی بروز دوشنبہ [illegible] ۱۳۵۲ مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۳۴ء | شمارہ ۵



BUY POST OFFICE CASH CERTIFICATES
16 APR 34
10.45 AM
QUETTA


## داستانِ غم

(از جناب آزاد [illegible])

کر دیا مجبور دل نے غم سنانے کیلئے
تجھ کو اے روٹھے ہوئے بلوچستان منانے کیلئے

نیم بسمل کرکے چھوڑا اسلئے صیاد نے
جھاڑتا تھا اپنے پر [illegible] کیلئے

جلتی ہے شمع اب پروانوں کی قلت نہیں
جوق جوق آئیں گے اپنے کو جلانے کیلئے

کُر دے زندان کی تاریکی منور ہو چکی
کیوں نہ ہم بے چین ہوں اب آہ جانے کیلئے

کہدو یہ زندانیوں سے کہ اچھے دن آ گئے
ان تمہاری سب مصائب کو مٹانے کیلئے

آسمان پر کیوں ہے یہ کالی گھٹا چھائی ہوئی
دل نہیں ہے آج کچھ پینے پلانے کیلئے

اشکباری کرتے ٹوٹا رشتۂ تارِ نگہ
حسرتیں باقی رہیں دل کو ستانے کیلئے

بزم میں باقی نہ ساقی ہے نہ ہمطرب کوئی
چھوڑ دے آزاد چل اب زہر کھانے کیلئے


[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# بلوچستان جدید

١٦ر اپریل ١٩٣٤ء

## بلوچستان اور تعلیمات اسلامیہ

بلوچستان کا خطہ [illegible] اسلامی [illegible] جہالت کی - تمدنی معاشرتی اور اقتصادی لحاظ سے تباہ حال ہے - وہاں مذہبی [illegible] اسلامی تعلیمات سے بھی مرقن ہو گئیں دور جا پڑا ہے - بلوچ قوم کی کوتاہیاں [illegible] ہیں - کہ ان پر دل کھول دیا جائے - مگر ایک قوم [illegible] کے اپنے پاک مذہب اور اسکی مقدس تعلیمات کو بھلا دینا صرف افسوسناک ہی نہیں - بلکہ اس قوم اور اس ملک کی تباہی کے لئے ضرورت سے زیادہ کافی ہے۔

مسلام دنیا اور دنیا والوں کے لئے سلامتی لے کر آیا - اسکے فرزندوں نے صرف اپنے آپ کو ہی برائیوں سے پاک نہ کیا - بلکہ دنیا کی گمراہ قوموں اور ملکوں کو صراط مستقیم پر لا دیا - مگر ہائے بدبختی! ہم بلوچستان کے مسلمان اوروں کو راہ راست پر لانے کی بجائے خود گمراہ ہو کر اور بری رسموں کے ایسے شرمناک اور تباہ کن زرغے میں پھنس گئے ہیں - جنکے بیان کرنے سے بھی ہمیں شرم آتی ہے - دختر فروشی - زر خون - بندہ و آقا - اعلے و ادنےٰ کا شیطانی فرقہ بندیاں اور بے زبان عورتوں کی وراثت سے محرومی کی الناک تباہ کاریاں اس قابل ہیں - کہ ان پر خون کے آنسو بہائے جائیں - ہماری گردنیں شرم کے مارے جھک جاتی ہیں - جب ہم دیکھتے ہیں کہ بلوچستان کے مسلمان ہم جیسی آدمی اپنی عزیز مگر بے زبان لڑکیوں کو فروخت کرتے ہیں - ہم کانپ اٹھتے ہیں - جب دیکھتے ہیں کہ ہمارے بھائیوں نے انسان کے قیمتی خون کی قیمت چاندی کے چند گول گول ٹکڑے مقرر کر رکھے ہیں - اور بھی خاندانیت کے لحاظ سے ہماری آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجاتا ہے - جب دیکھتے ہیں - کہ بلوچستان میں بسنے والے مسلمانوں نے خدا اور رسول کے احکامات کے خلاف اعلےٰ و ادنےٰ کی ایسانہ تفریق اور بے زبان عورتوں کی حق وراثت سے محرومی اپنا شیوہ بنا لیا ہے ہم اپنے بھائیوں کی ہر گمراہی کو برداشت کر سکتے ہیں - مگر انکی اسلام سے روگردانی ہم سے دیکھی نہیں جا سکتی - ایسی حالت میں ہم انکو کہیں گے اور بھی ابھر کر کہیں گے - ہر انسان مذہبی جذبات اور تاثرات میں [illegible] جو ہر تا [illegible] امر کے لئے صرف مشکل ہی نہیں - بلکہ قریب قریب ناممکن ہو جاتا ہے چنانچہ انکو مذہبی معذوریوں سے ہم کی گذشتہ قریبی اشاعت میں بیان کر کے کہا گیا - بلوچستان بلوچستان نہیں بلکہ قبرستان ہے - بھلا یہ کہاں کی مسلمانی ہے کہ ہم یوں ہی چلے جا رہے ہیں - کہ ہر جرگے کے فیصلے بجائے رسومات کے شریعت

کے مطابق ہوا کریں - اور سردار انکی مخالفت میں اپنی تمام فرعونی قوتیں صرف کر رہے ہیں - جبکے معنے یہ ہوئے - کہ ان کے نزدیک انکی کردہ رسمیں شریعت سے بہتر ہیں - اس سلسلے میں زیادہ رلا دینے والی عوام کی خاموشی ہے - جو ظاہر کرتی ہے کہ - وہ بھی اپنے سرداروں کی طرح اپنی قبیح رسموں کو شریعت سے اچھا سمجھتے ہیں - تو ایسے خطے کو اگر قبرستان نہ کہا جائے تو کیوں؟

## بلوچستان کے تعلیمی وظائف

.....

بلوچستان ایک غیر زرعی اور مفلس ملک ہے - وہاں ذرائع آمدنی ایسے [illegible] ہیں - کہ ایک آدمی کما پی کر بمشکل اتنا بچا سکتا ہے کہ وہ اپنی اولاد کو تعلیم [illegible] دے سکے - یہی وجہ ہے کہ بلوچستان کے باشندے آج بھی تعلیم [illegible] ہیں پر اگر کوئی یہ کہے - کہ وہاں کے باشندے کو تعلیم حاصل [illegible] شوق نہیں - تو اس قسم کا اعتراض صرف غلط ہی نہیں بلکہ بے بنیاد ہوگا - [illegible] تجربات و مشاہدات اس کے برعکس ہیں - پچاس ساٹھ سالوں کے اعداد و شمار صاف طور پر بتلاتے ہیں کہ آج سے بیس برس قبل سکولوں میں صرف دس دس اور بارہ بارہ طلبا تعلیم [illegible] چھ برس پہلے [illegible] تعداد طلبا اور چالیس [illegible] تھی - اس سے ثابت ہوتا ہے - کہ بلوچستان کے لوگوں کو تعلیم حاصل کرنے کا شوق ہے - کیونکہ اگر ان میں اس قسم کا شوق نہ ہوتا - تو آج سکولوں میں طلبا کی تعداد [illegible] زیادہ ہوتی - مگر اسکے بالکل برخلاف آئے دن دیہاتی مدارس میں طلبا کی تعداد گھٹ رہی ہے - البتہ شہروں اور مرکزوں میں جہاں کماتے پیتے لوگ رہتے ہیں - سکول ترقی پر ہیں - ان تمام باتوں کے پیش نظر وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ وہاں کے لوگوں کو تعلیم سے نفرت نہیں - بلکہ انکی مفلسی انکی تعلیم حاصل کرنے کی راہ میں ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے - جسکے دور کرنے کا فرض حکومت پر عائد ہوتا ہے - ہمیں بہاں اس امر کا اعتراف ہے - کہ اس نے بلوچستان کے مفلس باشندوں کی اس ناجائز تکلیف کو رفع کرنے کے لئے سرکاری وظائف مقرر کر رکھے ہیں - یہ امر بات ہے - کہ وہ تھوڑے ہیں - وہاں ہم کچھ حقیقت کو بھی ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتے - کہ اس کے عمال اس قسم کے تعلیمی وظائف اصلی حقداروں کو نہیں دیتے - ہمیں معلوم ہے - کہ کئی سالوں تک کالج کے وظائف تو بجائے بلوچستانیوں کے لئے ایک طرح ممنوع ٹھہرائے ہوئے تھے - اور سکولوں کے وظائف ان لوگوں کے بچوں کو دئے جاتے ہیں - جو آج خود دولت مند اور ترقی یافتہ سمجھے جاتے تھے - یا کبھی [illegible] سردار

کا مستحقات تھیں - پچھلے سال سکولوں کے وظائف میں طرح سرداروں - خانوں [illegible] اور اچھی بڑی تنخواہ پانے والے سرکاری ملازموں کے بچوں کو دئے گئے ہیں - اس سے بلوچستان کے مفلس اور حقدار طبقہ غافل نہیں - اب تعلیمی سال کی ابتدا ہے - اسلئے ہم بلوچستان کی حکومت سے یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے - کہ اگر وہ بلوچستان میں تعلیم پھیلانا چاہتی ہے تو اپنے متعلقہ عمال کو ہدایت کر دے - کہ وہ وظائف غریبوں اور حقداروں کو دیا کریں -

## لوکل مسلم ایسوسی ایشن کوئٹہ کی زبوں حالی

### ملک کے متمول طبقے کی افسوسناک بے اعتنائی

دنیا کی قوموں کے فنا و بقا کے قصے بتلاتے ہیں - کہ ایسی قومیں ہمیشہ خوار و خراب اور ذلیل و رسوا رہیں - جن میں اجتماعی زندگی اور بانٹ کر کھانے کے اصول نا پید تھے - کیونکہ ہر قوم اور ہر ملک کا غریب طبقہ سوائے اسکے اور کیا کر سکتا ہے - کہ وہ اپنی بہتری اور بہبودی کے لئے ہاتھ پاؤں مارے انکی ایسی کوششوں کے عملی صورت پیدا کرنیکے لئے سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے - جسکا فراہم کرنا دولت مندوں اور سرمایہ داروں کے ذمے ہوا کرتا ہے - اس فطری مگر غیر محسوس اصول کے تحت بلوچستان کے مرکز کوئٹہ میں ایک انجمن بنام لوکل مسلم ایسوسی ایشن کی بنیاد ڈالی [illegible] کے متوسط طبقے نے اپنی حیثیت اور استطاعت کے مطابق اسکی مدد کی -

گذشتہ سال اپریل میں بڑی دھوم دھام سے اسکا سالانہ اجلاس منعقد ہوا - ملک کے سرداروں دولت مندوں اور سرمایہ داروں کے نام دعوت نامے بھیجے گئے مگر سوائے چند بزرگوں کے کوئی تشریف نہ لایا - کیونکہ کوئی ٹی پارٹی یا ڈنر تو تھی نہیں - کہ ہمارے سردار لمبی چوڑی مسافتیں طے کرکے شامل ہوتے -

غرض جلسہ ہوا بڑی طول طویل اور گرما گرم تقریریں ہوئیں - قرار دادیں پاس کی گئیں - اور [illegible] تحریک اور درخواست چندہ ہونا شروع ہوا - حاضرین نے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر چندہ لکھوایا - کیونکہ ادا تو کرنا ہی نہ تھا - [illegible] سے [illegible] کیا ہے؟ ان لکھے ہوئے چندوں سے جیسے قدر اور آخر سال [illegible] مفلس سرداروں کے کسی نے پھوٹی کوڑی تک مرحمت نہ فرمائی [illegible] بلوچستان کے سرمایہ داروں پر انکی افسوسناک ذہنیت - [illegible] عوت ہوتی تو دنیا دیکھتی کہ یہی اور بالکل یہی سردار ایک [illegible] چڑھ کر روپیہ بہاتے -

ہمیں معلوم ہے - کہ وہ تین سال کے قلیل عرصہ [illegible] کی قدر و خدمات انجام دی ہیں - کالج اور سکولوں کے مفلس [illegible] اور حقداروں [illegible] کو وظائف دے جا رہے ہیں - خوشی تعلیم کو پھیلانے میں [illegible] حکومت سے انجمن مذکور اپنی امکانی کوششیں صرف کر رہی ہے - ہمیں اسکی مالی [illegible] کا بھی علم ہے - مگر دیکھ ہے ہم اسکے مفلس کارکنوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اللہ اور اسکے برگزیدہ رسول پر توکل کرکے کام کئے چلے جائیں - اگر اللہ کو اپنے دس لاکھ بندوں کی بہتری منظور ہے - تو وہ مسبب الاسباب ہے اس کے لئے کوئی مشکل

Yousaf Aziz Magsi Chair

رات کھول رکھا - مگر ہمیں اپنے ملک کے دولت مند اور سرمایہ دار طبقے پر بے حد افسوس ہے - کہ اللہ نے ان کو دولت سے بے حد نوازا - مگر وہ سرفلک عمارتوں میں رہیں - خوبصورت موٹروں میں سیر کریں - نفس کو سرکش کرنے والی خوراکیں کھائیں - اور لباس پہنیں مگر اللہ کی دی ہوئی دولت سے غریب طلبا اور مستحقوں کو بھی حصہ دیں - ان کو معلوم ہونا چاہئے - کہ اگر یہی روش رہی تو ان کی سرمایہ داری کا جس کا دارومدار ہی غریبوں پر ہے یقینی خاتمہ ہو جائیگا اس واسطے بلوچستان کے ہر انسان سے مذہب - اخلاق - قوم اور ملک کے پاک نام پر عرض کرتے ہیں - کہ وہ بلوچستان کی اس واحد انجمن کی مالی امداد فرما کر ملک و قوم پر ایک احسان عظیم کریں - جسکے بدلے اللہ پاک ان کو جزائے خیر دیگا -

## ... مجاہد بلوچستان خان عبدالصمد خان اچکزئی

کو تین سال قید کی سزا

بلوچستان کے رسوائے عالم اور تباہ کن جرگے کی ... اور تباہ کاریاں ... ختم کیا جائے - ... بلوچستان کے طول و عرض میں ... خلاف غم و غصہ کی ایک لہر دوڑ رہی ہے - خیر خواہ بلوچستان میر عبدالعزیز خان ... کی مظلومیت کی المناک داستان ابھی ختم نہ ہونے پائی تھی ... خان ... کو تین سال کی سزا دیکر دنیا کے سامنے اپنی محرومیت کی ... اور نفرت انگیز مثال پیش کر دی - اور بلوچستان کے باشندوں کے ... ہاتھی کی -

... کا عرصہ ہوا - خان صاحب موصوف کو اصلاحات مانگنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا اور کراچی کی تقاریر کے سلسلے میں پشین کی عدالت میں ان کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۴ فرنٹیئر کرائمز ریگولیشن ایکٹ مقدمہ چلایا جا رہا تھا جسے بعد میں ... نامعلوم وجوہات ... کے پیش نظر بجائے ۱۲۴ کو تعزیرات ہند کر دیا -

بڑی تعجب کا مقام ہے - کہ مقدمہ تو پشین کی عدالت میں دائر کیا گیا جسے ... کا بعد آخری فیصلہ دینا چاہئے تھا - مگر ایسا نہیں ہوا - بلکہ پشین میں ایک پولیٹیکل ... اور مقدمہ اسکے حوالے کر دیا گیا - کسی طرح بھی اس قسم کے مقدمے کے سننے اور فیصلہ کا حق نہیں پہنچتا - کیونکہ جرگے کے روبرو وہ مقدمات پیش ہوتے ہیں - جو یا تو رسم و رواج کے متعلق ہوں - یا قبائلی نزاع کی صورت لئے ہوئے ہوں - خان صاحب موصوف کے مقدمہ میں اس قسم کی کوئی بات نہیں - وہ باقاعدہ ایک قانونی مقدمہ تھا - جسکا فیصلہ عدالت کو ہی کرنا چاہئے تھا - کیونکہ جس صورت میں ممبران جرگہ ... جانتے ہی نہیں - دفعہ ۱۲۴ فرنٹیئر کرائمز ریگولیشن ایکٹ اور دفعہ ۱۲۴ تعزیرات ... کے نام ہیں - تو وہ انکی خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دینے کے کیسے مجاز ہو سکتے ہیں - خیر یہ ایک قسم کا معمہ ہے جسے اگر ضرورت پڑی تو ہم حل کر کے دکھا دینگے - سردست ہم صرف اس قدر بتلا دینا چاہتے ہیں - کہ خان صاحب موصوف کا مقدمہ ... کے نام نہاد جرگے کے پیش ہوا - جس نے ان کو تین سال سزا دیکر بلوچستان والوں پر ... بلوچستان والوں پر عموماً ایک اور دفعہ ثابت کر دیا - کہ جرگہ تباہی کا دوسرا نام ہے جرگے نے تو خان اچکزئی کو سزا دیکر اپنی وطن و قوم پروری اور حق و انصاف کا ... دکھا دیا - مگر ہم ایک حکومت کو قصور وار نہیں گردانتے کیونکہ پولیٹیکل ایجنٹ ...

نے ایسی مقدمہ ہی ... جرگہ میں کے سپرد کی - کیونکہ جرگہ بے تکلف چینی کرتا یا حکومت کے کلام کو ترکی ... اور ... اصلاح چاہنا کوئی جرم نہیں - ہاں اگر ملزم کی تقاریر میں اس قسم کے الفاظ اور جملے ہوں جن سے یہ ثابت ہو کہ اسکی نیت حکومت کے خلاف بغاوت پھیلانا تھی - تو اس صورت میں وہ مجرم ہے - جسکے لئے جرگہ سزا تجویز کرے - جرگہ نے اپنی طرف سے سزا تجویز کر لی ہے - مگر ان کا یہ فیصلہ آخری فیصلہ نہیں - کیونکہ اسکا آخری فیصلہ اس وقت تسلیم کیا جائیگا - جب مسٹر پروپولیٹیکل ایجنٹ کوئٹہ پشین کی مہر تصدیق ثبت ہو گی - ہمیں مسٹر ... جیسے انصاف پسند انگریز سے پوری توقع ہے - کہ وہ ایک بے گناہ کو ایسی سنگین سزا دینے کی کبھی جرات نہ کرینگے - ساتھ ہی ہم حکومت کو بھی پیشتر از وقت یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں - کہ بلوچستان کے باشندے پہلے ہی میر صاحب کے سلسلے میں حکومت سے کافی مایوس اور بددل ہو چکے ہیں - اور سمجھنے لگے ہیں - کہ جرگہ کے فیصلے اس کے اپنے فیصلے نہیں ہوا کرتے - بلکہ حکومت کے ہی ہوا کرتے ہیں - لہذا اگر اس موقعہ پر بھی حکومت نے جرگہ کا ساتھ دیا - تو حکومت کے لئے بلوچستان کے دلوں کا اعتماد حاصل کرنا صرف مشکل ہی نہیں - بلکہ قریب قریب ناممکن ہو جائیگا - اس لئے حکومت کو چاہئے کہ جرگہ کے غیر منصفانہ بلکہ ستمگرانہ فیصلے پر خط تنسیخ کھینچ کر خان صاحب موصوف کو رہا کر دے تاکہ دنیا پر یہ حقیقت بھی کھل جائے - کہ جرگہ کے فیصلے حکومت کے فیصلے نہیں ہوا کرتے -

اگر باوجود ان تمام باتوں کے حکومت نے بھی پشین کے جرگہ کی ناعاقبت اندیشانہ تجویز در مفارش پر آمنا و صدقنا کر دیا - تو جرگہ کے تمام غلط اقدامات کی ذمہ داری حکومت پر ہو گی - اور دیدہ والوں کو یقین ہو جائیگا - کہ جرگہ اس قسم کی آڑ ہے جسکے پردہ میں حکومت جو چاہتی ہے - کرتی ہے -

مقدمہ کی ابھی تک تفاصیل اور جزئیات موصول ہو چکی ہیں - جنہیں ہم کسی اور صحبت کے لئے اٹھا رکھتے ہیں - البتہ ایک بات جو خاص طور پر قابل ذکر ہے - وہ یہ کہ پولیٹیکل ایجنٹ کا اصل مقصد جرگہ ... کے انصاف پر مبنی تھا - اگر ممبران جرگہ اسکے عین مطابق مقدمے کی تحقیقات کرتے - تو خان صاحب موصوف کا بری ہو جانا یقینی تھا - مگر انہوں نے کیسے کیسے اور ... جنکی خان صاحب سے ذاتی عداوت تھی - انہیں ... آخری فیصلہ کا انتظار کر رہے ہیں - جسکے بعد ایک ایک بات وضاحت کے ساتھ بیان کر کے حکومت پر واضح کر دینگے - کہ کس طرح ... اور ممبران جرگہ ذاتی خصومتوں اور غرض مندیوں کے پیش نظر اپنی من مانی کارروائیاں کر کے حقائق و معارف پر پردہ ڈال دیتے ہیں - ہمیں یقین ہے - کہ خان اچکزئی کو جس بے دردی سے سزا دی گئی - اس سے حکومت غافل نہیں ہو گی - ان حالات میں ہم اس قسم کے مذموم رویے کے خلاف بے شدید احتجاج بلند کرتے ہیں - اور بلوچستان کے چیف کمشنر سر ... سے حق و انصاف کے نام پر درخواست کرتے ہیں - کہ وہ از رہ انصاف و رعایا پروری ایسی بد عنوانیوں کا انسداد کر کے بے گناہ لوگوں کو حبیثوں اور عذابوں کے پنجے سے چھڑائیں - کیونکہ اگر حکومت کے عمال اور جرگہ کے ممبر انتقام لینے پر اتر آئے - تو ملک کے کئی بے گناہ ان کے ہاتھوں جیلوں کی نذر ہو کر اپنی عزیز اور قیمتی عمریں ختم کرنے پر مجبور کئے جائینگے - جو تاجِ برطانیہ کے منافی پر ایک بدنما داغ ہو گا -

# تبصرات

## شامت اعمال ما صورت نادر گرفت

بے ہوشی کی جب موت آتی ہے - تو ایسے ہی بہتر ہیں - ایک وطن گڑھ ممبر جرگہ نے ممبری میں اضافہ بدست ہو گئے - کہ ایک قومی رہنما کو سنگین سزا دینے میں اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگایا - بیچارے کو کیا معلوم تھا - کہ اللہ میاں سے جزائے خیر ملنے سے پہلے اسکے نیک جذبہ کی داد کو اخبارات کے ہاتھوں سے پڑنے لگے - ندمت کو کیا جا رہا ہے وہ آنکھیں - اخبارات کو موضوع ہاتھ لگا - ممبر صاحب کو دے رگڑ دے رگڑ پر رگڑ دیا اور وہ گت بنائی کہ بس اللہ کا نام ہی ہے - جو بیچارے پر گزر رہی ہے - بیچارے زندگی کو بدحواسی کے عالم میں اپنے کو چھپنے اٹھتے بیٹھتے روتے جھکتے پھسلتے گرتے پڑتے اپنے علاقے کے انگریز پولیٹیکل ایجنٹ کے پاس فریاد لیکر جا موجود ہوئے - ضرورت سے زیادہ جیسے ویسے اور کیا کچھ خوب کو کیا معلوم تھا - کہ ان کی داد کا گلی گلی انگریز کیلی ملک و قوم بیچنے کو ایک دنیا اٹھتی ہے - ممبر صاحب جیسے وطن فروشوں کے کانوں میں کب ڈالنے والے تھے - بیچارے حیرت میں آئے ہوئے ممبر صاحب نے بھرائی ہوئی آواز اور ڈبڈبائی آنکھوں سے ہاتھ جوڑ اور گڑگڑا کر درخواست کی کہ حضور بندہ نے اس خیال سے کہ آپ خوش ہونگے - فلاں کو سزا دینے میں خوب خوب زور لگایا - مگر اب اخبارات نے میرا ناک میں دم کر رکھا ہے - لہذا میری مدد فرمائیے - میں تو دنیا کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا - افسر مذکور نے ایک ... نگاہ میں تو جواب دیا - کہ جس ابن الوقت نے اپنے ملک کے ساتھ نہیں دیا - وہ وقت آنے پر اور کیا کسی کے ساتھ دیگا - یہ تھا ما جواب دیکر ممبر کو ٹکا سا دیا - کہ آپ کو کس نے کہا تھا - کہ ایسا غیر منصفانہ فیصلہ کریں - آف ! بیچارے کے حواس پر برق تو کوند گئی - پاؤں تلے سے پانی بہہ گیا - امید کا دیا بس نے غرق کر دیا - پاؤں ڈگمگا گئے - آنکھیں ... تلے اندھیرا چھا جاتے ہیں - رنگ فق ہو گیا - زبان ... اختیار ... پر سے ... ممبر صاحب نے ... اور آپ خشتاپ کے سر گرم راہ کرنے -

... ممبر صاحب کی حالت پر رحم ... دیا - ... اور اپنا ... لیکر وہاں سے ... ہوم رہا ... ہیں تو ممبر صاحب کی بے کسی پر رو رو کر رحم آتا ہے ... برابر کہے جاتے ہیں کہ اچھا ہوا ... معلوم ہوا -

ہمیشہ تو خوب ڈھونڈھ نکالا چلا رکا

لیکن ملا نہ گلنے کو بوٹ یار کا

Yousaf Aziz Magsi Chair

# ادبِ لطیف

## سرابِ زندگی

( از صالح محمد )

سمندر کی سطح پر اپنی چھوٹی سی کشتی میں بیٹھا ہوا بار بار جال پھینک رہا تھا۔ ہر مرتبہ جال میں مچھلیوں کی بجائے چند خوشنما پتھر نکلتے... وہ بہت خوش تھا۔ کیونکہ وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ قیمتی پتھر ہیں۔ جو اس کی زندگی کو خوشحال بنا دیں گے۔ لیکن اسے خبر نہ تھا کہ یہ پتھر دیکھنے میں ہی خوبصورت ہیں۔ دراصل حقیقت میں ... کے وزن سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ ہر بار جال پھینکتا رہا۔ اور بے حقیقت خوشنما پتھروں سے اپنی کشتی کو بھرتا رہا۔ یہاں تک کہ کشتی پتھروں سے بھر گئی۔ اور پتھروں کے وزن کی وجہ سے ڈوبنے لگی۔ تو ملاح گھبرا گیا۔ اور اسے اپنی غلطی کا اب احساس ہوا لیکن احساس بعد از وقت تھا۔ کیونکہ کشتی ڈوب چکی تھی۔

کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس کشتی کی اصل حقیقت کیا ہے۔ اور یہ بے نصیب ملاح کون ہے۔ تم خود اس سے واقف ہو۔ یہ کشتی انسانی زندگی ہے۔ اور سمندر زندگی کی رو۔ خوشنما پتھر انسانی گناہوں کا وہ مجموعہ ہے جو نادان انسان غلطی سے اچھا سمجھ کر اپنی زندگی کی کشتی کو بھرتا چلا جاتا ہے اور آخر کار ایک روز یہ زندگی کی کشتی ان گناہوں کی وجہ سے ڈوب جاتی ہے۔

اے نادان معصیت پسند انسان اگر تو سیلاب حوادث میں اپنی کشتی کو غرق نہیں کرنا چاہتا تو ایسے گناہ سے بچ۔ جو بظاہر خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ اور حقیقت میں تباہ کن ہوتی ہے۔

## نسیم!

( از جناب آخوندزادہ عبدالقدوس صاحب یاسین زئی قلعہ عبداللہ )

نسیم! تو شاید وہی ہے جو مشک ختن کی خوشبوؤں سے مشام سحر کی فضا میں دل آویز خیال پیدا کیں۔ جس نے وادی کشمیر کو صد رشک گلزار اور دہلی وان کو صد غیرت جنان بنا دیا۔ جس نے نازک اور خوبصورت پھولوں میں نکہت اور زیبائی دی۔ دنیا کی خوشنمائیاں تیری بدولت ہیں۔

نسیم! ہاں! اے نسیم!!! اگر تو وہی ہے۔ تو خدا را جلد کر گلشن بلوچستان مرجھا گیا ہے اس کے گل ... ہو چکے ہیں۔ ہرات، طوران، اصفہان، طہران، انجمن ویرشند کی شادابیوں کا شمار کی دیر کے لئے خیال چھوڑ۔ اور بلوچستان کی پژمردگی کا سرسری ... سے دیکھ کر اپنے خوبصورت آغوش میں لے۔ اس ... خطے کی تمام رنگینیوں اور بد بختیوں کو دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچا۔ اس کی مظلومیت کی الم ناک اور دل ... کو تڑپا دینے والی داستانیں وسیع دنیا میں بسنے والے ہر نوع انسانی کے حدود تک سنا۔

اے سوئے ہوئے بلوچستان کیا تجھے غفلت نے تیری آنکھوں پر بھی پردے ڈال دئے ہیں۔

کیا تو نہیں دیکھتا کہ تیری خدمت کرنے والے فرزند مصیبتوں میں گھرتا رہے ہیں قدرت نے نسیم کو مجسم صورت میں تیرے سامنے بھیجا ہے۔ اٹھ اور اس کا ساتھ دے۔ تاکہ تیرا اجڑا ہوا چمن پھر آباد ہو جائے۔

## بقایا صفحہ ۵

کہ یہ فقرہ سوالیہ ہے۔ یہ قانون کی گرفت میں آ نہیں سکتا۔ تو جب عمرانی جرگہ کی نگاہیں پولیس کی کمیں گاہ سے حاجب المنیٰ... ادا نے اپنی صداقت آمیز تلخ تبسم کے ذریعہ ظاہر کی اور جرگہ بالا قہقہہ سے ترجیح اٹھا۔ غرضیکہ اسطرح کبھی بحث نرم اور کبھی تیز کبھی خاموش اور کبھی خوفناک پہلو اختیار کرتی گئی۔ جب خان اچکزئی نے عمرانی جرگہ کو سمجھایا۔ کہ دفعہ ۱۲۴ الف سرحد کا قانون اور دفعہ ۱۲۴ الف میں صرف یہ فرق ہے۔ کہ مؤخر الذکر میں ملزم کی تحریر یا تقریر سے ارادہ یہ ہو۔ کہ اس سے بغاوت پھیلے۔ اور اول الذکر میں یہ ضروری نہیں ہے۔ بلکہ محض اندیشہ اور شبہہ ہوتا ہے۔ مجسٹریٹ نے زور دیکر کہا کہ دفعہ ۱۲۴ الف میں بھی ارادہ اور نسبت کا ثابت ہونا ضروری نہیں۔ چنانچہ قانون کی کتابیں لائی گئیں۔ اور پڑھی گئیں۔ مگر اکثریت قائم ہوتا تھا اور نہ ہوسکے۔ خان اچکزئی کے بیان کے بعد مجسٹریٹ کا وہ بیان پڑھا گیا۔ جو مقدمہ کے متعلق پولیٹیکل ایجنٹ کے پاس بھیجا ہوا تھا جس میں چند فقرے قابل غور ہیں۔

ملزم نے اپنی حیدرآباد والی تقریر میں کہا ہے۔ کہ سرحدی لوگ حکومت کی ایماء سے ڈاکے ڈالتے ہیں۔ اور افسروں کو مارتے ہیں۔ ملزم نے صفائی اس لئے پیش نہیں کی کہ اسکے پاس صفائی کے گواہ ہی نہیں۔

ملزم کا ارادہ ہے۔ کہ حکومت کو تہ و بالا کر دے۔ ملزم کی سرگرمیاں اپنے گاؤں اور باہر اسکی نگاہ میں۔ کہ دفعہ ۱۲۴ الف کی زد میں آتی ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ اسکے برخلاف مقدمہ دفعہ ۱۲۴ قانون سرحد کی بجائے دفعہ ۱۲۴ الف چلایا جاوے دفعہ ۱۲۴ الف کے لئے اگرچہ جناب ایجنٹ گورنر کی منظوری ضروری ہے۔ مگر بلوچستان کی ... نہیں ... میں بلوچستان کا کریا قانون ایسا لکھا ہے۔ لیکن اس قانون کی تعمیل ... پولیٹیکل ایجنٹ کی دفعہ ۱۲۴ کی منظوری کا حکم سنا گیا ... کہ انہوں نے منظوری کی ایجنٹ گورنر سے جیسا کہ قانون حاصل کی ہے یا نہیں ... پولیٹیکل ایجنٹ کا وہ حکم سنایا گیا۔ جسکے ماتحت مقدمہ کو جرگے کے سپرد کر دیا گیا تھا۔ جو مفصل اور حقیقت پر مبنی تھا۔ وہاں صاف تحریر تھا کہ حکومت کے نظام کو برا کہنا۔ اور اس پر نکتہ چینی کرنا باسمہ اصلاح جائز ہے۔ اصلاحات ... جرگہ کو نہیں کہنا جرم نہیں ہے۔ البتہ اگر قصداً اور ارادۃً ... لوگوں کو استعمال کی کوشش کرنا جرم ہے۔ پھر کہا گیا کہ ملزم کو صفائی کے لئے پورا موقع دیا جاوے۔ اسکے بعد جرگہ والوں نے خان اچکزئی کو کہا۔ کہ ہم تمہیں موقع دیتے ہیں۔ کہ تم صفائی پیش کرو۔ تو خان اچکزئی نے درخواست کی جن صفائی ... رفع کرادیا جاوے۔ مگر مجسٹریٹ نے خواہ مخواہ خلاف قانون و انصاف بغیر مقدمہ کے دفعہ کو بدل دیا ہے۔ اور اسکے بعد مجھکو صفائی کے لئے حاضر خانت پر رہا کر دو۔ تاکہ میں گواہ پیش کر سکوں جسے پولیٹیکل ایجنٹ نے اپنی بہانہ نامنظور کیا۔ کہ اپنے گواہ ہیں۔ کا بہرست مرتب کر کے مجکو دیا جاوے۔ تو ہم سرکاری طور پر انکو منگوا لینگے۔ جسے خان اچکزئی نے نامناسب سمجھا۔ اور صفائی پیش کرنے سے انکار کیا۔ جرگہ کے ممبروں نے کہا ہم بحیثیت ایک بھائی کے کہتے ہیں کہ جو کچھ آپ نے کہا ہے۔ وہ سب درست ہے۔ ہم بھی چاہتے ہیں۔ لیکن آپ نے الفاظ قدرے سخت استعمال کئے ہیں۔ مثلاً حکومت بیوقوف ہے۔ مکار ہے۔ ظالم ہے۔ وغیرہ وغیرہ کیا ایسے بجائے دوسرے الفاظ نہیں ہو سکتے تھے۔ اس پر مجسٹریٹ نے اپنے سر کی شال دی۔ کہ میرے کا سر پر بال نہیں ہیں۔ مگر ایک شخص مجھکو گنجا کہدے۔ تو میں ناراض ہو جاؤنگا لیکن اگر کہدے کہ آپکے سر پر بال نہیں ہیں تو میں پرواہ نہیں کرونگا۔ کورٹ انسپکٹر نے کہا کہ پنجابی میں مقولہ ہے۔ کہ اندھے کو اندھا نہیں کہنا چاہیے۔ عمرانی جرگہ نے خان اچکزئی سے کہا کہ

زنگی جراتی اور عیال وغیرہ پر کچھ ترس آتا ہے۔ لیکن ملک کے افسر وغیرہ آپسے ناراض ہو گئے۔ آپ ان الفاظ کی سختی کے لئے معافی مانگنے پر آمادہ ہو سکتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعات اور مقاصد سب درست ہیں۔ البتہ الفاظ کی سختی ناجائز ہے جسکے لئے شرافت کا تقاضا یہی ہے کہ معافی مانگ لی جاوے۔ اس پر خان اچکزئی نے کہا۔ کہ میری زندگی کے مقاصد چار ہیں۔ (۱) اشاعت تعلیم اسلام و (۲) علوم جدید و (۳) اظہار صداقت (۴) اپنے ملک کے لئے بہترین حکومت۔ جو میرے ان مقاصد اربعہ کو نقصان نہیں پہنچائی۔ میں اسکے کرنے پر طیار رہوں۔ الفاظ کے لئے میں ذاتی طور پر ہر اس انسان سے معافی چاہتا ہوں۔ جو رنجیدہ ہو۔ اور جسکو رنج پہنچا ہے۔ اسکے اس اظہار کے بعد عمرانی جرگہ مطمئن تو ہو گئے۔ مگر مجسٹریٹ اور کورٹ انسپکٹر نے بعض تفصیلات پر بحث شروع کر دی۔ جس میں کئی ممبر بھی پیچھے ... کسی صاحب نے ان سے دریافت کیا کہ یہ باتیں تو آپ نہیں لکھینگے؟ میں یہ ... کہا کہ یہ غلط ہے۔ میں سمجھتے ہیں یہ تمام مضامین دہرائے گا۔

اسکے بعد خان اچکزئی اور خان عبدالسلام خان کو باہر جانے کے لئے کہا۔ کچھ عرصے کے بعد انکو پھر بلایا۔ اور کہا۔ کہ کیا تم اس امر پر آمادہ ہو۔ کہ ان الفاظ کو یوں کہو۔ کہ وہ جرم تھے۔ خان اچکزئی نے کہا۔ کہ میں ایسا کہنے کے لئے بالکل طیار نہیں۔ کہ میرا اپنی طرف سے انکو نامناسب بھی نہیں کہونگا۔ صرف یہ کہونگا۔ کہ ان الفاظ کے لئے معافی چاہتا ہوں۔ جن سے آپ رنجیدہ ہوتے ہیں۔ یہاں مجسٹریٹ بڑا بڑبڑایا۔ خان اچکزئی نے جرگہ والوں کو خدا کی قسم دیکر کہا کہ آپ میری ذات پر ہرگز رحم نہ کریں۔ بلکہ مجھے زیادہ سے زیادہ سزا دیں۔ یا میری جماعت سے ملک اور حکومت کے مشترکہ مفاد کو جو فائدہ پہنچ سکتا ہے آپ بلا تامل تجویز کریں۔ اسکے بعد سردار غلام محمد خان ترین اور صاحبزادہ محمد ایوب کو خان اچکزئی کے ہمراہ دوسرے کمرے میں بھیجا گیا۔ جہاں ان دونوں نے اپنی مجبوری پر افسوس کا اظہار کیا۔ اور یقین کیا جاتا ہے کہ ایک کی آنکھوں سے آنسو بھی نکلے۔ اور کہا کہ خدا کے لئے اسقدر کہدیں کہ میں ان الفاظ کے لئے معافی چاہتا ہوں جنہیں جرگہ جرم خیال کرتا ہے۔ جسے خان اچکزئی نے منظور کیا۔ اسکے بعد خان اچکزئی اور خان عبدالسلام اور عبدالغنی تھانیدار کو باہر نکالکر جرگہ نے آپس میں گفتگو شروع کی۔ خانزادہ عبداللہ صاحبزادہ محمد ایوب۔ عبدالغفار خان۔ اور سید محی الدین نماز پڑھنے کے لئے باہر آگئے اور اندر صرف مجسٹریٹ کورٹ انسپکٹر اور سردار غلام محمد خان ترین رہ گئے۔ کچھ عرصے میں بیٹ ... کورٹ انسپکٹر اندر ... لکھوا رہے تھے۔ اور منشی شاہ محمد لکھ رہے تھے۔ جب فیصلہ ہوا۔ اور ... ہوا۔ تو جرگہ والوں نے نماز پڑھنے کے بعد آکر دستخط کئے۔ اور ملزم کو فیصلہ سنایا ... منتشر ہوا۔ خان عبدالسلام خان اچکزئی نے ... کے ... یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے عبدالصمد خان اچکزئی کو کہ تمام ... نہیں ... گرچہ ... مطالبہ اصلاحات وغیرہ کو جرم قرار دیکر کہا ہے۔ کہ تم جرم ... لیکن ... معافی مانگتا ہے۔ اسلئے اسے سزا دی جاتی ہے ... کچھ معافی دیکر ... کے لئے ... الفاظ ... دو ہزار کے لئے تین سال کے لئے تین ہزار کی ضمانت۔ اور تین ہزار ... جاوے ... فیصلہ سنانے کے بعد خان اچکزئی سے جب دریافت کیا گیا کہ منظور ہے۔ تو انہوں نے جواب میں کہا کہ تم جرگہ والوں نے مجھکو ایسی رائے سنادی جسکے سننے کے لئے ... نہیں سا ... کوئی شریف انسان اپنے متعلق ایسی رائے نہیں سن سکتا ہے۔ آپ لوگوں نے دعوے مجھکو زیر دفعہ ۱۲۴ الف مجرم ٹھہرایا ہے۔ مگر جھوٹا۔ فریبی۔ مکار۔ مفسد ... وغیرہ ... ہندوستانی ... بھی سب کچھ کہدیں

Yousaf Aziz Magsi Chair

اللہ اکبر

# خان عبدالصمد خان کے مقدمے کی کارروائی

(ہمارے نامہ نگار خصوصی کی قلم سے)

## پہلی پیشی

۱۰ فروری کو خان عبدالصمد خان اچکزئی کا مقدمہ سیشن کی عدالت میں پیش ہوا۔ پولیس نے زیر دفعہ ۱۲۴ الف استغاثہ دائر کرتے ہوئے شہادت میں حیدرآباد اور کراچی کی تقاریر کے حوالے دیے۔ مجسٹریٹ ... خانصاحب موصوف نے ذیل کا بیان دیا:

### ... مجرم کی خواہش

زیر کیا حق ... میں کیا صبر و قناعت والے

جن وجوہات کی بنا پر استغاثہ نے اس عدالت کو مقدمہ کی سماعت کے لیے منتخب کیا ہے۔ انہی وجوہات کی بنا پر اگر میں مقدمہ کو یہاں سے منتقل کراتا۔ تو حق بجانب ہوتا۔ ... تمام عدالتیں اور ہندوستان کی دیگر عدالتوں کی پیروی کرتیں۔ ... (ایسی حالت میں مجھے کوئی امید نہیں ہے کہ میرے سابقہ ... ) تو مجھے گواہان استغاثہ پر جرح وغیرہ جرح کرنے کا حق ہوتا۔ ... صفائی کے گواہ پیش ہوتے۔ جو لازماً حیدرآباد اور کراچی کے معزز شہری ہوتے۔ کیونکہ میری پروہ تقاریر جو بنائے استغاثہ ہیں۔ علی الترتیب ان دونوں مقامات پر ہوئی تھیں۔ مگر اس تمام سلسلہ پر بہت زیادہ وقت صرف ہوتا۔ جو استغاثہ اور عدالت کے لیے باعث تکلیف ہوتا۔ اور یہ مجھے منظور نہیں۔ مقدمہ کی میعاد کو مختصر کرنے اور عدالت کو استغاثہ کے تکالیف سے بچانے کے لیے ایک قیدی جو کچھ کر سکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ میں مقدمہ کی کارروائی میں نہ حصہ لوں۔ اور عدالت کے کسی سوال کا جواب نہ دوں۔ میں عدالت اور استغاثہ کو بھی مشورہ دیتا ہوں کہ مقدمہ کی ان غیر ضروری طوالتوں کو (اگر شرط ... ہوں) نظر انداز کریں۔ جو میرے حصہ لینے کی صورت میں ضروری ہیں اور اسطرح اس ڈرامے کو جو ہم کھیل رہے ہیں۔ جلد تر ختم کر دیں۔ کیونکہ پہلی ہی سے کافی دیر لگ چکی ہے۔ چونکہ میں اس قسم کے مقدمات کے لیے غیر ضروری سمجھتا ہوں۔ جلد اصل کارروائی عمل میں لائی جائے۔ البتہ استغاثہ کی کارروائی کے اختتام پر میں اپنا ایک تحریری بیان پڑھ کر سناؤں گا۔ البتہ ٹھیک ہے مجھے جیل میں کم از کم ایک وقت کا غذا اور دیگر ضروری اشیاء مہیا کی جائیں۔

مجسٹریٹ نے مقدمہ کو ملتوی کر کے دوسری پیشی کی تاریخ ۱۹ مارچ مقرر کی

## دوسری پیشی

۱۵ مارچ کو مقدمہ دوسرے جرگہ جو کہ پانچ اصحاب پر مشتمل تھا کے پیش ہوا۔

خانبہادر عبداللہ جان صاحب، خانصاحب غفار خان اچکزئی، سردار غلام محمد خان ترین، سید محی الدین شاہ، صاحبزادہ محمد ایوب۔ جن میں سے سوائے خان بہادر عبداللہ جان اور حاجی عبدالغفار خان کے اور کوئی تعلیم یافتہ نہ تھا۔ مجسٹریٹ تھے۔ اور منشی شاہ محمد شل خوان تھا۔ اور سردار جیت سنگھ وکیل پولیس بھی موجود تھا۔

شروع میں مجسٹریٹ نے خان عبدالصمد خان اچکزئی کے چچیرے بھائی خان محمد ایوب اچکزئی کو مقدمہ کی سماعت کی اجازت نہیں دی۔ لیکن بعد میں جرگہ کے اصرار پر اجازت عنایت کی گئی۔ گواہان پولیس جب پیش ہونے لگے۔ تو ممبران جرگہ نے اپنی سابقہ عادت کے مطابق حلف کرو۔ اور بسم کرو۔ کی صدائیں بلند کیں۔ لیکن مجسٹریٹ نے کہا کہ پولیٹیکل ایجنٹ کا حکم ہے کہ ہر ایک جرگہ ممبر مقدمہ کو حفظ طور پر سنو۔ اور پڑھو۔ تب کہیں جا کر ممبران جرگہ خاموش ہوئے۔ پولیس گواہوں کی گواہی کے دوران میں جو کچھ پیش ہوتا تھا۔ اپنے چیچوں وچرا ممبران آنکھ بند تصدیق ثبت کرتے جاتے تھے۔ حالانکہ خان عبدالصمد خان اچکزئی وقتاً فوقتاً ممبران جرگہ کو بعض غلط فہمیوں کی طرف متوجہ کرتے جاتے تھے۔

جب اصطلاحات بلوچستان میں آیات قرآنی کی تلاوت کی باری آئی۔ تو پولیس اور عدالت ... تعلیم یافتہ عازمین جن میں بی۔ اے بھی شامل تھے۔ الفاظ ... جب ترجمہ کی باری آئی۔ تو اس اثنا میں مجسٹریٹ خانبہادر مسلمان عربی دان کی حیثیت سے زبانی شروع کی۔ ... کہ "حزب اللہ ..." اپنے سیاق و سباق سے ... ہے۔ اور یہ اسکا ترجمہ ... وہ غلط ہے بلکہ مجرم نے لوگوں کو دھوکہ میں ڈالنے کی خاطر آیت کا ...

جب "والعصر ان الانسان" پڑھا گیا۔ تو خان عبدالصمد خان اچکزئی نے عربی دان مجسٹریٹ کو توجہ دلائی۔ کہ یہ تو کوئی سورۃ ہے۔ اس پر اس نے فرمایا کہ یہ سورۃ کی ہے۔ اور حضرت عمرؓ کے اسلام قبول کرنے کے ساتھ نازل ہوئی۔ اور اسکے احکام اور "تلقین و تواصوا بالصبر و تواصوا بالحق" حضرت رسول اللہ صلعم کے لیے مخصوص ہے۔ اور بس یعنی مجسٹریٹ اپنے آپکو سرکار کی طرف سے مجسٹریٹی کے اختیارات کے مالک نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ خدا کی جانب سے بھی کلی اختیارات کے حامل اپنے آپکو سمجھے بیٹھے تھے۔

اس پر خان عبدالصمد خان اچکزئی نے استفسار کیا کہ آپ مجھکو تو سب کچھ کر سکتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ اور کلام الٰہی پر کسی قسم کے حکم لگانے کا آپکو کوئی اختیار نہیں ہے۔ مہربانی کر کے آئندہ اپنے اس نوع شرح انسانی تفسیر سے معاف رکھیے۔

مجسٹریٹ تقریباً ہر آیت کو سمجھانے میں اپنا ... اور جرگہ کو زور لگاتے تھے اور جرگہ "آمنا و صدقنا" کہتے ہوئے بات پر سر تسلیم خم کرتے گئے۔ ذخوب گواہ بھی مجسٹریٹ خود تھے۔ جب تعلیم کا مسئلہ آیا۔ تو ممبران جرگہ نے کہا کہ یہ سچ ہے ہم آنکھو ملک کے لیے غذا سے زیادہ ضروری سمجھتے ہیں حکومت دوسرے معاملات پر روپیہ پانی کی طرح بہاتی ہے۔ لیکن کوئٹہ میں کالج نہیں بنا سکتی۔ جب عدالت سرکار کی رشوت ستانی کا ذکر آیا۔ تو پولیس گواہ محمد صدیق اور پولیس کے گیس جیت سنگھ نے خاص طور اس امر پر زور دیا کہ یہ بہتان جرم الزام ہے۔ اور غلط ہے۔ مگر ممبران جرگہ والوں نے اعلانیہ کہا کہ واقعی تمام عدالتیں رشوت لیتے ہیں۔ اور اسے مثالوں اور نظیروں سے ثابت کر دیا۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی کی تحریک پر جرگہ نماز کے لیے منتشر ہوا۔ اور بعد از نماز پھر جرگہ بیٹھا۔ اور پولیس کے گواہ گزرنے لگے جرگہ کو لیگر ... نہایت چرب زبان اور ہوشیار تھا۔ ایک ممبر جرگہ نے مجسٹریٹ کو کہا۔ کہ آزادی کی تقریر بیان مفقود ہے۔ اور خلاصہ اس قسم عبداللہ کے نام بد ... مولوی مجرم کو روکے جانے کی دھمکی اور ایک ممبر نے کہا۔ کہ مجھے صرف اس جرم میں تین ماہ کے لیے زیر حراست رکھا گیا تھا۔ کہ میں جمعہ کی نماز پڑھتا رہا۔

دوسرے دن جرگہ کی نشست میں خان عبدالصمد خان اچکزئی کا عدالت میں دیا ہوا بیان شروع ہوا۔ ممبران کا رویہ بدل چکا تھا۔ یہاں تک کہ وہ ممبر جو کہتا تھا۔ کہ مجھے نماز جمعہ کی پاداش میں زیر حراست رکھا گیا تھا۔ کہنے لگا۔ کہ چونکہ حکومت کو علم تھا۔ کہ میں نے یہ نماز مقاصد مذمومہ کی تکمیل کے لیے شروع کی تھی۔ اسلئے مجھے گرفتار کیا گیا تھا۔ یہ ہے ... کا صحیح معیار۔ خان عبدالصمد خان کا بیان جو غیر معمولی طور پر طویل تھا۔ اور قرآن کریم کی آیات، احادیث، تاریخی واقعات۔ اور اسلاف کے جانفروشانہ اقوالات سے لبریز تھا۔ ممبران جرگہ اسے ایک افسانے اور قصہ کی طرح سنتے گئے۔ ایک صاحب جسکا نام لینا موزوں نہیں ہے۔ دوران بیان میں ... سو رہا تھا۔ اس سلسلہ میں مجسٹریٹ نے موجودہ ... رواج اور جرگہ ... پر ... چھوٹ کر ... کے محاسن پر روشنی ڈالی۔ دوران تقریر میں ... اور مزے کرتے گئے اور اس سرور و کیف میں ... گئے کہ ... اپنے مذہبی ... کا اظہار بھی کرتے گئے۔ اور فرمایا کہ شریعت کی رو سے بھی ان ... جرم ثابت نہیں ہو سکتا۔ ان پر ... کا الزام ... (... اور ... حکمت و دانائی اور ... کیا کہنے)

جب جرگہ ... انتخاب کی تجویز خان عبدالصمد خان اچکزئی کے بیان میں آئی۔ ... فرمایا ... اب کے موجودہ ... کا بجائے ... خان عبدالصمد خان اچکزئی نے کہا کہ ہندوستان کے دیگر صوبوں میں جہاں انتخاب کا ... کیا ... پھر ... ہوئے ہیں۔ ... خان عبدالصمد خان اچکزئی کے ... کی ... ہے ... حکومت کی تخت ... ہے۔ ... وجوہات کے ... خان اچکزئی کا بیان ...

Yousaf Aziz Magsi Chair

# بلوچستان کی خبریں

## میر صاحب سے ملاقات کرنے والوں پر پابندیاں۔

مچھ- عام دستور یہ ہے کہ کسی قیدی سے ملاقات کرنے والے حکام جیل سے اجازت حاصل کرکے ملاقات کر لیتے ہیں۔ مگر جیفیم بلوچستان میر عبدالعزیز خان کرد سے ملاقات کرنے والوں کو پولیٹکل ایجنٹ سے اجازت حاصل کرنی پڑتی ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں ان کا ایک قریبی رشتہ دار ان سے ملنے گیا۔ انکو ملاقات کی اجازت تو دیگئی مگر ملاقات کے وقت پولیٹکل ایجنٹ اور ای۔ اے۔ سی۔ مچھ غیر متوقع طور پر آ موجود ہوئے۔

(نامہ نگار)

## سب انسپکٹر پولیس پشین کی سخت گیریاں

پشین- تھانیدار پشین نے دو بھگنے والوں کو گرفتار کرکے جیل میں دیدیا۔ اور ان میں سے ایک ولی امی کو ۳ سال جرم کے لئے بہت بری طرح بدنی سزا دی۔ ملزمین کو جرگہ قلعہ عبداللہ کے پیش کیا گیا۔ جرگہ نے انکی مظلومانہ فریاد کو صرف اسلئے نہ سنا۔ کہ وہ ایک افسر کے خلاف تھی۔ ای۔ اے۔ سی۔ علاقہ نے بھی چشم پوشی اختیار کرلی ہے۔

(نامہ نگار)

## خان اچکزئی جیل میں اکیس دن روزہ رکھینگے

کوئٹہ- معلوم ہوا ہے کہ مجاہد بلوچستان خان عبدالصمد خان صاحب اچکزئی ۲۷ اپریل بروز جمعہ سے اکیس دن تک روزہ رکھینگے اور یہ روزہ حکومت حسب گرامی کسی اور جماعت کے کسی فعل کے خلاف احتجاج کے طور پر نہیں ہوگا۔ بلکہ تزکیۂ نفس اور ریاضت بدن کی خاطر ہوگا۔ اگر یہ ٹھیک ہے۔ تو ہم اہالیان بلوچستان اور مسلمانان عالم سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ خانصاحب موصوف کی صحت و زندگی کے لئے دعائے بخیر فرمادیں۔

(نامہ نگار)

## خان عبدالصمد اچکزئی کی پولیٹکل ایجنٹ متعلقہ کو درخواست

پشین- نامہ نگار خصوصی اطلاع دیتا ہے۔ کہ پولیٹکل ایجنٹ نے نہایت خرافانہ اور منصفانہ نیت سے جب خان اچکزئی کو صفائی پیش کرنے کے لئے کہا تو انہوں نے ایک درخواست بدیں مضمون پولیٹکل ایجنٹ کو دی کہ میرے پاس ثبوت ہیں۔ کہ ای۔ اے۔ سی پشین کی مجھ سے ذاتی خصومت ہے۔ مجھے ان سے انصاف کی توقع ہرگز نہیں ہوسکتی۔ اسلئے میرے مقدمہ کو کسی اور عدالت میں منتقل کیا جائے۔ اسکے بعد مجھے ضمانت پر رہا کردیا جائے تاکہ میں اپنی صفائی کے لئے حیدرآباد اور کراچی سے دو معزز شہریوں کو بطور گواہ لاؤں۔ جو میری ان تمام تقریروں کو سن چکے ہیں۔ جنکو بنائے استغاثہ بنایا گیا ہے۔ شرط اول کے متعلق تو پولیٹکل ایجنٹ نے ابتک کوئی جواب نہیں دیا۔ البتہ شرط دوم کی نسبت انہوں نے خان عبدالصمد خان اچکزئی سے گواہوں کی فہرست طلب کی۔ اور کہا کہ وہ سرکاری طور پر انکو حاضر کرینگے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ پولیٹکل ایجنٹ شرط اول کے متعلق بھی خان عبدالصمد خان اچکزئی کی شکایت رفع کرنے کی کوشش کرینگے۔

## زمینداران سیوی کا مالیہ بہت زیادہ ہے

اطلاع آئی ہے کہ گورنمنٹ کا مقرر کردہ مالیہ زمینداران سیوی کی استطاعت سے بہت زیادہ ہے۔ اور زمینداروں کی حالت روز بروز مالی حیثیت سے گرتی جارہی ہے۔ زمیندار عام طور پر افسران متعلقہ کو درخواستیں دیتے رہتے ہیں۔ چنانچہ پچھلے سال ریونیو کمشنر نے ایک جلسہ میں زمینداران کے مطالبے اور وعدہ کیا تھا۔ کہ آئندہ سال بارہ روپیہ کردیا جائیگا لیکن زمینداران سے ابتک ... مالیہ پیداوار کا دو ساتواں (۲/۷) لیا جارہا ہے۔ ... مرکز سے دور ہیں۔ اور افسروں سے بہت کم میل ملاپ رکھ سکتے ہیں کیا ریونیو کمشنر ان بیچاروں کے لئے کچھ کرینگے۔

## جمعیتہ طلبائے بلوچستان دہلی کی تشکیل اور ضروری قراردادیں

طلبائے بلوچستان مقیم دہلی نے ایک انجمن بزیر صدارت مولوی غلام حیدر خان صاحب منعقد کرکے ذیل کی کارروائی عمل میں لائی۔

**نام و قیام:-** جمعیتہ طلبائے بلوچستان دہلی۔

**اسمائے عہدیداران:-**

صدر- مولوی غلام حیدر خان کاکڑ بلوچستانی۔

نائب صدر- خان عبدالواحد خان احمدانی بلوچ۔

سکریٹری- عبدالحی صاحب رند بلوچ۔

محاسب- عبدالقادر خان کاکڑ۔

خزانچی- ماسٹر محمد اکبر خان اصغر بلوچ۔

## اغراض و مقاصد

(الف) ہر محتاج بلوچستانی و بلوچ کی ہر ممکن امداد کرنا۔

(ب) رغریب الدیار بلوچستانیوں میں برادری اور اتحاد قائم رکھنے کی کوشش کرنا۔

(ج) بحالت غربت بھی مادر وطن کے ہر ارتقائی منزل میں اسکا ساتھ دینا۔

(د) بذریعہ تقاریر و اشاعات وطن کے باہر اور وطن میں تعلیمی ذوق اور صحیح اسلام کی اشاعت کی کوشش کرنا۔

## ضروری قراردادیں

(۱) جمعیتہ طلبائے بلوچستان کا یہ اہم اجلاس حکومت بلوچستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ جلد سے جلد کوئٹہ میں عربی مکتب اور کالج اور مستونگ میں ہائی سکول کھولدے۔

(۲) جمعیتہ طلبائے بلوچستان کا یہ اہم اجلاس خان عبدالصمد خان و میر عبدالعزیز خان کو بلوچستان کے راہ آزادی میں گرفتار ہونے پر انکو ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتے ہوئے۔ حکومت بلوچستان سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد انہیں رہا کردے۔

(۳) جمعیتہ طلبائے بلوچستان کا یہ اہم اجلاس خان معظم والئے ریاست قلات سے اجرائے احکام شرعی کے لئے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔

## مسلمانان کراچی کا ایک عام جلسہ

زیر صدارت سید محمد اسلم بار ایٹ لاء دیکھو ورلا میں بوقت ۸ بجے شام منعقد ہوا۔ ذیل کے مسائل پر قراردادیں پاس کی گئیں۔ فسادات ریاست جیند۔ اجودھیا۔ سندھ۔ بلوچستان۔

مسلمانان کراچی کا یہ جلسہ عام مجاہد بلوچستانی خان عبدالصمد خان اچکزئی کی سزایابی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ خان موصوف کو غیر مشروط طور پر رہا کریں۔

نیز یہ جلسہ باشندگان بلوچستان کے مطالبات در بارہ اصلاحات کی تائید کرتا ہے۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

# دیگر ممالک کی تازہ خبریں

## افغانستان میں عید مبارک تقریب

### اعلیٰحضرت ظاہر شاہ کی تقریر

برادران عزیز۔ عید کے موقعہ پر آپ نے کمال مہربانی سے [illegible] پر خلوص پیغامات ارسال کئے ہیں۔ ان کے [illegible] میں [illegible] میں بھی اس تقریب سعید پر آپ کو مبارکباد [illegible] اور خدا سے سلطنت اور رعایا کی خوشحالی کی دعا مانگتا ہوں۔ آپ کو اس حقیقت کا علم ہے کہ موجودہ حکومت کی بنیاد میرے والد [illegible] کی حکومت پر رکھی گئی ہے۔ اب جو حالت [illegible] ہے کہ سلطنت کا [illegible] نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا جا رہا ہے۔ [illegible] دونوں [illegible] حاکم اور محکوم کے اچھے تعلقات کی بنا پر ہے۔

مجھے پوری امید ہے کہ آپ لوگ اپنے مقدس وطن کی بہتری اور [illegible] کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے۔

میں پھر خدا سے التجا کرتا ہوں کہ میری قوم میں اتفاق ہو اور وہ [illegible]

## اعلیٰحضرت رضا شاہ نے دورہ عراق منسوخ کر دیا

معلوم ہوا ہے کہ اعلیٰحضرت رضا شاہ فرمانروائے ایران نے [illegible] عراق کا دورہ منسوخ کیا ہے۔

## سلطان ابن سعود کی کامیابی

### یمنی فوجیں پسپا ہو گئیں

اعلیٰحضرت سلطان ابن سعود کی فوجوں نے [illegible] قلعے فتح کر لئے ہیں۔ عام معافی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ شاہی فوجیں آگے کی طرف [illegible] بڑھ رہی ہیں۔ اور یمنی پسپا ہو کر [illegible] سے بھاگ رہے ہیں۔

## حکومت مصر سے امام یمن کی درخواست

قاہرہ۔ [illegible] معلوم ہوا ہے کہ حکومت یمن نے حکومت مصر کو لکھا ہے کہ دونوں حکومتوں کے باہمی تعلقات کو استوار کرنے کے [illegible] دوسرے کے پاس سفیر بھیجنے چاہئیں۔ ابھی مصر سے کوئی جواب موصول نہیں [illegible] لیکن باخبر حلقوں میں یہ افواہ گرم ہے کہ حکومت مصر حکومت یمن کو اس [illegible] میں مایوس نہ کرے گی۔

## کشمیر میں انقلاب کا داخلہ بند

لاہور۔ ۱۶۔ اپریل۔ روزنامہ انقلاب کے کشمیر کے ایجنٹوں نے سری نگر اور جموں سے اطلاع دی ہے کہ ریاست کشمیر و جموں میں حکومت نے "انقلاب" کا داخلہ بند کر دیا ہے۔

## کانگرسی لیڈروں کے فیصلہ پر مہاتما گاندھی کی طرف سے

### مہر تصدیق و توثیق

دہلی میں کانگرسی لیڈروں کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں تجویز کی گئی کہ کانگرس کو اپنی قوم جدوجہد چھوڑ کر [illegible] عمل اختیار کرنا چاہئے۔ چنانچہ فیصلہ ہوا۔ کہ سوراج پارٹی کو دوبارہ زندہ کیا جائے۔ اور کانگرسی لیڈر آئندہ اصلاحات کے مطابق انتخابات میں حصہ لیں۔ اور کونسلوں اور اسمبلی پر قبضہ کر لیں۔ یہ فیصلہ مہاتما گاندھی کی تصدیق کا محتاج رکھا گیا اور اسی پر مہر تصدیق و توثیق ثبت کرنے کے لئے ڈاکٹر ایم۔ اے انصاری، ڈاکٹر بی۔ سی رائے اور مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی پٹنہ تشریف لے گئے مہاتما گاندھی سے ملاقات ہوئی اور بند کمرہ میں چہار شنبہ اور پنجشنبہ کو دو دن گفتگو کی [illegible] کے بعد مہاتما گاندھی نے تسلیم کر لیا۔

## مزدور اور سرمایہ دار کی جنگ

### بمبئی کے کارخانوں میں ۲۳ اپریل کو مکمل ہڑتال کا اعلان

[illegible] کے کارخانوں [illegible] مشترکہ [illegible] کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۲۳ اپریل [illegible] کے کارخانوں میں مکمل ہڑتال کر دی جائے گی۔ کراچی [illegible] اعلان عنقریب ہونے والا ہے۔

## یہودیوں کی شام میں مداخلت

### حکومت شام کیطرف سے انسدادی کارروائی

دمشق [illegible] یہودیوں نے اپنی بڑھتی ہوئی آبادی کے [illegible] فلسطین کی [illegible] شام کا رخ کیا ہے حکومت نے یہودیوں کے اس تازہ سیلاب سے گھبرا کر ایک کانفرنس منعقد کر کے وزیر اعظم کو ایک حکم جاری کرنے کا اختیار دیا ہے کہ یہودیوں کو کسی قسم کی رعایات اور سہولتیں نہ دی جائیں۔

## وفد فلسطین کی رہنمائی نواب چھتاری کرینگے

سر شوکت علی اس ڈیپوٹیشن کی ترتیب کے سلسلے میں مصروف ہیں جو مسلمان لیڈر فلسطین کے معاملات کے متعلق وائسرے کے پاس لے جانا چاہتے ہیں معلوم ہوا ہے کہ سر شوکت کی کوشش یہ ہے کہ مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس کے نمائندے بھی ڈیپوٹیشن میں لے جائیں۔ تاکہ اس میں وزن ہو سکے۔ کل ممبر ۸ کے قریب ہوں گے اور رہنمائی غالباً نواب چھتاری کرینگے۔

## کراچی میں قومی ہفتہ

مسٹر ترانداس آنندجی [illegible] کراچی میں قومی ہفتہ حسب معمول ۶ اپریل سے ۱۳ اپریل تک منایا جائیگا۔

حسب ذیل پروگرام مقرر کیا گیا۔

۸ اپریل کو صبح [illegible] بجے شام خالقدینا ہال میں عام جلسہ [illegible] اپریل کو صبح [illegible] سودیشی نمائش کا افتتاح [illegible] کھلی رہیگی۔

۱۳ اپریل کو [illegible] بجے [illegible] میں عام جلسہ۔ تمام محب وطن حضرات سے درخواست کیجاتی ہے۔ کہ وہ قومی ہفتہ کی کامیابی میں حصہ لیں۔

## جلال آباد کا نیا گورنر

معلوم ہوا ہے۔ کہ سردار [illegible] کی جگہ سردار [illegible] کو جلال آباد کا گورنر مقرر کر دیا گیا ہے۔

## مکہ معظمہ اور مصر کا فضائی اتصال

حکومت مصر نے جدید فرمان شاہی کے مطابق یہ فیصلہ کیا ہے کہ مکہ معظمہ اور مصر کے درمیان ہوائی جہازوں کی آمد و رفت کا سلسلہ شروع کیا جائے اس سلسلہ میں ایک کمپنی قائم کی جائے اور اسکو جملہ اختیارات دیدئے جائیں۔

## مسئلہ آزادی فلپائن

فلپائن میں بیشمار مسلمان آباد ہیں اور وہ برادران وطن کے ساتھ آزادی کی جدوجہد میں نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اسی جدوجہد سے متاثر ہو کر امریکہ کی قانون ساز کانگرس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ فلپائن کو آزادی دیدی جائے اور زیادہ سے زیادہ دس سے چودہ سال تک فلپائن کو آزاد کر دیا جائے کانگرس کا اس تجویز کو سرکاری حلقوں میں تائید [illegible] قابل عمل سمجھا جا رہا ہے۔

چنانچہ صدر جمہوریہ امریکہ نے کانگرس کے نام حسب ذیل اعلان شائع کیا ہے فلپائن کی آزادی کے ساتھ امریکہ کے بحری اور [illegible] دفاع کو [illegible] اہمیت رکھتا ہے۔ اور فلپائن کی آزادی دینے کے بعد بھی اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا [illegible] اس کو نظر انداز کرنا سیاسی ہوشمندی کے خلاف ہوگا۔

[illegible] قانون کو فلپائن کے باشندوں نے نامنظور کر دیا ہے۔ کیونکہ اس [illegible] بحری اور فوجی تحفظ کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اور اس مطالبہ کی منظوری [illegible] سال تک آزادی دینے کا حتمی وعدہ کیا گیا تھا۔

## خان عبد الغفار خان کو منتقل کر دیا گیا

خان عبد اللہ خان کو جواب تک [illegible] ہیں اور ان کی حالت بہت ہی نازک ہے۔ آج شب برکلوس [illegible] سے جیل کے شفاخانہ میں منتقل کر دیا گیا۔

ان کی حالت بدستور ہے کوئی افاقہ نہیں ہوا ہے۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

# خان محمد ایوب خان اچکزئی کا پیغام اور اہل بلوچستان سے درد مندانہ درخواست

خدا کرے کہ اسے تا ابد سکوں نہ ہو
وہ دل جو تیری محبت میں بیقرار نہ ہو

بھائی نسیم اور عنقا السلام علیکم ۔

[illegible] کی انتہا نہ رہی ۔ جب معلوم ہوا کہ آپ صاحبان نے ملک کے موجودہ انحطاط کے پیش نظر ایک جریدہ بنام "بلوچستان جدید" کی اشاعت اور اجرا [illegible] ۔ پس میں "بلوچستان جدید" کے متعلق پرتپاک استقبال کے بعد میں کچھ کہہ سکتا ہوں ۔

دراصل میں [illegible] ہمیوں کا رنج نہ ہو حوصلہ شکن تو تیرا وجود ہو سبق آموز زندگی تو تیری حیات گرمیٔ ہنگامۂ عمل کہتے ہیں جسکو اہل نظر [illegible] سب [illegible] ہے وہ تیرا جادۂ عمل ہو

پس میں اہل ملک سے [illegible] قومی درد رکھنے والے طبقہ سے بالخصوص خارش ہوں ۔ کہ وہ صرف ملکی اور قومی مفاد کے پیش نظر اس جریدہ کو جسکو بلوچستان جدید سے منسوب کیا جاتا ہے ۔

کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش [illegible] کار [illegible] کریں ۔ اس میں کوئی شک نہیں ۔ کہ فی زمانہ قوموں کی تنزل و انحطاط کا راز ملکوں اور قوموں کے جریدوں میں مضمر ہے ۔ پس جسکو اپنے ملک کی موجودہ [illegible] زندگی اور بیکسی کا کچھ بھی احساس ہو ۔ وہ اس جریدہ کو کامیاب بنا کر عنداللہ ماجور اور عندالناس مشکور ہو ۔

آپ صاحبان کو معلوم ہے ۔ کہ اس جریدہ میں آجکل محترم عنقا [illegible] جن میں سے اول الذکر صاحب کے تعارف کی کوئی ضرورت نہیں ۔ کیونکہ [illegible] جو انہوں نے "البلوچ" میں قوم کے لئے [illegible] عنقا صاحب کا اعتراف ہے ۔ اور برادرم نسیم کے ساتھ بھی مجھکو ذاتی تعارف کا فخر حاصل ہے ۔ جنکے جذبۂ حریت اور ہمدردی ملک [illegible] اس [illegible] سے بخوبی [illegible] حال ہو صرف [illegible] اور [illegible] کے تحت اپنا مستقل ذریعہ معاش یعنی ملازمت انگریزی ترک کرکے قومی میدان میں آکودے ہیں [illegible] ہے ۔ کہ یہ جریدہ موجودہ حالت میں اہل ملک کے جذبات کی کما حقہ ترجمانی کریگا ۔

( از [illegible] ایوب اچکزئی )

---

## انقلابات زمانہ اور بلوچستان

( از کامریڈ ہاشم بلوچ کراچی )

موجودہ دور میں ہر طرف نئے خیالات کا دریا موجزن ہے ہر ایک قوم اپنی بہتری کے لئے کوشاں ہے ۔ غلام اقوام دن رات کوشش کر رہی ہیں کہ کسی طرح سے استبداد سے رستگاری حاصل کیجائے ۔ دنیا کی پست اقوام آگے بڑھ رہی ہیں ۔ مغلوب اقوام کی صف کو پیچھے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہی ہیں ۔ غرض دنیا کے تمام ممالک میدان ترقی میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں مشغول ہیں ۔

سیاسی تحریکوں میں یورپ تمام براعظموں سے پیش پیش ہے ۔ جنگ عظیم کے بعد تمام یورپ میں انقلابات نے عوام کو ششدر کر دیا ۔ کہ آئے دن نئے انقلاب کی تیاری ہو رہی ہے اور ساتھ ساتھ مشرق میں بھی ایسے خاصے انقلابات آئے ہیں ۔ اور آرہے ہیں ۔ چین ۔ ترکستان ہندوستان افغانستان ایران ۔ شرق مجمع الجزائر فلپائن وغیرہ میں انقلاب نے نئی روح پھونک دی ہے ۔

تھوڑے عرصہ میں ایران نے رضا شاہ کے زیر قیادت بیرونی طور تبدیلی [illegible]

[illegible] کے جراثیم سے پاک ہو کر اپنے لئے [illegible] افغانستان میں جنگ عظیم کے اختتام پر غازی امان اللہ خان نے [illegible] جاری کر دیئے

غازی مصطفیٰ کمال نے ترکی کے مردہ جسم میں جسے یورپ مرد بیمار کہتا تھا ۔ انقلابی مشین کے ذریعہ نئی روح پھونک دی ۔ جبکہ سابق سلطان وار [illegible] رہا تھا ملک کی اقتصادی حالت حد درجہ خراب تھی ۔ نہ اتحاد تھا نہ تنظیم ۔ یورپین حکومتیں اپنے حرص کے دانتوں کو مردہ ترکی کے جسم کو نوچنے کے لئے تیز کر رہی تھیں ۔ سمرنا اناطولیہ کے کچھ حصہ پر یونانی قابض ہو گئے تھے ۔ مغربی تھریس پر اتحادیوں کی آنکھیں جمی ہوئی تھیں ۔ استنبول اور [illegible] کے لئے فرانس انگریز ۔ روس آپس میں جھگڑ رہے تھے ۔ لیکن

یکا یک نوجوان ترکوں کا سپہ سالار مصطفیٰ کمال ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں حریت کا جھنڈا لیکر میدان میں آیا ۔ ملک و قوم کے سامنے نیا پروگرام رکھا ۔ جس نے ترکوں کے لئے نئی دنیا پیدا کر دی ۔ دنیا کا ہر گیلانی [illegible]

ہیں ہی ۔ آج ترکی دنیائے اسلام کا ہیرو اور سرتاج ہے جو آج سے پندرہ بیس سال پیشتر جسم بے روح بنکر پڑا ہوا تھا ۔ ترکی کی بیداری کو دیکھکر یورپ نے دنیا کو سر پر اٹھا لیا کہ اگر ترکی کے خونی سیلاب کو روکا نہ گیا تو وہ عنقریب اپنے ہلالی جھنڈوں کو دوبارہ دنیا کی فضا میں لہرائیگا ۔ اور یورپ ایک دفعہ اور ترکی

---

کے قدموں تلے [illegible] یہی زمانہ کے انقلابات اور یہی انکے نتائج غرض دنیا میں آدھی صدی کے اندر اندر بہت کچھ ہوا ہے ۔ ایک چھوٹی سے چھوٹی قوم جاگ اٹھی ہے ۔ اور چند سالوں کے اندر اندر منظم ہو چکی ہے مگر اے افسوس ! ہمارا ادر وطن بلوچستان ( جسے ایشیا کا بلجیم کہیں تو بجا ہے ) کی وہی حالت ہے جو آج سے دو سو سال پہلے تھی ۔ وہی رقیبانہ نظام ۔ وہی سرمایہ دارانہ ذہنیت ۔ وہی ذات پات کے جھگڑے ۔ وہی اونچ نیچ کی [illegible] وہی [illegible] جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

نوجوانو ! ملک کی آئندہ امیدیں تم سے وابستہ ہیں ۔ اگر تم ہوا کو اور اپنے ملک و قوم کی اصلاح نہ کروگے ۔ تو اور کون کریگا ۔

کیا ہوا ۔ اگر تم ابھی تک [illegible] ہیں اسوقت مادی طاقت نہیں ۔ سرمایہ دار و نقیب نہیں ۔ تمہاری آواز سنی نہیں جاتی ۔ لیکن اسکی پروا نہ کرو ۔ ہندوستان ہی کو دیکھ شروع میں اسکی بھی یہی حالت تھی ۔ لیکن آج تم نے دیکھ لیا کہ آج وہ کس حد تک کامیاب ہو چکا ہے ۔ اس لئے تم بھی منظم ہو کر اس زور سے اپنی فریاد بلند کرو ۔ کہ یہ آواز حکومت کے کانوں تک جا پہنچے ۔ اور اسوقت تک ۔ اور اسوقت تک ہاتھ پھیلائے رکھو ۔ جب تک حکومت تمہیں کچھ دے نہ دے ۔

## بلوچستان کے افغانوں کی غفلت شعاری

( از عبدالخالق تارن بلوچستانی )

اے غیور تند افغانو ! اے گہرے نیند کے سونے والو ! دنیا پر کوئی ایسی سرزمین نہیں جہاں علوم و فنون کی آفتابی کرنیں نہ چمکی ہوں ۔ جہاں آزادی کے چرچے اور حقوق انسانی کی حفاظت نہ ہو ۔ مگر اے میرے پیارے افغانو آپ ہی ہیں ۔ جو غفلت میں ہیں ۔ آپ ہی ہیں جو حیوانوں کی طرح سلوک کئے جاتے ہیں ۔ آپ کو جاہل بنایا جا رہا ہے ۔ آپ کو وحشی کہا جا رہا ہے ۔ آپ کو گرا سمجھا جا رہا ہے ۔ کیا آپ میں اتنی غیرت نہیں رہی کہ ان سب کو جواب دندان شکن جواب دے ۔ اور اپنے انسانیت اور حب وطن و قوم کا ثبوت دیتے ہوئے بتلا دے کہ آپ کسی سے کم نہیں ۔ آپ میں تیغ و حسام ہادر ہی کے ساتھ لڑنے [illegible] تعلیم کو سلیقہ [illegible] انجام ہے ۔ اور محبت خدمت قوم و وطن پر جان و مال قربان کرنے والے ہیں ۔

اے [illegible] وقت ہے کہ اس طوفان بدتمیزی میں [illegible] کی مانند تیر جائے ۔ [illegible] زندگی نہیں بلکہ اب حیات چاہئے ۔ اور دنیا کو اپنے استقلال [illegible] سکندر اعظم کو نصیب نہ ہوئے ہوں ۔ [illegible] جہاں تقاضا یہی ہے کہ تو کسی سے کسی چیز میں بھی کم [illegible]

اے عزیز بھائیو ! کہاں تک آپ چادر غفلت [illegible] آنکھ ان نصیحتوں کو برداشت کرتے رہوگے ۔

اے نوجوانو ! یہ غفلت ہے جو بلوچستانی غیرت کے منافی ہے ۔ اس سے تو تنگ [illegible] موت بہتر ہے ۔ دنیا تو پکار رہی ہے کہ تم رستے ہوئے اگر دنیا میں جھوٹ بول رہی ہے تو تم اپنی زندگی کا ثبوت پیش کرو ورنہ تمہارا [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

# بماتم ما بجائے شادیانہ

( از جناب میر علی آغا علی زئی بلوچستانی )

چہ گویم من باین وقتِ زمانہ　　شدہ مشغول دنیا در چغانہ
وطن داریم لیکن شد زبان بند　　بماتم ما بجائے شادیانہ
بغایت موئے ما گشتہ پریشان　　نہ زہمدردان خود خواہیم شانہ
چو نظارہ ما استادہ ہستیم　　ولے معشوق اندر شامیانہ
ہر [illegible] ستم ما از جانانہ خود　　گرفتہ جا رقیبِ ما بجانہ
بزلفِ آن ستم گر ما اسیر یم　　عجب ورزیدہ آن ظالم بہانہ
بہوش آ اے بلوچستان بہوش آ　　خدارا از ہمیں دو تازیانہ
خدا حافظ بلوچستانِ ما را　　پرستش ہر دم کند لطفِ شہانہ

# تضمین بر صدائے عزیز

( از جناب مجاہد بلوچستانی )

تمناؤں کی بربادی کو دیکھا جا نہیں سکتا
ضروری ہے کہ اب لبریز یہ پیمانہ ہو جائے
انہی قوم کے ٹھگوں نے ملک کا بیڑا ڈبویا ہے
ضروری ہے کہ یکسر ملک سب دیوانہ ہو جائے
وطن والو وطن کی آن کا اب یہ تقاضا ہے
کہ یہ صیدِ زبوں آباد یا ویرانہ ہو جائے
رفیقانِ مکرم کو گرفتارِ بلا کر کے
کہیں آزادیٔ ملت کا خواب افسانہ ہو جائے

# بلوچستان میں جماعتی زندگی کا افسوسناک فقدان

جاگنا ہے جاگ لو افلاک کے سایہ تلے
حشر تک سوتے رہو گے خاک کے سایہ تلے

( از سوہرا بلوچستانی )

انسان بہت حد تک اپنی نیکیوں اور برائیوں کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اسکی نیکیاں یا برائیاں اس یا زیادہ سے زیادہ اسکے عزیز واقربا اور دوستوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ مگر قوموں کی برائیاں اور نیکیاں ان سے کہیں زیادہ خطرناک اور مہلک ہوا کرتی ہیں۔ ان کا دائرہ عمل اس قدر وسیع ہوتا ہے کہ وہ ساری کی ساری قوم کو آباد و برباد کر سکتی ہیں۔ ہاں! اس قدر فرق ضرور ہوتا ہے۔ کہ افراد بہت جلد اپنے کئے کا خمیازہ اٹھا لیتے ہیں۔ مگر قوموں کی نیکیاں یا برائیاں صدیوں اور قرنوں کے بعد اپنا اچھا یا برا اثر دکھاتی ہیں۔

قدرت کو کسی انسان یا قوم سے دشمنی نہیں۔ اس نے انسانی فطرت کے عین مطابق ایک قانون وضع کر دیا ہے۔ کہ انسان چاہے تو اپنی قوتِ ارادی سے کام لیکر اپنے پیش آمدہ حالات کو اپنے موافق بنا سکتا ہے لیکن کسی خاص حالت پر پہنچنے کے لئے پہلے اسکا احساس ضروری ہے۔ گویا احساس اس حالت پر لانے کیلئے ایک قسم کا محرک ہوتا ہے۔ جیسے بغیر احساس کے کوئی حالت میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں پیدا کر سکتا۔ چنانچہ خداوند پاک قرآن مجید میں صاف طور پر فرماتے ہیں۔ کہ کسی قوم میں اس وقت تک تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی۔ تاوقتیکہ وہ اپنے آپ میں کسی قسم کی تبدیلی نہ پیدا کرے یہ بے اصول فطرت اور یہ ہے خدا کا اٹل قانون۔ جیسے [illegible] قوم اور دنیا کا کوئی ملک ایک حالت سے دوسری حالت کو نہیں پہنچ سکتا۔ مناسب ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ آخر ہماری موجودہ زبوں حالی کے اسباب و علل کیا ہیں؟

ہمیں ماننا پڑیگا۔ کہ اگرچہ ہمیں بہت حد تک خارجی خود غرض طاقتوں کا ہاتھ ہے مگر ہماری اندرونی خرابیاں بھی اسکی ذمہ دار ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر کسی قوم میں ذہنی طور پر انقلاب پیدا ہو جائے۔ تو دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی وہ اپنے اثرات و نتائج پیدا کر کے چھوڑتا ہے۔ خواہ اچھے یا برے۔ یعنی اگر اس انقلاب کی بنیاد کسی نیک مقصد پر رکھی گئی ہے۔ تو قوم اسے نیک ثمرات سے مستفید ہوتی ہے۔ اور اگر خدا نخواستہ اسے غلط بنیادوں پر چلایا گیا ہے تو وہ بدبخت قوم ہمیشہ کے لئے تباہی و بربادی کے جہنم کی بھٹی میں جا پڑتی ہے عمل سے زندگی بنتی ہے۔ وہ جنت بھی جہنم بھی ہے

یہ انسان اپنی فطرت میں نوری ہے نہ ناری ہے

تو معلوم ہوا۔ کہ قوموں کی اچھی یا بری زندگیاں اکثر خود پیدا کردہ ہوتی ہیں اور یہ زندگیاں انہیں اپنے عملوں کی بدولت ملتی ہیں۔ ورنہ بصورت

یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ ہماری آج کی بربادیاں ہماری اپنی ہی تباہ کاریوں کے باعث ہیں۔ ہم کہنے کو مسلمان ہیں۔ مگر [illegible] کردہ رسومات کو فوقیت [illegible] ترجیح دیتے ہیں۔ جرگے کے تباہ کن نظام کو اسلامی جمہوریت سے بہتر [illegible]

دختر فروشی ہمارا شیوہ ہے۔ انسان کی قیمت [illegible] کا نرخ مقرر ہے۔ مساوات و اخوت تو نام کو نہیں۔ بندہ و آقا جیسی ننگ انسانیت عادت ہمارے ذہنوں میں رچ چکی ہے۔ [illegible] اخلاق، فضیلت، شرافت، دولت کو بھر رکھا ہے۔ خاندانیت کے ذلیل غار نے ہمیں پست کر رکھا ہے

باہمی عداوت، نفاق، تفرقہ اندازی، بغض و کینہ، رقابت و عداوت ہمارے آئے دن کے کام ہیں۔ انسانی ہمدردی، ایک دوسرے کی مدد، [illegible] اتحاد و اتفاق مفقود ہو گئے۔ ہم سے رخصت ہو گئے [illegible] ہم نے تو [illegible] مقدس اسلام سے ہاتھ اٹھا لیا [illegible] اور

## آگ لگ گئی گھر کو اپنے چراغ سے

دنیا بدل چکی ہے۔ اسلامی نظام [illegible] طرح کا ہے۔ آج کی دنیا جاہلوں کی دنیا ہے۔ جب قوم [illegible] زندگی کا نقدان ہے۔ وہ مٹ جائیگی۔ اور اس طرح [illegible] قوموں کی داستانوں میں بھی اسکی داستان نہ ہوگی۔ زمانے کی [illegible] قدرت کا سخت گیر اور مضبوط ہاتھ ہمیشہ کے لئے اس کو دست [illegible] آگے بڑھنے والی قومیں اسکے خبیث چہرے پر تھوک کر میدان ترقی میں گامزن ہو نگی۔ دنیا بھر کی لعنت، دھتکار، نفرت، حقارت، بربادی، تباہی اسکے اور [illegible] حصے میں آئیگی۔ برائیاں بے غیرتیاں اور بے حیائیاں اسے سونپی جائینگی۔ ترقی و تہذیب یافتہ اقوام [illegible]

اور کامرانیوں سے ہمکنار رہوگے - دولت - عزت - ثروت - عیش و آرام - شان و شوکت آپکے قدم چومینگے - اقبال ان کا دربان اور خوش نصیبی ان کی لونڈی ہوگی - جہاں کی نعمتیں اور راحتیں ان پر ارزاں ہونگی - ایسی قوموں کی دنیا اور عاقبت دونوں میں سرخروئی ہوگی - مگر تباہی اور سیاہ روئی اس قوم کے لئے ہے - جو جس کو اپنی زبوں حالی کا احساس بھی نہ ہو -

بلوچستانیو! خدارا!! ہوش کرو - سنبھلو - دیکھو - [illegible] اور تم کیا ہو؟ ذرہ اپنی زبوں حالی کا احساس کرو - اقتصادی، معاشی [illegible] اخلاقی اور علمی اعتبارات سے تو تم تباہ ہوچکے ہو - اب مذہب تم سے جارہا ہے - تم نام کے مسلمان رہ گئے ہو - اسلامی غیرت اور نجابت تم میں نام کو نہیں [illegible] سنبھلوگے - تو بچ جاؤگے - خدا کا نہ بدلنے والا قانون [illegible] مٹنے کے لئے موت کی گہری نیند سلادیگا -

# بلوچستان میں لوکل اور نان لوکل کی مذموم تحریک

(از جناب خان محمد یعقوب خان اچکزئی)

بلوچستان میں چند روشن ضمیر اصحاب نے اپنے ملک کی [illegible] پستی کا احساس کیا ہے - عرصہ ایک سال کا ہوتا ہے کہ انہوں نے [illegible] ایک پر نظام جماعت بار ایک کانفرنس جسکو بلوچستان اینڈ آل انڈیا بلوچ کانفرنس سے تعبیر کیا جاتا ہے انعقاد کیا - لیکن بالکل انہی دنوں میں ملک کے اندر چند اور ابنائے وطن نے بھی خالص اپنی اقتصادی اور معاشرتی و علمی پستی کے پیش نظر ایک مقدس انجمن جوکہ لوکل مسلم ایسوسی ایشن سے منسوب کیا جاتا ہے - کے قیام کا عمل ہوا -

گذشتہ ایک سال کے عرصہ میں بیشمار اہم اور مفید کام اس انجمن نے ملک اور ملت کے لئے سرانجام دیے ہیں - وہ کسی صاحب بصیرت سے مخفی نہیں ہیں اور کسی کو اس انجمن کے احترام اور تقدس سے انکار ہے -

جہاں تک اس انجمن کے اغراض و مقاصد کا تعلق ہے - وہ درحقیقت نہایت قومی اور اسلامی اصول پر مبنی ہیں - یعنی تعلیم کی ترویج [illegible] کا استقبال اور ملک میں بیکار اصحاب کے لئے ذریعہ معاش پیدا کرنا وغیرہ وغیرہ ایسے عظیم اور بے نظیر خدمات ہیں کہ اسکے محاسن و فوائد پر جسقدر لکھا جاوے کم ہے -

لیکن نہایت افسوس بلکہ رنج و الم کے ساتھ کہنا پڑتا ہے - کہ چند عرصے سے انجمن کے چند ممبروں نے فرط عقیدت میں یا [illegible] سے جیسے ہیں اپنے خیال میں عاقبت نااندیشی اور سادہ لوحی پر محمول کرونگا -

متذکرۃ الصدر اغراض و مقاصد کو پس پشت ڈالکر ایسے ایسے ریزولیوشن [illegible] کو کسی صورت میں بنظر استحسان نہیں دیکھتا -

ایک جزئی و [illegible] مسئلے پر جو [illegible] خدمت ملت میں [illegible] گذشتہ وقت ملکی اور غیر ملکی یعنی بلوچستانی اور غیر بلوچستانی کو اپنے تمام حرکات اعمال و مباحث کا محور و مرکز بنالیا -

بس میں اس سلسلہ میں اپنے ہمدرد اور ایثار پیشہ ممبروں کی خدمت میں چند سطور پیش کرونگا - جنمیں یہ بتلانیکی کوشش کرونگا کہ انکا اسطرح کرنا صرف ملک اور ملت کے لئے سم قاتل ہے - بلکہ انکے اپنے اغراض و مقاصد کے مقدس مفہوم سے سراسر مخالف ہے - اور اسپر مستزاد یہ کہ احکام اسلامی و تعلیمات قرآنی جسپر ہم سب بلوچستانیوں کا ایمان ہے سے نہ صرف انحراف و انکار کیا جارہا ہے - بلکہ صریحاً ان میں ترمیم و تبدیلی کی جارہی ہے -

بہشت عدن اگر خواہی بیا با ما بمیخانہ  [illegible] بحوض کوثر اندازیم

قرآن کریم اور اسوۂ حسنہ کیطرف آؤ ہم رجوع کریں - قوم بلوچستان کی من حیث المسلمان اپنے عقیدہ حیات اور مرکز جدوجہد کو معلوم کرسکتے ہیں - قرآن آیات میں ہمکو کہیں بھی یہ نہیں بتلایا گیا - کہ تم فلاں مقام کی حفاظت کرو - اور فلاں سرزمین کی خدمت کو اپنا مقصد بناؤ -

بلکہ ہمکو بتایا گیا ہے - کہ تمام دنیا تمہارا ملک ہے - اور تم اسکے چوپان ہو یہ تمام انسانی آبادی تمکو دیگئی ہے - تاکہ اللہ کیطرف سے تم اسکی حفاظت کرو - اور گرگ و ابلیس کے خونخوار حملوں سے انکو بچاؤ -

چونکہ بلوچستانی بھی من حیث القوم تمامتر مسلمان ہیں - اس لئے انکو بھی بھائی مسلمانوں کے فرض اصلی سے بحکم قرآن کریم مطلع کرنا چاہتا ہوں - اور انکو بتلا دینا چاہتا ہوں - کہ جب تک انکے اعمال اور انکے الفاظ قرآن کریم مقدس اور پاک احکام سے تطبیق پیدا نہیں کرینگے - تب تک میں یقین سے کہہ سکتا ہوں - کہ انکے تمام اصلاحی اور بہتری کی تحریکات و مساعی بار آور نہیں ہونگی -

مسلمانوں کو بہترین امت بتایا گیا ہے - تاکہ وہ ارض و سما کے خدمت گذار ہیں -

[illegible] بنی نوع انسان کا [illegible] قرار دیا ہے - تاکہ اسکی بہتری کا علم [illegible]

یہ نہیں [illegible] من حیث المسلمان صرف بلوچستان کے خادم رہو - اور وہ بھی [illegible] اپنے دوسرے بھائیوں میں نفرت اور آشفتگی کا جذبہ پیدا کرو -

یہ چیز نہ صرف نہایت مذموم ہے بلکہ خطرناک ہے - تمام دنیا کا اصلاح و سعادت کا [illegible] وارث بتایا گیا ہے - [illegible] کیونکہ زمین پر تمہارے سوا کوئی بھی نہیں ہے - [illegible] تم ایسے حالات میں [illegible] تھے - اور اس کتاب عزیز و حکیم کے [illegible] سامنے تھے - جسکو بھول کر زیادہ تر [illegible] کیا کررہے ہو - ورنہ [illegible] کہیں بھی [illegible] نہیں دیا - کہ تم صرف فلاں خطہ کی حفاظت یا خدمت کرو - [illegible] ہے - بس اسکے بندوں کو ظلمات و فساد سے نکالکر [illegible]

دیکھو خدا نے تمہارے آگے دو چیزیں پیش کی ہیں - ایک کیا ہے - کہ [illegible] تو اپنا منہ خلیل اللہ کے بنائے ہوئے مسجد کیطرف کرو -

[illegible] اپنے چہروں کو [illegible] دوسرا کیا ہے - کہ [illegible] اپنے چہروں کو [illegible] کرو - یہ صاف قرآن کی [illegible]

قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراہیم والذین معہ

فاذ اسلام کی ایک عبادت ہے - اور اسکے لئے ضروری ہے کہ تمہارا منہ کعبہ کیطرف ہو -

مگر اسوۂ ابراہیمی اسلام کی حقیقت ہے - اور انکے لئے صرف کعبے کیطرف منہ کرنا کافی نہیں - بلکہ بانی کعبہ کیطرف دلکو پھیرنا ضروری ہے - وہ نماز کا ایک رکن ہے - اور یہ اسلام کی غرض ہے -

پس ہمارا فرض ہے کہ صلوۃ الہی کو دنیا میں قائم کریں -

حضرت ابراہیم کی نسبت کو یہاں اس لئے یاد دلایا - کہ انکی زندگی اسلام کی حقیقت ہے - انہوں نے اپنی قربانی کا اسوہ سکھا کر اسلام کی حقیقت کو ظاہر کیا - اور یہی وہ انسانی قربانی ہے - جسکو خداوند کریم اپنی صداقت کے ثبات کے لئے ہم سے چاہتا ہے -

بارہا کہہ چکا ہوں کہ امر بالمعروف - ونہی عن المنکر - و اعلان حق اسی قربانی سے عبارت ہیں - اور جب تک ہم اس قربانی کے لئے طیار نہ ہوں - سعادت عالم کا ذریعہ بن نہیں سکتے -

پہلے کہا راہ الہی میں جہاد کرو - پھر کہا - کہ اپنی نسبت ابراہیمی کو نہ بھولو کہ انکا اسوۂ حسنہ اسلام کی اصل حقیقت اور تمہارے لئے نمونہ ہے -

وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا۔ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون -

پس جس قوم کے شرف و اقبال اور جس قوم کے مقاصد کے حصول کا تعلق اس آیۃ سے ہے - تب میں کبھی راضی نہیں ہوسکتا - کہ ہمارے سامنے اسکے سوا کوئی مطلب اور مقصد پیش ہو -

خواہ کیسے ہی دلفریب اور کیسے ہی مصلحت آمیز الفاظ چرب زبانی سے ہوں مگر میں کہونگا کہ آپ سب کچھ کیجئے لیکن خدارا اپنی اصل اصول اور حقیقت الحقائق سے نہ ہٹیں - جو دعوت اسلام کے بنیادی اساس - اور مسلمانوں کی زندگی - کی استقامت حیات کا ایک ہی ذریعہ ہے -

ہم بلوچستان کی تب ہی خدمت کرسکتے ہیں - جبکہ پہلے خود اپنے نفس و قلب کی خدمت کریں - ورنہ ممکن نہیں - جبکہ موجودہ جن مصائب کی بنا پر ہیں - اسوۂ ابراہیمی و محمدی کی پیروی میں فنا ہوجانے اور مٹ جانے کی دعوت قبول کریں -

یہ [illegible] کہ ایک بہت بڑی چیز جسکی ہم میں کمی ہے - تنظیمات [illegible] اور انکے [illegible] ہے کہ ایک مقصد مشترک سامنے ہو - اور سب میں اسکے نام [illegible] میں یہ بھی جانتا ہوں - کہ مقصد کی مجموعی [illegible] انجمن - تاہم مشکل یہ ہے کہ جو راہ اختیار کی گئی ہے - وہ [illegible] مطلوب [illegible] سمجھنے والی نہیں ہیں - اور [illegible] سمجھنے والے ہیں - [illegible] مقصد رفاقت نہیں - مجرد ان اختلافات طریق عمل کے [illegible] ایک بہت بڑا اختلاف ہوگیا ہے کہ میں اپنے عقیدے میں [illegible] پر مجبور پاتا ہوں - لا اصول و مقاصد حقیقت کو [illegible] ایک [illegible] ہے - جبکہ ہر حال اظہار و اعلان فرض کا ہے - جو چیز ہمارا مقصد حیات ہے [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

[illegible] کریں۔ اگر کر لیجئے۔ تو ایک راز آئیگا۔ کہ اس مصلحت زمانہ [illegible] مقصد حیات مختلف ہو جائیگا۔ اور خود ہم اپنے تئیں بھول جائینگے [illegible] آج جو حالت ہماری نظر آرہی ہے۔ یہ بہت زیادہ حد تک اس [illegible] کا نتیجہ ہے۔

مصلحت بینیوں نے تو محض مصالح وقت مقاصد پر پردے ڈالے [illegible] آج وہ پردے ایسے حائل ہو گئے ہیں کہ خود ہم بھی اپنے تئیں نہیں [illegible] سکتے۔

[illegible] مصلحت کی باتیں۔ بلکہ خدائے حی و قیوم سے غفلت [illegible] جس کی طرف قرآن کریم نے جا بجا اشارہ کیا ہے۔

ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانساھم انفسھم

[illegible] موجودہ مصائب کے علاج کے لئے اٹھے ہیں۔ [illegible] انکو وہ [illegible] چاہئے۔ کہ ان تمام امراض کی علت اصلی [illegible] تمام قوت اس کے [illegible] کے لئے وقف کرنا چاہئے۔ [illegible] بلوچستانیوں کی [illegible] ذلت سے بدل گئی۔ [illegible] و ادبار انکی علامت [illegible] شکستوں، ناکامیوں۔ اور غلامیوں نے انکا احاطہ کر لیا۔ [illegible] جو آپکو نظر آرہے ہیں۔

[illegible] انصاف کیجئے۔ کہ یہ سب کچھ انکا نتیجہ ہے۔ [illegible] کا اقتدار ہے۔ یا انہوں نے ملکیوں کو [illegible] نہیں کی۔

[illegible] مقصد کے سمجھنے میں غلطی نہ کیجئے۔ میں تسلیم کرتا ہوں [illegible] مدرسہ کی ذہنی۔ حصول تعلیم۔ اور ملازمتوں میں ہماری حصہ اپنے [illegible] مطابق لینا اور اسی طرح کی تمام چیزیں نہایت ضروری ہیں۔ لیکن [illegible] کہ کیا ان چیزوں کا فقدان ہماری موجودہ امراض کی علت اصلی ہے۔ [illegible] کوئی صاحب بصیرت اس سوال کا جواب اثبات میں نہیں دیگا۔ [illegible] بجز اسکے اور کچھ نہیں۔ کہ عمل بالاسلام کی روح ہم میں سے مفقود [illegible] امر بالمعروف کا سبق بھلا دیا۔ ہمارے جیب نہیں [illegible] پھر جب ہم ایک انجمن قائم کرتے ہیں۔ جسکے مقاصد و اغراض کی [illegible] صفحات پر مشتمل ہے۔

[illegible] کوئی دفعہ احیاء اسلام کے متعلق ہو [illegible] کہیں اسلام کے احکام پر عمل کرنے کی تلقین۔ اور نہ کوئی ایسا طریق کار درپیش ہے۔

[illegible] مقصد مسلمانوں کو مسلمان بنانا ہو۔ اور انکی فوت شدہ روح کو واپس [illegible]

[illegible] کا مقصد تو ضروری۔ اور کام اچھے۔ اور مستحق اعانت۔ لیکن [illegible] لئے کیا کچھ آپ بلوچستانیوں نے کیا۔

[illegible] رکھو کہ آج تم بلوچستانیوں کو ایک زریں فرصت ملی ہے۔ تم انشاءاللہ [illegible] کر اسکو ضائع نہ کرو۔ اور اس سے فائدہ لو۔

آج تم بلوچستانیوں میں تبدیلی پیدا کر سکتے ہو۔ انکے برگشتہ سروں کو خدا کے [illegible] سکتے ہو۔ انکا گم گشتہ اخلاق۔ انکا کھویا ہوا علم اور انکی مقصود [illegible] سکتے ہو۔

[illegible] نہیں کہتا۔ کہ جو کچھ ہوتا ہے۔ وہ نہ ہو۔ مگر کہتا ہوں کہ اسلامی

تمام قوت صرف نہ کرو۔ اور اصل راہ نجات و فلاح کی بھی تلاش کرو۔

میں جو کچھ کہہ رہا ہوں۔ ممکن کہ ابھی لوگ نہ سمجھیں۔ اور بعض طبیعتیں غلط فہمیوں اور بدگمانیوں کے شکار ہوں۔ لیکن انشاءاللہ وقت دور نہیں۔ کہ لوگ سمجھینگے کہ جو آواز میرے منہ سے نکل رہی ہے۔ بلوچستان سے اسکی صدائیں اٹھینگی۔ بشرطیکہ پروردگار عالم کا ہاتھ ہماری طرف بڑھ چکا ہو۔

ایک اور عظیم اختلاف جو مجھ میں اور کارفرمایان عمل میں ہے۔ ایک اصولی اختلاف ہے کہ وہ آج جب کسی کام کے لئے اٹھتے ہیں۔ تو چاہتے ہیں۔ کہ طریق تاسیس اختیار کریں۔ اور میں اپنے خیال کے مطابق بلوچستانیوں کے لئے انکے اعمال کی میں سے کسی شاخ کے لئے بھی۔ تاسیس کی ضرورت نہیں سمجھا۔ بلکہ صرف تجدید کی ضرورت سمجھتا ہوں۔ اور اس بارہ میں اسقدر متعصب اور متشدد ہوں۔ کہ ایک لمحہ کے لئے بھی اپنی رائے میں متزلزل نہیں ہو سکتا۔

کیونکہ تاسیس کی معنی کسی کام کا از سر نو بنیاد رکھنا۔ اور تجدید کہتے ہیں کسی پہلے سے موجود شے کا دوبارہ زندہ کرنا۔

میرا عقیدہ ہے۔ کہ آج حیات ملت و حصول عظمت ملی کے لئے تاسیس کی ضرورت نہیں بلکہ تجدید کی ضرورت ہے۔ کہ جن اصولوں کو ہم نے بھلا دیا ہے۔ انکو دوبارہ زندہ کریں۔ اور جن متاع کو کھو دیا ہے۔ [illegible] کے حصول کی دوبارہ کوشش کریں۔

اگر دوسروں کے پاس لعل و جواہر نہیں۔ تو انکو انکے دولت پر حسرت اور طمع کی نظروں سے دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ ہمکو اپنے دولت [illegible] کے پیچھے نکلنا چاہئے۔ جسکے خزانے لازوال تھے۔

اے بھائیو! روشنی کے آپ بھی متلاشی ہیں۔ اور میں بھی۔ اس لحاظ دونوں کا مطلب و مقصود ایک ہے۔ لیکن اختلاف کا ایک سمندر حائل ہے۔ آپ دوڑتے ہیں۔ کہ غیروں کے مشعلوں کی تقلید کرکے حصول روشنی کے متمنی ہوں۔ لیکن میں روتا ہوں۔ کہ اسلام کی موجودگی میں دوسروں کی روشنی پر للچائی ہوئی نظر ڈالنا مناسب نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ وہ چراغ کہاں ہے۔ [illegible] گھر کا کونہ کونہ منور تھا۔

اسلام ایک آخری دین الہی تھا۔ [illegible] احکام [illegible] ہیں۔ [illegible] کے ہر شاخ [illegible] ہیں۔ [illegible] بدل جاوے۔ لیکن انکے اصولوں کی صداقت کو بدلنے کی ضرورت نہیں۔

معلوم نہیں۔ کہ ہم پھر کیوں نئے مقصدوں کے متلاشی [illegible] کی دعوت کیطرف نہیں بلایا جاتا ہے۔ نئے ولولوں اور نئے تاثرات کا تجربہ کیا۔ اب ہم اکتا گئے ہیں۔ مزید تجربوں کی مجھ میں سکت نہیں۔ مجھے چھوڑ دو۔ تاکہ اپنی قدیمی درخت کی ایک اونچے ڈال پر [illegible] کر ڈالوں۔

آپ دیکھتے ہیں۔ کہ یورپ کی تقلید میں صرف انجمنوں کے قائم کرنے۔ کانفرنسوں کی تحریک کرنے اور انکے اغراض و مقاصد مرتب کرنے میں بڑی دواتوں کی سیاہی ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن کیا صاحب کو یاد نہیں آتا۔ جو خود ہمارے پاس قدرتی اجتماع کا سامان موجود ہے۔ مگر پہلے اس کو زندہ کریں۔ ہر مسلمان پہلے تو ہمارے پانچ مرتبہ مسجد میں جمع ہونا فرض ہے۔ مسجد ہی ہمارے لئے سب کچھ تھا۔ اسکا صحن ہمارے لئے پارلیمنٹ تھا۔ ادھر یہ ہماری کانفرنسیں منعقد ہوا کرتیں۔ یورپ کی کانفرنسیں سال میں ایک مرتبہ ہوتی ہیں۔ مگر ہماری کانفرنس کا اجلاس ہر آٹھویں دن یوم جمعہ ہوتا ہے۔

دوسروں کو انجمن قائم کرنا چاہئے۔ مگر ہمکو کیا ضرورت ہے۔ کہ ان میں با ایں ہمہ

ہماری مسجد انجمن ہے۔ اور امام انجمن کا پریذیڈنٹ ہے۔

پھر کیوں ہم اسقدر اکمل اور ارفع قدرتی اصول سے اغماض کریں۔

آج ہمارے انجمنوں اور کانفرنسوں سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ ہمکو قدیمی دعوت تبلیغ کے سلسلے کو زندہ کرنا چاہئے۔ جبکہ ہر مسلمان کا وجود ایک انجمن تھا۔

ہمکو ہمیشہ اپنے کاموں کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تاسیس ہے۔ اور انکے لئے فنڈ کا اعلان کرتے ہیں۔ حالانکہ فریضہ زکوۃ کا ایک قدیمی حکم ہمارے پاس موجود ہے۔ اگر تاسیس کو چھوڑ کر تجدید کریں تو ہمارے پاس ہر وقت کروڑوں روپیوں کا ایک بیت المال موجود ہے۔

مصیبت یہ ہے۔ کہ ہم جو کام کرنے اٹھتے ہیں۔ تو ہمارا فکر اس سطح سے بلند نہیں ہوتا۔ جو مرحلات ہمارے سامنے ہے۔ یہی عام انجمنوں کے قواعد۔ یہی انکے نظام۔ یہی انکے عہدہ داروں کے کشمکش کی رسم جو ہر شخص کے سامنے ہے۔ سامنے آجاتی ہے۔ اور کبھی کوشش نہیں کرتے۔ کہ اپنے دیرینہ روایات کی احیاء کریں۔

خلاف رسم و رہ عہد فرق عادت دان
کہ کار ہائے چنین از خمار بوالعجبی ست

میرے برادران ملک غریب بلوچستانیوں کے ساعی کا نصب العین من حیث المسلمان حصول ملازمت اور [illegible] نہیں ہے۔ بلکہ اپنے اعمال و افعال میں ایک آخری تبدیلی کریں۔ الکلام الہی پر عمل پیرا ہو کر۔ اپنے قلوب و نفوس کا تزکیہ کریں۔ اپنے وجود کو [illegible] حوالہ کریں۔ اپنے آپ کو اسوۂ حسنہ ابراہیمی و محمدی کا پیرو بنا دیں۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور دعوت الی الحق کو جاری کریں۔ اور اسلام کے مقاصد کی تجدید کریں۔ اگر لوگوں نے ایسا کیا۔ تو پھر بلوچستان میں جو کچھ انکا مطلوب ہے۔ وہ حاصل ہو جائیگا۔

بلوچستانیوں کے اندر تبدیلی پیدا کرنے اور انکے اندر [illegible] ولولہ اسلامی کا تجدید کے لئے محض کسی انجمن کو قائم اور [illegible] بیکار ہے۔ جب تک ایک جماعت اپنا عمل خود پیش نہ کرے اور ایک [illegible] سود مند [illegible] بلوچستان [illegible] جب تک [illegible] آوازوں اور صداؤں کو میں بیکار سمجھتا ہوں۔

اے بھائیو۔ آپ نے ابھی دیکھ لیا ہوگا۔ کہ جب یہ مراتب ابھی [illegible] نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اصل [illegible] مقصد [illegible]

انکے لئے ضرورت [illegible] کیا اچھا ہوتا۔ کہ [illegible] انجمن جسکو [illegible] مقاصد [illegible] العمل کو اپنا نصب العین بنادیں۔ [illegible] اللہ تعالی ہمکو انکی توفیق دے۔ [illegible] جماعت حزب اللہ [illegible]

میرے ہم قلمو۔ ابھی آپ پر بخوبی ظاہر ہو [illegible] ہمارا من حیث المسلمان صرف یہ فرض نہیں۔ "آئندہ نسل میں" بلوچستانی اور غیر [illegible] کے ترقی کی ذہنیت پیدا کریں۔ بلکہ ہمارا فرض عین اسلامی

## گلستان کے مقامی افسروں کی باہمی منافرت کا غریب رعایا پر برا اثر

(ہمارے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

گلستان کے مقامی افسروں کے باہمی رشک و عداوت جو متعدد بار اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ نے آہستہ آہستہ خطرناک صورت اختیار کر لی ہے ہر دو افسر ایک دوسرے کو ستانے کے لئے یا ایک دوسرے سے انتقام لینے کے لئے ایک دوسرے کے محسنوں اور ہمدردوں پر جائز و ناجائز ستم ڈھانے کی تاک میں لگے رہتے ہیں۔ جس سے اس نامناسب رویہ کا نتیجہ رعایا بھگت رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ چند دن پیشتر جعفر کے گھوڑوں کے ... کے سلسلہ میں نائب تحصیلدار کو رسالدار صاحب سے کچھ رنج ہوا۔ ... اسکو ... نیچے کی تکرار دامنگیر ہوئی۔ لیکن واقعات نے اسکا کسی قسم کی ساتھ نہ دی۔ اور وہ جو ... انتقام سے اسقدر مجبور ہوا۔ کہ ... ایک شخص مسمی ... جو کہ رسالدار صاحب کی اجازت سے گلستان کے کسی قریبی جگہ پر قصابی کرتا تھا۔ اسکو بلا کر کہا۔ کہ کس کی اجازت سے قصاب بنے بیٹھے ہو۔ اور کہہ کر اسپر ٹوٹ پڑا۔ کافی پیٹنے کے بعد اسکو تھانہ کے کسی کمرے میں بند کر دیا۔ اس واقعہ کا جب رسالدار کو علم ہوا کہ اسکا ایک خیرخواہ اسطرح پر قید کیا گیا ہے۔ تو جوش ہمدردی میں بغیر کسی اجازت کے فوراً کوارٹر گارڈ کے قفل کو کسی چابی سے کھولکر قیدی کو رہا کر دیا۔ حتیٰ کہ یہ معاملہ ای۔ اے سی۔ پشین تک پہنچا۔ لیکن انہوں نے اس معاملہ کو تحقیر طور پر رفع دفع کر دیا۔

لیکن میرے خیال حکام بالا کو ایسے حالات میں خاموشی اور درگذر سے کام نہیں لینا چاہیے۔

کیا ان ہر دو افسروں کی ایسی کشمکش انتظام اور سیاسی نقطۂ نگاہ سے کسی طرح بھی درگذر کی جانی چاہیے۔ کیا اسکا رعایا پر برا اثر نہیں پڑیگا؟

لہٰذا حکام بالا کو چاہیے کہ فوراً اسمیں مداخلت کر کے عوام کو ایسے ناجائز تکالیف سے نجات دلائی جاوے

(نامہ نگار)


## جہاد الیوبی

### اچکزئی سٹورس

### بلوچستانیوں کی اپنی دکان

ہم نے آپ بلوچستانیوں کی تکلیف کا احساس کر کے دکان کھول لی ہے۔ ہر قسم کی چائے کے ساتھ ساتھ اپنے ملی اور ... دیگر اشیاء ... کپڑا وغیرہ وغیرہ میں۔ باوجود اسکے آپ کو ہر شے مقابلۃً ارزان اور ... سکتی ہے۔

محمد ایوب عبدالقدوس بازار صرافان کوئٹہ

## دپشتانہ خولونہ

تمام افغانی بھائیوں اور بالخصوص بلوچستانیوں کو ... گرامی دیدگ یونانی طبی کالج دہلی کا سند یافتہ فاضل الطب ... عالی جناب حکیم حاجی عبدالرحمٰن خان صاحب تندہار ... نے بڑی محنتوں اور کاوشوں کے بعد اپنے افغان اور بلوچستانی ... کی تکالیف کا احساس فرماتے ہوئے "افغانی جنتری" ... ۱۳ ہجری شمسی نام سے ایک کتاب ترتیب دی ہے جس میں ... پٹھان کی جنتری کے علاوہ تمام امراض اور انکے مجرب نسخہ ... تجارتی ادویہ۔ مفردہ۔ اسرار عطاریہ۔ فہرست ... اچھی تفصیل کے ساتھ دئے ہوئے ہیں پشتو زبان میں ... بحث بھی کی گئی ہے۔ یا یوں سمجھو کہ کتاب امراض ... کے ساتھ ساتھ امراض روحانی کے نہایت مفید نسخوں ... قیمت چار آنے رکھی گئی ہے۔ تاکہ تمام بلوچستانی ... فائدہ اٹھا سکیں۔ ... ایک نسخہ خریدا رہیگا۔

ملنے کا پتہ

دفتر اخبار ...

جدید اانس سٹریٹ

کراچی

## شکاری صاحبان کو خوشخبری

... ہمارے یہاں ہر سامان متعلقہ شکار مثلاً رائفل، بندوق، کارتوس ... ولایت سے براہ راست بڑی کافی تعداد میں آتا ہے اور ہمارے نرخ بمقابلہ دوسرے کارخانوں کے نہایت ہی ارزاں ہیں آپ ضرور ایک دفعہ آزمائش کریں۔

| | | |
|---|---|---|
| کارتوس ڈیپ شل کارخانہ ایلی ۱۲ بور (کے۔ جی۔ سی۔ جی) نہایت اعلیٰ قسم | فی صد ی | ۱۳ |
| ایلی کارخانہ گرانڈ برکس ڈایمنڈ سموکلس بارود ۱۲-۱۶-۲۰ بور | " | ... |
| ہرٹس سموکلس ۱۲ بور | | ... |
| ونڈسر ولائتی بھرے ہوئے ۱۲ بور سموکلس بارود کے | " | ... |
| ڈوائنہ سموکلس بارود جوکہ نہایت طاقت والے ہیں ۱۲ و ۱۶ بور | " | ... |
| لیبچیا جیسے پیتل کے سموکلس بارود ۱۲ بور | " | ۱۰ |
| بندوق جنالی امریکن ۲۲ انچ نالی اکیلہ ۱۲ بور | " | ... |
| بندوق دونالی ولائتی مشہور کارخانہ ڈلیبن گن کمپنی برمنگھم و لنڈن ۱۲ بور ۳۲ انچ نالی فی عدد ... و ... | | ۹۵ |

اسکے علاوہ ہمارے ہاں دیگر ولایت کے مشہور کارخانے کی بندوقیں۔ رائفلیں ہر قسم بہت ارزاں قیمت سے مل سکتے ہیں۔ حاجت مند صاحب خط و کتابت سے نرخ دریافت کر سکتے ہیں۔

**نوٹ:-** یہ نرخ فری ڈیلیوری بلوچستان کے کسی بھی ریلوے اسٹیشن پر مل سکتے ہیں۔

سیٹھ عبدالعلی موسیٰ بھائی اینڈ سنز تاجران بندوق ... روڈ کراچی


Yousaf Aziz Magsi Chair

(۶۶)

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

اللہ اکبر

ہفتہ وار

# بلوچستان جدید

کراچی

وطنیات

نشان برگ گل تک بھی نہ چھوڑ اس باغ میں گلچیں
تری قسمت سے رزم آرائیاں ہیں باغبانوں میں

(اقبال)

الہیات

مدیر
پیر بخش نسیم تلوی

معاون
محمد حسین عنقا

| جلد | یوم چہارشنبہ ۹ محرم الحرام سنہ ۱۳۵۲ھ مطابق ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۳۴ء | شمارہ ۶ |
|---|---|---|

## خانِ معظم قلات کی تاجپوشی!

۱۶ اپریل کو سرکار قلات تاجدار بلوچستان ہز ہائی نس شہزادہ میر احمد یار خان (بیگلر بیگی) کی رسم تاجپوشی قومی سرداران ریاست کی موجودگی میں سر نارمن کیٹر بالقابہ ایجنٹ گورنر جنرل اینڈ چیف کمشنر نے ادا کی۔

ہم نہایت تصمیم عقیدت کیساتھ اس موقعہ پر والئے قلات کو ہدیۂ تہنیت و ارمغان تبریک پیش کرتے ہوئے مسرور و انبساط محسوس کرتے ہیں۔ اور صدق دل سے دعا کرتے ہیں کہ خدائے بخشندہ انکو عمر خضر کیساتھ ساتھ اسوۂ فاروقی سے بھی مشرف کرے

آپ دولت بخت کے ہیں نہ ہے قوم بلوچ
فاقہ سے کیوں در بدر ٹھوکر کھاتے قوم بلوچ

آپکے عہد حکومت میں نہ ہونے پائے یوں
غیر چھینے رزق اور بھوکی رہے قوم بلوچ

ہے مہذب شاہ کو جاہل رعیت ننگ عار
علم پھیلا تا نہ ذلت میں رہے قوم بلوچ

مرد رہا ہے عارضوں سے کھولدے دار الشفا
تا نہ بھولے آپ کا احسان کبھی قوم بلوچ

تاجپوشی کی خوشی میں کُرد کو کیجے رہا
تاکہ والا جاہ کی ممنون رہے قوم بلوچ

آج تیرے ہاتھ میں فرمان ہے غافل نہ ہو
جلد فریاد رعیت کو پہنچ کاہل نہ ہو

(ادارہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفتہ وار

# بلوچستان جدید

٢٤ر اپریل سنہ ١٩٣٤ء

## حکومت سے کچھ کام کی باتیں

ہم بھی منہ میں زبان [illegible] رکھتے ہیں

کاش! پوچھو کہ مدعا کیا ہے

ہمارا مقصد راعی و رعایا کے باہمی تعلقات کو [illegible] اور راعی کو رعایا کی خواہشات اور مصالح سے آگاہ کرتے رہنا ہے اور رعایا کو تمام اخلاقی۔ مذہبی۔ سیاسی۔ تعلیمی۔ معاشرتی۔ وغیرہ [illegible] کے گڑھے سے نکل جانے کے لئے اُکساتے رہنا ہے اپنے اس مقصد [illegible] کے تحت ہم حکومت سے اس وقت یہ کہنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کے پیش نظر بلوچستان کے بے رحم جرگے کی بدعنوانیوں کا قلع قمع کردے۔ اور اس کے خودسرانہ اقدامات کا ٹھیک طرح سے جائزہ لے۔ کیونکہ اسکی ظالمانہ کارروائیاں اب حد اعتدال سے باہر ہو چکی ہیں۔ جرگہ جو ہمارے نزدیک تباہی کا دوسرا نام ہے۔ بلوچستان کے بے گناہ رہنماؤں کو سنگین سزائیں دیکر اپنے تباہ کن ہونے کا پورا پورا ثبوت دے رہا ہے۔

جرگہ کو تو اپنی رسوائی اور بدنامی کا کوئی احساس نہیں۔ مگر اسکی بے وجہیوں کا اثر براہ راست [illegible] پڑ رہا ہے۔ اور لوگ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ جرگہ حکومت کے اشاروں پر اس قسم کے انصاف سوز فیصلے دے رہا ہے ایسے حالات میں حکومت کو چاہئے کہ وہ بلوچستان کے مظلوم رہنماؤں کے ساتھ پورا پورا انصاف کر کے اپنی پوزیشن واضح کردے۔ تاکہ برطانیہ کے انصاف کے دامن پر کوئی بدنما داغ نہ لگنے پائے۔ ہم بار بار ان باتوں کو اسلئے دھرانے پر مجبور ہیں کہ حکومت حالات کا صحیح اندازہ لگانے میں غفلت سے کام نہ لے۔

بلوچستان کے باشندے ماسوائے چند عاقبت اندیش سرداروں کے اپنے رہنماؤں کو کمال عقیدت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ ان کی ملی و مذہبی خدمات کا ہر کوئی معترف ہے۔ ایسی حالت میں ایک روشن دماغ وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ جرگے کے انصاف نما بے گناہوں کی سزایابی نے لوگوں کے جذبات کو کس قسم کی ٹھیس لگائی ہوگی۔

خان [illegible] زئی اور میر صاحب کی [illegible] تقریر بھی تو ایسی نہیں [illegible] کی جاسکتی۔ جس سے یہ ثابت ہوسکے کہ انہوں نے حکومت کے خلاف بغاوت یا نفرت پھیلانے کی کوشش کی ہو۔ ان کا زیادہ سے زیادہ جرم یہ ہے کہ وہ بلوچستان کے لئے اصلاحات چاہتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اصلاحات اچھے کا جرم کیونکر گردانا جاسکیگا۔ جب کہ اس تحریک کی لے عام طور پر ملک کے طول و عرض میں پھیل چکی ہے۔ اگر ارباب اقتدار نے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ بلوچستان کے قومی رہنماؤں کو جیل میں بند کر کے مطالبۂ اصلاحات کو سپرد خاک کر چکے ہیں تو یہ ان کی بھول ہے۔ ایسے اقدامات کیسے نیصلوں کا عوام پر کچھ اچھا اثر نہیں پڑیگا۔ حکومت ابتک اس غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ کہ بلوچستان کے نوجوان حکومت اور سرداروں کے خلاف بغاوت یا نفرت پھیلانا چاہتے ہیں۔ ہم حکومت پر صاف اور واضح الفاظ میں واضح کردینا چاہتے ہیں۔ کہ بلوچستان کے نوجوان حکومت اور سرداروں کا پورا پورا احترام کرتے ہیں۔ البتہ انکو ان سرداروں سے اختلاف ضرور ہے۔ یہ سب کچھ مخالفین کا پروپیگنڈا ہے ورنہ بلوچستان کے نوجوان اس قسم کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے انکے پیش نظر محض پرامن طریقے سے اصلاحات حاصل کرنا ہے۔ تاکہ وہ جہالت۔ افلاس۔ ذلت کے عمیق گڑھے سے نکل کر ترقی و تہذیب کی منزلیں پوری آزادی کے ساتھ طے کرسکے۔

امید بندھ گئی تھی۔ کہ جو بھی [illegible] تجویزیں [illegible] کے پیش ہوگی۔ وہ [illegible] ریفرنس پر غلط [illegible] گرفتار صاحب موصوف رہا کردیئے گئے۔

### اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

خان صاحب مرحوم کو حکومت کے خلاف نفرت پھیلانے کے جرم میں سزا دی گئی ہے۔

ہمارے نزدیک ایسے جرگے اور ایسے سرداروں کو حکومت کا دشمن کہنا چاہئے جو اپنے رعایا کے لئے ترقی کی تمام راہیں مسدود کرنیکا ناپاک ارادہ رکھتے ہیں اور حکومت کو وہ کام بھی یقیناً حکومت کے خیرخواہ نہیں۔ جو ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ جرگے اور سرداروں کے انسانیت کش فیصلوں پر اپنی تصدیق کی مہر ثبت کرتے ہیں۔ ایسا جرگہ۔ ایسے سردار اور حکومت کے اس قسم کے عمال صرف ملک و رعایا پر ظلم نہیں کر رہے ہیں بلکہ یہ کہ انکی بے راہ روی حکومت کے لئے مشکلات پیدا کرنیکی پیش خیمہ ہوں۔

ہم اپنے گذشتہ افتتاحیہ میں حکومت سے اپنے معروضات اور تکالیف کہہ رہے تھے۔ کہ اس خورد حشت [illegible] کی ہماری رہی سہی امیدیں بھی خاک میں ملادیں یکسر ہماری جرأت کا کوئی اثبات نہیں رہی۔ کہ بالکل توقع اور واقعات و حالات کے خلاف پولیٹیکل ایجنٹ کرنل نے خان بوجلانی کے مقدمہ کے سلسلے میں میر [illegible]

[illegible] عائد کر دی۔ [illegible] حیثیت کر دے [illegible] محض کو قید یا مشقت یا قید کی کے عوام کے جذبات کو ایک ٹھیس لگائی ہے۔

حالانکہ تقاریر اور تحریروں سے ان کی غرض محض یہ تھی کہ باہر کے لوگوں کو بلوچستان کا نظام حکومت معلوم ہوجائے اصلاح کے لئے ان کی ہمدردی حاصل کی جائے۔ اگر ان کی [illegible] کے خلاف بغاوت یا نفرت پھیلانے کی ہوتی۔ تو وہ بلوچستان کے اس قسم کا اقدام کرتے۔ ہمیں خان صاحب موصوف کے خلاف [illegible] ہے۔ وہ محض حکومت کے خلاف نفرت یا بغاوت پھیلانے ہیں۔ البتہ اس قدر ضرور ہے۔ کہ وہ بلوچستان کی موجودہ طرز حکومت اور قابل اصلاح سمجھتے ہیں۔ ان کی تمام کوششیں صرف اس ہیں اس بات کا افسوس ہے کہ انسپکٹر کرنے حالات کا اچھا جائزہ نہیں لیا۔ ورنہ وہ اس قسم کی جرأت کبھی نہ کرتا۔ تب یہ یہ فرق نہیں۔ کہ حکومت کے خلاف نفرت یا بغاوت اسکے عمال سے پھیلا کرتی ہے۔ ڈاکٹری کے کہنے سننے سے۔ اس کے کم از کم اسکو ضرور مقابلہ کرکے دیکھنا چاہئے۔ کہ خان صاحب میر صاحب کی تقریروں اور تحریروں سے حکومت کے خلاف بغاوت پھیلی ہے۔ اور ان کی سزایابی سے عوام پر کیا اثر پڑا ہے نزدیک جس جرم کی پاداش میں بلوچستان کے رہنماؤں کو سزائیں دی گئی ہیں۔ اس جرم کا ارتکاب اس کو محبوب جبر کر خودسر عمال کر رہے ہیں۔ کیا اس پر بھی حکومت کہیگی کہ وہ [illegible] ہیں؟ اور کیا ایسی حالت میں یہ کہنا بے جا ہے؟

> ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہوجاتے ہیں بدنام
> وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

بلوچستان کے نوجوان ایک مدت سے پکار پکار کر رہے ہیں۔ کہ طرز حکومت صرف ناقص اور قابل اصلاح ہی نہیں۔ بلکہ یہاں کے ترقی و تہذیب کو روکنے میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ [illegible] ابتک اس پر کوئی توجہ نہیں دی۔ ہمیں خوشی ہے۔ کہ [illegible] کہ یہاں کا جرگہ اور حکومت کے عمال [illegible] درست ثابت [illegible] اب کم از کم کوئی یہ تو کہہ سکیگا کہ حکومت ناقص اور قابل اصلاح نہیں۔ یاد رہے۔ کہ حکومت تبدیلی پیدا کرنے [illegible] ہم اس کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ جس صورت [illegible] حکومت [illegible] ہے۔ کہ [illegible] نظام کو ہر [illegible] اصلاح [illegible] جرگہ کو [illegible] اسکی برائیوں کے دور کرنے کا مطالبہ کرنا [illegible] تعلیم پھیلانے کا سوال کرنا تقریر و تحریر [illegible] آزادی ہو بلکہ حکومت انگشا کوئی جرم نہیں۔ [illegible] کہ یہاں کا جرگہ اور یہاں کی حکومت کے عمال ان لوگوں کو گیر [illegible]

ہے ہیں۔ جو قانون و آئین کے اندر اندر کامل مسالمت روی اور امن پسندی کے ساتھ اپنے جائز حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اگر اس قسم کے مطالبات قانون کی نظر میں جرم نہیں اور یقیناً نہیں ہو سکتے۔ تو حکومت کو چاہئے کہ ان کے مانگنے والوں کے ساتھ پورے پورے انصاف کا برتاؤ کرے۔

اور ان کے جائز مطالبات کچھ ہمدردانہ غور کرے۔ ہم بلوچستان کے نوجوانوں سے بھی یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ انکو حکومت سے مایوس ہونے کے بجائے اصلاحات مانگنے کی راہ میں ہر مصیبت پر مسکرا دینا چاہئے۔ جرگہ حکومت کے بعض کم فہم عمال کے ناعاقبت اندیشانہ اقدامات کی چنداں پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ وقت آنے پر حکومت انکی [illegible] کرنے کے لئے مجبور ہو جائیگی۔ تبھی اپنے مطالبۂ اصلاحات کے [illegible] جاری رکھنا چاہئے۔ تا وقتیکہ حکومت انہیں [illegible] پر آمادہ ہو جائے [illegible] پہلے تیار رہنے ضرور ہے۔ کہ ملک والوں کو [illegible] کرکے اپنے میں ایک جماعتی نظام پیدا کرو۔ جسکے لئے بغیر تمہاری کوششیں [illegible] نہیں ہو سکتیں۔

آخیر پر ہم حکومت ہند [illegible] کے وطن دوست انگلیس سے بصد منت یہ گذارش کرینگے۔ کہ وہ بلوچستان کے موجودہ معاملات کی طرف جلد از جلد توجہ فرمادیں۔ وہاں کے جرگہ [illegible] عمال کی [illegible] کئے دن حد اعتدال سے باہر ہو چکی ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ اہالیان بلوچستان کے مطالبۂ اصلاحات کو اپنی سخت گیریوں سے دور کریں۔ کیونکہ انہیں خوف ہے کہ اصلاحات ملنے کی صورت میں ان کی [illegible] پرسش کی جاسکیگی۔ اور اب کی طرح کھلے بندوں انہیں [illegible] کارروائیاں کرنے دی جائینگی۔ اگر جرگہ اور وہاں کے عمال کے [illegible] میں دست اندازی [illegible] تو انکی بے اعتدالیوں کا دائرہ روز بروز وسیع ہوتا جائیگا۔ اور بدنصیب بلوچستان کے بے شمار نوجوانوں کو صرف اصلاحات مانگنے کی وجہ سے [illegible] مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا۔ کیا ایسی حالت میں حکومت کے ذمہ داران کے اہم فرائض میں سے ایک ضروری فرض نہیں۔ کہ وہ بلوچستان کی موجودہ [illegible] حالی پر رحم کھاکر جسقدر جلد ممکن ہو سکے۔ بلوچستان کے سخت گیر اور ناقص نظام حکومت اور رتیانوسی جرگہ سسٹم کو ختم کرکے وہاں اصلاحات نافذ کرنے میں اپنی امکانی کوششیں صرف کریں۔ تاکہ نسل انسانی کے ایک بہت بڑے طبقہ کو جہالت [illegible] اور ذلت کے تباہ کن گرداب سے رہائی حاصل ہو سکے۔ انکے لئے ترقی و تہذیب کی تمام مسدود راہیں کھل جائیں۔ اور وہ بھی بیسویں صدی کی بے شمار نعمتوں اور آزادیوں سے پورے طور پر بہرہ اندوز ہو سکیں۔ اور برطانیہ [illegible] کے زیر سایہ وہ گمنامی اور بدحالی کے قعر ذلت سے نکل کر اپنے لئے فلاح و بہبود کے سامان پیدا کر سکیں۔ اور برطانیہ کا یہ دعوے کہ وہ جاہل اور وحشی اقوام کو مہذب اور شائستہ کر کے حکمرانی سکھاتا ہے۔ حرف بحرف ٹھیک بیٹھ سکے۔ اور اہالیان بلوچستان اس امر کا اعتراف کرنے لگیں کہ حکومت انگریزی انہیں صحیح معنوں میں منزل مقصود تک پہنچانے میں ہر وقت آمادہ ہے۔ ہم نے حکومت سے عرض کر دی ہے۔ یہ اسکی منشا پر موقوف ہے کہ وہ اس پر توجہ دیتا ہے یا نہ دے۔

# تفریحات

## سرداری کے چاؤ میں داڑھی چٹ

### تہذیب مغربی ہے بڑی جرأت آفریں۔

برا ہو مغربی تہذیب کا۔ بڑے بڑے شریفوں اور طرحداروں سے مضحکہ خیز حرکات کرا بیٹھتی ہے۔ اور اب تو بلوچستان کے بعض ضرورت سے زیادہ بے خوف بھی اس کے جال میں پھنستے ہیں۔ ضلع کوئٹہ پشین کے ایک بھلے مانس نجشنے والے اللہ کے بندے نے ان دنوں اور ہی گل کھلا دیا ہے۔

بچارا مدتوں سے سرداری کی تلاش میں کوچے کوچے کی خاک چھان رہا تھا کہیں بھاگ جو جاگے۔ تو جرب نسخہ ہاتھ آیا۔ بس پھر دیر کیا تھی۔ [illegible] کے طور پر برسوں کی پلی پلائی اور چقطع مقطع بے گناہ داڑھی کو حضرت استرہ کے غضبناک ذائقوں کی نذر کر دیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ بچارا مظلوم داڑھی احتجاج کے طور پر زار زار چیخی۔ چلائی۔ ہرایں برہ برہ کرتا ہیلے دئے۔ مگر بالوں کو کاٹنے والی کل (ہیر کٹنگ مشین) نے ایک نہ سنی۔ اور ٹھیک گھاس کو کاٹنے والے آلے (گراس کٹر) کی طرح بالوں کے گھنے جنگل کو کاٹ چھانٹ کر سطح زمین پر شاکر میدان بالکل ہموار کر دیا۔ استرے کی جو باری آئی۔ تو ذرا پھرتے اور تھیلی پر شرارہ نے بجانے۔ صابون نے موقعہ غنیمت سمجھکر اپنا رنگ جمایا۔ استرے صاحب کو جو تاؤ آیا۔ تو چھاتی ٹھونک کر میدان عمل میں کود پڑا۔ ناظرین کے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب وہ لیشوان نیستان اپنے رلوا ثمات کیلئے [illegible] ایک جھپک میں چیٹ چہلا [illegible] کرا نشا دوز میں کٹ [illegible] میدان ہموار دکھائی دی۔ پھٹکڑی۔ پاؤڈر اور کریم نے پلستر [illegible] اور یہ بخر ٹھوڑی زرخیز اور آباد بن گئی۔

[illegible] کرتے ہیں۔ کہ خان صاحب کی جو شامت آئی۔ تو کہیں ایک مغرب زدہ [illegible] ہو گئی۔ دن گذرتے دیر نہیں لگتی۔ تھوڑے دن میں لگی [illegible] کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے۔ بولتے چالتے۔ ناچتے۔ کودنے ہنسنے کے [illegible] بچپا [illegible] کہ خان صاحب کا شعار رہتا ان داڑھی پر ہونے لگا۔ [illegible] زدہ نے خان صاحب کے کان میں یہ پھونک دیا۔ کہ اگر سرداری [illegible] کے طور طریقوں سے۔ گویا داڑھی [illegible] کر خوش فہمی گی۔ تہذیب نو بھوت [illegible] پر سوار ہو گئی۔ اور خان صاحب [illegible] کا صفایا کر ڈالا۔

(بقایا کالم ۳ کا)

واہ! واہ!! ماشاء اللہ! سبحان اللہ!! ماشاء اللہ! دوستو کیا بجھے اس صورت میں [illegible]

### جادو وہ جو سر چڑھ بولے

ذکر کرتے ہیں۔ کہ اب تو [illegible] (محفوظ داستو) بجائے نماز و ظائف کے بجائے علی الصباح ٹھوڑی پر تلوار باز کھیلنے لگتے ہیں۔ اور اختیار بچے ہونے خان صاحب وھوئے دھلائی عید کارڈ ہو کر آمرا نے میں موجود ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں بڑی تو گذری۔ کرنل فیرسٹ مونچھوں کا اشارہ نہیں دیا۔ ورنہ بچاری مونچھ بھی صاف ہو جاتا تھا۔ اور جناب خان صاحب سردار بنتے بنتے مگر دلوں میں ایک اور کا اضافہ کر بیٹھے۔ یہ تو جو کچھ ہوا سو ہوا۔ پر ہمیں تو اس بات کا رنج ہے۔ کہ سردار صاحب نے مرحوم و مغفور داڑھی کو بے تجہیز و تکفین بے ڈھنگ ویرانوں کی طرف بھیج دیا۔ خدا کرے۔ کہ خان صاحب کو گوہر مراد ہاتھ آئے۔ ورنہ یہ طرفہ [illegible] گریاں گریان کم از کم ان کو اس کا جنازہ تو خاص اہتمام و انصرام کے ساتھ نکالنا [illegible] تھا۔ تاکہ لوگوں کو یہ کہنے کی حسرت نہ رہ جاتی۔

### عاشق کا جنازہ ہے بڑی دھوم سے نکلے

[illegible] گھڑیاں گنجکر کو کون سنائے۔ وہ تو اپنے جی میں نہیں سمجھے [illegible] بچارہ زدہ سمجھاتے سمجھاتے اپنا بھیجہ خالی کر چکا۔ پر وہ برابر یہی کہتے جاتے ہیں۔ کہ ہنوز دلی دور است۔ خانصاحب اگر سرداری حاصل کرنا ہے۔ تو ڈپلو انگریزی ڈپلومی [illegible] ہو گی۔ اور بخشاکی سے گردن [illegible] کو چاپلوسی دینی ہو گی۔ [illegible] سرکا بوٹ [illegible] پھر ان خان چہرہ کو تکائے فرشتے [illegible] کہیں جا کر امید کی کرن دکھائی دیگی۔ ورنہ اس ہجول بھلیوں کے چکر میں اگر ہزارے تھ بزرگ مری سہی انگریزوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھنے [illegible] حالات عارضے دین ستین یچ [illegible] کہ کوا ہنس کی چال چلتے سیکھنے اپنی چال بھول گیا۔ اب بچارا پچھتا کر کائیں کائیں کی رٹ لگاتا پھرتا ہے۔ میاں منچھو تذکروں سے غرض ہی نہیں رکھتے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ جناب!

اگر ان باتوں میں کا کر بہتری نظر آتی ہے

تو بھلے کریں سے

خیر ہے کام اپنا کھیت سے یا کھاد سے

Yousaf Aziz Magsi Chair

# دل سے مجبور

## (ایک طبع زاد خیالی افسانہ)

رات کا پچھلا وقت ہے۔ تاریکی پھیلی ہوئی ہے۔ آسمان ابر آلود ہے۔ کائنات کی ہر شے کو نیند نے اپنی گہری آغوش میں سلا لیا ہے۔ ہر طرف سناٹا ... ہے۔ کبھی کبھی ہوا کے بے قرار جھونکے سائیں سائیں کرتے ہوئے پاس سے گذر جاتے ... اور ... ہیں ... مگر ... باری۔ بازی ... سائے سو رہی ہے۔ مگر اس کے ... نیند کہاں ... جس کا دل ... ہو اس کو کب آتی ہے نیند ... کروٹیں لیتے لیتے صاف اڑ جاتی ہے نیند ... سامنے سڑک کے کنارے ایک مکان کے اندر شمع ٹمٹما رہی ہے۔ جس کا ... روشنی کھڑکی کے شیشوں سے چھن چھن کر باہر آ رہی ہے۔ کمرے کے اندر ایک نوجوان اپنے گھٹنے کی میز پر اپنی کہنیاں ٹیکے۔ اور دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھامے کسی خیال میں مستغرق ہے۔ اس کے چہرے کا ... اور اس کی ... بدلنے والی حالت بتلا رہی ہے۔ کہ وہ ... سے بری ... ہے۔ یکایک وہ گھبرا کر اٹھا۔ اور کمرے میں ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔ در و دیوار پر آویزاں تھا ... پر ایک ... نظر ڈالی ... اور سر جھکا لیا۔ گنگناتے ہوئے کمرے کی لمبائی میں کئی چکر کاٹے تھک کر بستر پر جا لیٹا ... پہلو بدلے مگر بے سود آخر جوش اضطراب سے اٹھ بیٹھا۔ میز پر بکھرے ہوئے کاغذات کا جائزہ لیا۔ الماری کے گرد آلود ... کے ورق پلٹے ... دیکھا۔ اور دم بخود ہو کر پاس پڑی ہوئی آرام کرسی پر بیٹھ گیا۔ کمرے میں سناٹا چھا گیا۔ در و دیوار سے خاموشی برسنے لگی۔ نوجوان پر چند لمحوں تک ایک عجیب کیفیت طاری رہی۔ وہ بے حس و حرکت اور دنیا و مافیہا سے بے خبر لیٹا رہا۔ مگر وہ ... چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور غزالوں کی طرح ... ہوا بستر کی طرف بڑھا۔ سرہانے کے نیچے سے تصویر نکالی اس کے ساتھ ... ہو گیا ... بے قراری ... بڑھنے لگی۔ جذبات ...

کا طوفان موجیں مارنے لگا۔ دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔ محبت کے پاک اور لطیف احساسات حائل تھے۔ تب جگر کی سیمیں تاریں ہلنے لگ گئیں اس کا دل بھر آیا۔ اور بے اختیار ہو کر یوں باتیں کرنے لگا۔

"کہو تو کہوں! سنو تو سناؤں! بولو تو بولو! تجھے اور صرف تجھے ... پرکیا؟ ... کچھ بھی تو نہیں ... ہاں! ہزاروں داستانیں۔ تیری جدائی کی مجبوریاں ... اور خدا میں تجھے چاہتا ہوں اور اس روز سے جب تو نے پہلی دفعہ اپنی نگاہوں کے بے پناہ تیروں سے میرے

تیری محبت نے کیا سے کیا کر دیا۔ تباہ و برباد! میں کیا کروں۔ دل پہلو سے نکل چکا ہے۔ ہاں! کہو ...

### پہلو میں جسکے دل نہ ہو پھر وہ غریب کیا کرے

اس نے تصویر سرہانے کے نیچے رکھ دی۔ اور دیوانہ وار کمرے سے باہر نکل گیا۔ دیوانگی بڑھنے لگی۔ آخر ٹیک پڑے۔ دل بیٹھنے لگا۔ اور اسی وارفتگی کے عالم میں کہنا شروع کر دیا۔

"یا اللہ! کیا کروں! کدھر جاؤں! کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ اگر وہ ... تو کیا تیرے الطاف کے دروازے بھی مجھ پر ایسے بند ہو چکے ہیں؟ کیا تو نے مجھے اس لئے پیدا کیا تھا کہ میں یوں ایک نامراد دل لیکر دنیا سے اٹھ جاؤں؟ یا اللہ رحم! اپنے مجبور ... گنہگار بندے پر رحم! اور میری زندگی تلخ کرنے والی ہستی۔ میری ... کو حرام کرنے والی ہستی۔ ہاں میں تجھے چاہتا ہوں اور اس دنیا کی ہر چیز سے عزیز تر رکھتا ہوں۔ تو ہاں! تو میری جان ہے۔ میری زندگی ہے۔ میری روح ہے۔ میری خوشیوں کی دنیا ہے۔ میرا ... اور میرے ارمانوں کا محور ہے۔ سن میری آخری تمنا سن! ہاں!

پیا! پیا! اک ترا ... کرشمہ نہیں! نہیں! غلط کہا۔ کہہ گیا۔ ہاں تجھے صرف ایک دفعہ اور دیکھنا چاہتا ہوں ... دل والو! اگر محبوب کی سرزمین پر ... کو میری ... انتظار کا ... رکھا ... تو اے باد صبا کی ... میری روح ... بہار کی ... خوشگوار جھونکو! ... میرے ... کا قصہ سنا دینا۔

اے ہوا میں ... اگر ... پر ندو۔ اگر خط محبوب پر سے گذرو تو میری ... اے زمین! اے آسمان! اے خدا کی پیدا کی ہوئی کائنات! ... اور ... کہنا ... کہ قیامت کے روز مجھے اس اللہ کے دربار میں میری ... کی داستان سنانی پڑے گی جسے سزا و جزا کا پورا اختیار ہے۔

یوں دیوانوں کی طرح باتیں کرتے ہوئے وہ کمرے میں داخل ہوا ... بستر پر گر پڑا۔ شمع اس کے حال زار پر آنسو بہاتی ہوئی گل ہو گئی۔ ... کی ... کر ... سے ... دفعہ جھوا ... (ختم)

نامراد دل کو چھلنی کر دیا۔ میں اس وقت بھی تجھ سے محبت کرتا تھا جب تو مجھ سے ... نصیب ... تھی۔ میں اب بھی تجھے چاہتا تھا جب تو بھی مجھے چاہتی تھی۔ اور اب جبکہ تجھے بھلا چکی ہے۔ مجھے اسی طرح تجھ سے محبت ہے۔ خدا جانتا ہے پہلے سے کہیں بڑھ کر ہے۔ خدا را رحم! رحم! رحم!! رحم!!

### دل کمبخت کی مجبوریاں دیکھی نہیں جاتیں

میں تباہ ہو جاؤں گا۔ برباد ہو جاؤں گا۔ در و دیوار سے سر پھوڑ کر مر جاؤں گا۔ تیرے فراق ... کا ... گردن پر ہو گا۔ آہ! کیا تباہی ...

## غزل

### (از عنقا)

قسمت جیتنا ک ہے تو کیا ہے ہم … یار تیری ساتھ ہے گھبرائیں کیا
از ... شرمندہ کہ میرا غمگسار … شبنم گل کو بھلا دکھلائیں کیا
پھر رہی ہے پاس کی اک کیفیت … پیش دل پس کیا دائیں اور بائیں کیا
چھوڑ جب ... دل میں سے کوئی … تیرے پاس آئیں تو ہمرہ لائیں کیا
کیوں ابھر آنے ... اشک … تجھ پہ الماس و گہر برسائیں کیا
نغمہ ہے پر لطف ... … جھک کر پھولوں پہ بلبل گائیں کیا
چھوڑ کر جاتے ہو اسکو میرے پاس … تیرے رنج ہجر کو بہلائیں کیا
ہر سحر محو ہو رہا ہے آب سا … اس کو کیا تکلیف ہے بتلائیں گیا
نزع میں بھی ساتھ ہے اپنے الم … ... لیجائیں کیا
کچھ نہیں چھوڑا جنوں نے بستر … غم پہ عنقا ... کیا
لائق زندان تو ہم دیوانہ ہیں
گو ... صاحب ... جائیں کیا

Yousaf Aziz Magsi Chair

# ملکی اور غیر ملکی تفریقی تحریک سے بیزاری ضمیر کی ضرورت ہے

(از ہوت بلوچستانی)

یہ قاعدہ ہوتا ہے کہ انسان جس فضا اور ماحول میں رہے۔ اس سے متاثر ہوتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال دو سال سے بعض نامعلوم وجوہات کی بناء پر ملک کے نوجوانوں میں غیر ملکیوں کے خلاف بڑی نفرت کی لہر پھیلی پھر پچھلے دنوں ان قومی کارکنوں کی گرفتاریوں سے [illegible] منحوس تحریک پنجاب کے [illegible] کچھ [illegible] اور مجھے اندیشہ [illegible] [illegible] غیر ملکیوں [illegible] یہ اقدام ہوگا۔ اور نہایت خراب نتائج برآمد ہونگے [illegible] [illegible] میں سے ہوں۔ اسلئے میں بھی اس جوش سے متاثر ہوا۔ [illegible] حقیقت [illegible] [illegible] ہمارے دل و دماغ پر [illegible] ''حقیقت'' [illegible] [illegible] بھائیوں سے توقع ہے کہ کچھ سوچیں اور غور کریں۔ [illegible] جنہوں نے اس ملوث تحریک کا بیڑا اٹھایا اور چند مقتولوں میں یہ تحریک ملک [illegible] اور روز افزوں تعلقات ناخوشگواری کی جانب بڑی سرعت سے دوڑے [illegible] غیر ملکی دو ذہنیا [illegible] کیا کرتا تھا۔ ہم نہایت بیزاری کا اعلان کرتے [illegible] اور غور سے کچھ نہیں پاسکے تھے۔ کوئی اور چاہے کچھ سمجھے۔ یقین ہے کہ [illegible] اسلام نے ہم ملکی اور غیر ملکی بندوں کے اس نفاق و تفاق کو ناپسند کیا اور بالخصوص [illegible] ملت میں جڑے ہوئے مسلمان ملکی و غیر ملکی کی تفریق اخوت اسلامی اور تعلیم قرآنی کے بالکل منافی تھی۔ چنانچہ ایک دو وفاقی کارکنوں کے [illegible] کی غلط فہمیاں رہنماؤں سے ہوئیں۔ اور اس پر حکومت استقدر [illegible] ہوئی کہ اس نے فوراً ان رہنماؤں کو پکڑنا اور سنگین سزا دینا شروع کی لیکن ان واقعات نے بلوچستانیوں کے ذہن کا رخ بدل دیا اور اس بدعار رہنما جوش و خروش سے علاوہ ہونے کیا نعرہ ''انصاف انصاف'' کو نظری سوال ہمارے دل و دماغ پر چھا گیا۔ اور آج میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس ''انصاف انصاف'' کے علاوہ بشری نے ہم ملکیوں کو ایسا صحیح اور نسل انسانی سے ایسا ہمدرد بنا دیا ہے۔ کہ چاہے ملکی ہو یا غیر ملکی اپنا ہو یا پرایا، دوست ہو یا دشمن جسکے ساتھ بھی ناانصافی ہوئی ہم بھڑک جاتے ہیں۔ اور اسکی مدد کرنے کے لئے اپنے آپکو مجبور پاتے ہیں۔

جہانتک تو واقعات و جذبات کی رفتار سے بحث کی گئی۔ اب میں اپنے اصلی موضوع کو لیتا ہوں جس نے مجھے ان خیالات کو حیطۂ تحریر میں لانے کے لئے مجبور کیا ہے۔ اور میں اپنے دیگر بلوچستانی بھائیوں سے بھی اپیل کرونگا کہ وہ آپ بھی منصفانہ اس تازہ واقعہ پر غور کریں۔

بلوچستان میں پریس کی آزادی مفقود پاکر ہمارے چند ہمدردان قوم و غمگساران وطن نے کراچی جاکر وہاں سے ایک اخبار اسبوعیہ بنام ''بلوچستان جدید'' جاری کیا ہے۔ اور جیسے آپ بھائیوں کو معلوم ہے۔ یہ اخبار ہماری اصلاح کے لئے ہی معرض وجود میں لایا جا چکا ہے۔ تو ضروری ہے کہ وہ ہم تک پہنچے۔ اخبار مذکور کے ادارۂ تحریر کے ارکان باوجود اسکے کہ نا تجربہ کار ہیں۔ عمر کے نوجوان ہیں اور انکے جذبات مجروح بھی ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ نہایت سلیقہ شعاری اور ٹھنڈے جذبات سے اخبار کو لکھے جا رہے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ حکومت باوجود اسکے کہ وہ تشدد پر اتر آئی ہے۔ لیکن پھر بھی خاموش ہے۔ کیونکہ وہ دیکھ رہی ہے کہ اخبار بےضرر ہے۔

سردار نور احمد خان سب ڈویژنل اے۔ سی کوئٹہ جنکو شہر کوئٹہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ شہر کے مضافات کچلاک [illegible] سریاب [illegible] وغیرہ سے تعلق رکھتا ہے نے میر جان خان ملک [illegible] اور مسٹر فتح خان دوکاندار کو جاکر کہا کہ کیا تم کو بھی جیل [illegible] [illegible] غیر سرکاری طور پر عدالت کو کہدو کہ تم اخبار ''بلوچستان جدید'' کے خریدار نہ رہو گے۔ چنانچہ ان دونو کمزور دل والوں کو زبانی زدھانت [illegible] [illegible] ——— چونکہ مجسٹریٹ خانصاحب غلام [illegible] خان ہیں۔ جو [illegible] سردار صاحب [illegible] نے اسے قابل اعتنا نہیں سمجھا کیونکہ حکومت کی طرف سے ابھی حکم زبان بندی [illegible] ''ایماء'' تک نہیں ہے۔ سردار صاحب کے [illegible] [illegible] کہ وہ انصاف تک کی ادائیگی بھی [illegible] [illegible] حقیقت یہ ہے کہ سردار صاحب بے ایمانی کے جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ اور اس ارتکاب کو شخصی اور نجی طور پر نہیں کر رہے ہیں۔ بلکہ سرکاری حیثیت سے کر رہے ہیں۔ اور بجائے حق تلفی کی ادائیگی کے حکومت پر رعب لگا رہے ہیں۔ جو وفاداری کے منافی ہے۔

سردار صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپکی اگر کوئی حیثیت اور طاقت اور عزت ہے تو اس لئے کہ آپ کے ہاتھ میں حکومت کی لاٹھی ہے ورنہ آپ کوئی چیز نہیں ہیں۔ ایسے بیسیوں پڑے ہیں۔ اچھا رہے تو روٹی کے پیچھے جائیں گے۔ مگر راستہ بینے کی حاجت پیش آئیگی۔ حکومت کو جب بلوچستان جدید بند کرانا مقصود ہوا تو اسکو اکثر خریداروں کے گھر جانے کی ضرورت نہ ہوگی۔ اور آپ جیسے [illegible] انگریزی اور حکومت کو بدنام کرنے والے سے مدد حاصل [illegible]

کرنے کی حاجت نہ ہوگی . . . . . . . .

جملہ معترضہ کی بحث پر سبیل تذکرہ آگئی ورنہ میرا اصل موضوع یہ ہے کہ سردار صاحب اپنے آپکو ملکی سمجھتے ہیں اور ملک اور قوم کے لئے انکو وہ ہمدردی ہے جو اوپر بیان کی جا چکی ہے۔ انکے برعکس خانصاحب غیر ملکیوں کے زمرے میں ہیں۔ لیکن انکی صحیح کاروائی وہ ہے جو لکھی جاچکی ہے۔

اسلئے میں برادران وطن سے ضرور عرض کرونگا کہ ملکی و غیر ملکی کی تحریک مذموم ہے ضرورت ضمیر کی ہے۔ جسمیں بھی یہ انسانی جوہر اور انسانی قدر ہو وہ بھلا ہے اور کامل انسان ہے۔ واقعات پر اگر نظر غائر ڈالی جائے تو آپ کو ایسے بیسیوں مثالات ملیں گے۔ کہ بعض غیر ملکی افسروں نے بلوچستان میں بڑے اقتدار اور بڑی طاقت کیا تھا۔ لیکن انہوں نے اپنے رشتہ داروں کو اپنے محکمے میں ملازم رکھنے سے بہت گریز کی۔ مثال کے طور پر مسٹر شاہ نذیر اعظم تعلقات اور مولوی نجم الدین سپرنٹنڈنٹ تعلیم کو لیں۔

آپ ان غیر ملکیوں کے رویہ کا جائزہ لیں تو دیکھ لیتے ہیں جو محض اپنا گھر بار چھوڑ کر آپکے ملک میں کام کرنے کی غرض سے آئے ہیں۔ اور اپنی حکومت انگریزی کے طرز عمل کا احتساب کریں۔ جو آپکے ساتھ کیا کر رہی ہے۔ وہ آپکو مہذب، تعلیم یافتہ، فارغ البال بنانے کی ذمہ دار ہے۔ لیکن مجھے بعض حال کی یالیسی ''توکل نواز'' ہو رہی ہے۔ اور بعض ملکیوں کو ''وحشی'' سمجھ کر دھتکارتے ہیں۔ آنریبل ڈاکٹر آنریبل ڈیوٹا استقدر توکل نواز ہیں کہ وہ دو تین حروف تک پڑھے ہوئے محض دستخط کرنے والے کو اعلیٰ سے اعلیٰ ملازمتیں دیتے ہیں۔ لیکن آپکے موجودہ انگریز اعلیٰ حکام کی یہ حالت ہے کہ پہلے کے منظور کردہ، امتحان متعلقہ پاس کردہ اور بارہ جماعتیں پڑھے ہوئے ملکیوں کو بھی محروم رکھے ہوئے ہیں۔

منشی عبدالغنی کلرک دفتر پولیس رشتہ دار کو تھانیداری براہ راست دی جاتی ہے اور نواب شاہنواز خان کا قریبی رشتہ دار سار ضلعی کے بھی لائق نہیں۔ مولوی عبدالغنی کے بیٹے کو ٹریننگ کے تحت تحصیلدار بنایا جا سکتا ہے۔ لیکن ملک [illegible] کے بیٹے [illegible] تحصیلداری میں گھل جانی چاہیے۔ وڈیرہ محمد ابراہیم خان [illegible] بی۔ اے۔ ایل ایل بی سے انکار کر کے مسٹر عثمان بیگ کو براہ راست بھرتی کر دیا جاتا ہے [illegible] انگلش [illegible] انٹرنس پاس چودھری عبدالقادر کو افسر [illegible] اسسٹنٹ [illegible] بنایا جا سکتا ہے۔ لیکن مسٹر [illegible] بی۔ اے پاس مسٹر محمد اسلم کے [illegible] [illegible] [illegible] انگریز افسر [illegible] لیکن یہ بھی آپکے حقوق کی نگہداشت نہیں کرتے۔ [illegible] [illegible] [illegible] بنانا استقدر حقیقت سے [illegible] [illegible] [illegible] پر بالکل واضح ہو گیا ہوگا۔ [illegible] ملکی و غیر ملکی اشخاص [illegible] [illegible] [illegible]

# بلوچستان کی تازہ خبریں

## میر عبدالعزیز کرد کی رہائی کی درخواست

[illegible] والئے قلات کو مبارکبادی کے تار

کراچی [illegible] بلوچستان کراچی آپ کی تخت نشینی پر آپ کی خدمت میں ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتے ہوئے مکمل وفاداری کا اعلان کرتا ہے۔ اور حضور سے نہایت مؤدبانہ اور پر زور الفاظ میں درخواست کی جاتی ہے کہ اس جشن مبارک کی تقریب میں اپنی وفادار رعایا کے عزیز رہنما میر عبدالعزیز کرد کی رہائی کا اعلان فرما کر اپنی رحم دلی کا ثبوت دیجئے۔ (خادم [illegible])

بلوچستان جدید کا ادارہ آپ کی تخت نشینی پر دلی تہنیت پیش کرتے ہوئے درخواست کرتا ہے۔ کہ اس شاہانہ جشن کی خوشی میں بلوچستان کے ہر دلعزیز رہنما میر عبدالعزیز خان کرد کو بغیر شرط طور پر رہا فرما کر اپنی رعایا پروری کا حق ادا کریں۔ (ادارہ)

## بسیمہ کے شیخ عبدالمجید کو نکل جانیکا نوٹس

بسیمہ۔ شیخ عبدالمجید نے بسیمہ میں ایک عجیب حالت پیدا کر رکھی تھی۔ لوگوں کی چیخ و پکار کی وجہ سے ہزہائی نس والئے قلات نے انہیں ایک ماہ کے اندر اندر نکل جانے کا نوٹس دیدیا ہے۔

(نامہ نگار)

## باز محمد ڈرائیور کو بستر اور تنخواہ نہیں ملیگی

[illegible] سردار جعفر خان نے اپنے چہیتے ڈرائیور کو پچھلے دنوں نکال [illegible] مزید اطلاعات ظاہر کرتی ہیں۔ کہ سردار جعفر خان نے کہ دیا ہے کہ اسے بستر اور تنخواہ نہیں دی جائیگی۔ بلکہ جب وہ آیا تو اس کے خلاف منتقمانہ کاروائی کی جائیگی۔ مظلوم ڈرائیور سخت گھبرایا ہوا ہے۔

(نامہ نگار)

## میر صاحب کرد جیل میں مطمئن ہیں

کوئلپور۔ ضیغم بلوچستان میر عبدالعزیز خان صاحب کرد کے ایک قریبی رشتہ دار ہمیں اطلاع دیتے ہیں کہ اس نے پچھلے دنوں میر صاحب موصوف سے ملاقات کی۔ اور میر صاحب کو ہر طرح مطمئن اور خوش و خرم پایا!

(نامہ نگار)

## سلیمان خیل قبائل کے افراد کا داخلہ شہر میں بند

فورٹ سنڈیمن۔ سلیمان خیل قبائل کے افراد یہاں شہر میں سودا سلف خریدنے آیا جایا کرتے تھے۔ پچھلے دنوں انہیں اس صورت میں آنے سے روک دیا گیا ہے۔ جسے قبیلہ کے افراد سے انگار محسوس کر رہے ہیں۔

(نامہ نگار)

## کانسی کوئٹہ کا ایک عجیب و غریب خفیہ

کوئٹہ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کانسی کے ایک مقتدر شخص نے ایک ایسا آدمی اپنے پاس مقرر کر رکھا ہے۔ جسے وہ کٹ پیس کپڑا منگا دیا کرتے ہیں۔ اور وہ انہیں فروخت کرنے کے بہانے سے لوگوں کے پوشیدہ حالات معلوم کیا کرتا ہے۔

(نامہ نگار)

## نواب صاحب مگسی کا کیلے سے خط

[illegible] نواب میر محمد یوسف علی خان عزیز مگسی بلوچ کا ایک خط موصول ہوا ہے۔ جس میں [illegible] تحریر فرماتے ہیں۔ کہ وہ خیریت سے کیلے پہنچ [illegible] لندن کے لیئے روانہ ہونے والے ہیں۔

(نامہ نگار)

## مچھ میں آٹا پیسنے کی مشین نصب کرنیکی کوشش

مچھ:۔ اطلاع ملی ہے کہ پنچایت مچھ نے پبلک کی تکالیف کو مد نظر رکھ کر [illegible] اے۔ سی مچھ کو درخواست دی ہے کہ انکو اجازت دی جائے۔ تاکہ وہ مچھ بازار میں آٹا پیسنے کی ایک مشین نصب کرائیں۔ لیکن مچھ کے ٹھیکیداران باغ نے اعتراض کرتے ہوئے درخواست پیش کی ہے کہ انہوں نے جب سرکاری باغ کو پانچ سال کے لئے ٹھیکہ پر لیا تھا۔ تو اسمیں یہ بھی قرار پایا ہے کہ رعایا کے اناج باغ کے پن چکی میں پیسا کرے۔ لہذا پنچایت کو اس قسم کی اجازت نہ دی جائے۔

(نامہ نگار)

## پشین کی عدالت میں ایک عجیب مقدمہ

پشین۔ ملک محمد تو حید ادا لیویز پشین کی گلی سے ایک شخص جو حکمت کا کام کرتا ہے کسی اور گلی میں رہائش اختیار کرنے کی فکر میں تھا۔ جب ملک صاحب کو اس بات کا علم ہوا۔ تو اس نے پشین کی عدالت میں اسکے چلے جانے کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا معلوم ہوا۔ کہ مجسٹریٹ صاحب بھی اس غریب پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔ کہ وہ ایسا نہ کرے۔ کیونکہ ملک صاحب انکے دوست ہیں۔

(نامہ نگار)

## ملے زئی کے پانی کا جھگڑا

کوئٹہ۔ بمقام ملے زئی حکومت نے زمینداروں کے ساتھ خاص شرائط طے کر کے پانی کی مشین لگائی ہے۔ کہ پچھلے دنوں زمینداروں نے مکانات بنانے کے لیئے کچھ پانی استعمال کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ان کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(نامہ نگار)

## مکران کے چیرہ دستوں کا استخفاف

پنجگور۔ نامہ نگار خصوصی اطلاع دیتا ہے کہ مکران کی سہ علمی حکومت میں رعایا پر بڑی دراز دستیاں ہوتی تھیں۔ لیکن جب سے اخبارات معرض وجود میں آئے ہیں چیرہ دست اصحاب بڑے خائف ہوئے جا رہے ہیں۔ اور کسی پر ہاتھ ڈالنے کی انکو بہت کم جرات ہوتی ہے۔ دتو عات او قسم تعدی و تطاول است۔ کم سننے اور دیکھنے میں آتے ہیں۔ اگر اخبارات نے حق پرستی اور سلامت روی اپنا وطیرہ رکھا تو مکران کیا بلوچستان سے بہت جلد تعدی و تظلم کا جنازہ اٹھ جائیگا۔ اور اسکی جگہ سلامتی اور امن کے پھریرے ہر گھر سے بلند ہونگے

(نامہ نگار)

## میر لعل بخش خان زگر مینگل کے خلاف

### شاخسانہ

زگر [illegible] بعض حریص و آنکے بندوں نے میر لعل بخش خان زگر مینگل کے خلاف اسلئے پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ وہ فورٹ سنڈیمن میں [illegible] میر صاحب کی موجودگی کی وجہ سے سہولتیں حاصل تھیں۔ اور انہیں [illegible] سے ملنے کا سب سے کم موقعہ ملا تھا اور اپنے اس مکروہ شاخسانے [illegible] میر صاحب کو فورٹ سنڈیمن تبدیل کروا دیا ہے۔ [illegible] ایسی تکالیف پیش آ رہی ہیں کہ جس سے تشریح ہرگز [illegible] نہ ہونگے۔

(نامہ نگار)

Yousaf Aziz Magsi Chair

# سیاسی اسیروں اور نظر بندوں کی رہائی اور تحریر و تقریر کی کامل آزادی

گذشتہ چہار شنبہ کو دارالعوام میں زیر صدارت مسٹر ڈونلڈ گرینفل رکن پارلیمنٹ انڈیا لیگ کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں پروفیسر لیسکی نے ایک ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے کہا جب مجھے دہشت انگیزوں اور انقلاب پسندوں سے ذاتی طور پر ہرگز کوئی ہمدردی نہیں۔ لیکن حکومت بنگال اور [illegible] کے انسداد کے لئے جو قوانین منظور کئے ہیں۔ ان کی مذمت کئے بغیر بھی میں نہیں رہ سکتا۔

## سیاسی اسیروں کی رہائی کا مطالبہ

سوراجیہ پارٹی اور کونسلوں میں داخلہ کے فیصلہ کا حوالہ دیتے ہوئے پروفیسر موصوف نے ایک قرارداد کی تحریک پیش کی جس میں کانگرسی لیڈروں کے موجودہ رویہ کے پیش نظر حکومت سے تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ جن کے خلاف مقدمات نہیں چلائے گئے۔

## تحریر اور تقریر کی آزادی کا مطالبہ

نیز اس قرارداد میں [illegible] تمام بندشیں اٹھا لینے۔ تقریر کی آزادی۔ اسمبلی کی آزادی اور انتخابات میں سیاسی اسیروں کو کھلی اجازت دینے کے مطالبات کئے گئے۔

## پنڈت جواہر لال نہرو کو رہا کر دیا جائے

پروفیسر لیسکی نے اپنی قرارداد میں حکومت کے اس رویہ پر مذمت کا اظہار کیا جو کہ بحوالہ انڈیا لیگ ڈیلیگیشن کی رپورٹ شائع کرنے سے روک رکھا گیا تھا آخر میں پنڈت جواہر لال نہرو کی غیر مشروط اور فوری رہائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

اس قرارداد سے تمام حاضرین جلسہ نے اتفاق ظاہر کیا اور فیصلہ کیا کہ وزیر ہند کے پاس وفد بھیجا جائے۔ جو ان کی توجہ اس قرارداد کی طرف منعطف کرائے۔

[illegible] سے کسی اشخاص کو جو قتل لگانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ [illegible] ہو گا۔ [illegible] جو قتل لگانے والی جہت اسی [illegible] جائیں گی جو [illegible] لوگوں سے روپیہ [illegible] رہا ہیں۔

## خان عبد اللہ خان نے مقاطعہ جوعی ترک کر دیا

سیالکوٹ سے بذریعہ ٹیلیفون پیغام موصول ہوا ہے۔ متواتر [illegible] روز مقاطعہ جوعی جاری رکھنے کے بعد خان عبد اللہ خان نے آج [illegible] خواہش بھوک ہڑتال ترک کر دو۔ آپ کو آج دودھ کا ایک پیالہ اور [illegible] [illegible] کیا گیا۔ اور آپ کی حالت اب خطرہ سے باہر ہے۔

## دمشق میں اسیران بلا کی رہائی

دمشق [illegible] ان تمام قیدیوں کو عام رہائی کے احکام دے گئے ہیں جن [illegible] سیاسی جرائم میں مبتلا ہیں۔ توقع ہے کہ ان قیدیوں کو رہا کر دیئے جانے کے بعد [illegible] جائیں گے۔ جو گذشتہ فسادات کے سلسلہ میں جیل بھیجے گئے تھے [illegible] میں [illegible] طالب علم نوجوان [illegible] تھا جو فلسطین کے واقعات کے سلسلہ میں [illegible]۔

## کشمیر میں

سری نگر [illegible] اسمبلی کیموم [illegible] کے سلسلے میں نوجوانان اسلام [illegible] اسلام آباد سوپور بارہ مولا اور کشمیر کے دیگر مقامات پر عظیم الشان جلسے منعقد کئے [illegible] کی وجہ سے ہندوؤں اور سکھوں کا خاطر [illegible] کر دی گئی۔ تقریروں کی [illegible] تقریر کے [illegible]

## عراق میں غیر ملکی ملازمین

[illegible] حکومت عراق کے مطالبہ پر فیصلہ کیا ہے کہ تمام غیر ملکی ملازمین [illegible] کو علیحدہ کر کے ان کی جگہ عراقی آدمی رکھے جائیں۔ حکومت عراق نے ان غیر ملکیوں کی [illegible] جو عراقی قومیت اختیار کر لیں۔

## مغرب اقصیٰ کا [illegible]

[illegible] فرانسیسی [illegible] سے [illegible] مغرب اقصیٰ کے ہسپانوی حصہ میں ایک مجلس منعقد کر رہا ہے [illegible] منطقہ کے ان قبائل کو جو فرانسیسی علاقہ میں چلے گئے ہیں۔ آخر کار دعوت دی گئی ہے کہ وہ واپس آ جائیں۔ اور فرانسیسیوں کو نکالنے کا عزم مستقل کر لیں۔

## کینیڈا برطانیہ سے علیحدگی اختیار کرے گا

کینیڈا کے دارالعوام میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر [illegible] نے کہا۔ کہ اگر جماعت برسر اقتدار ہو گئی۔ تو میں اس بات پر زور دوں گا۔ کہ برٹش نارتھ امریکہ ایکٹ میں ترمیم کی جائے۔

## جلوس لگانا ممنوع قرار دیا گیا

پولیس کے افسر اعلیٰ نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے

# دیگر ممالک کی تازہ خبریں

## برطانیہ جنگ کے اثرات سے کبھی محفوظ نہ رہے گا

سر آسٹن چیمبرلین نے لنڈن میں جمعیۃ اقوام کے تحفظ کی موتمر میں ایک قرارداد منظور ہونے کے وقت کہا۔ کہ یورپ میں جو عالمگیر جنگ پیدا ہو گی اس کی زد واٹرلو اور [illegible] سے برطانیہ کبھی بچ نہیں سکتا۔ کانفرنس میں جو قرارداد منظور ہوئی اس کا مفاد تھا۔ کہ قیام امن اور حفاظت کے لئے جمعیت اقوام [illegible] کے لئے یہ امر صدر وجہ ضروری ہے کہ وہ لازمی طور پر جمعیت کے [illegible] مصالحت۔ جن پر جارح الزام عائد کر کے ان پر حملے کئے جائیں۔

## آئرلینڈ میں برطانوی اقتدار کا خاتمہ

آئرش فری سٹیٹ کی منسوخی کا مسودہ قانون شائع کر دیا گیا ہے جس کی رو سے سینٹ اور لیجسلیچر کے [illegible] کے لئے حاکم کر دیا جائیگا۔ اگر یہ مسودہ قانون منظور ہو گیا تو [illegible] تعلق طور پر قانون کی حیثیت اختیار کر جائیگا۔ چنانچہ [illegible] سینٹ کو منسوخ کر کے اس کی جگہ جدید سینٹ نہیں بنایا جائے گا۔

## افغانستان میں تلغراف لاسلکی اور ریل کا انتظام

معلوم ہوا ہے کہ ہرات اور قندھار کے درمیان ٹیلیفون کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دارالخلافہ اور دیگر مرکزوں کے درمیان [illegible] قندھار اور بدخشان کے جہان [illegible] لاسلکی کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ برقی پیغامات کا سلسلہ بھی جاری ہو گیا ہے۔ کابل اور مزار شریف کے درمیان ریلوے لائن بچھانے کا کام نہایت سرعت کے ساتھ جاری ہے۔

## جاپانی اسلام کی آغوش میں آنا چاہتے ہیں

معاصر البلاد عراق کا بیان ہے۔ کہ دمشق کے ایک عالم کو جاپانی دارالسلطنت ٹوکیو سے ایک خط موصول ہوا ہے۔ یہ خط ایک مبلغ اسلام اور مشہور عالم نے تحریر کیا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ جاپان اسلام سے قریب تر ہوتا جا رہا ہے اور اسلام کی عظمت جاپانیوں کے دلوں میں گھر کرتی جا رہی ہے۔ یہ لوگ علمائے اسلام سے محبت کرتے ہیں۔ اور ان کی باتوں کو دلچسپی سے سنتے ہیں یہ ارادہ قابل ذکر ہے۔ کہ جاپان کے اعلیٰ فوجی افسر اور مدبرین سیاسیات اسلام کی خوبیوں کے گرویدہ اور اسلام قبول کرنے پر آمادہ ہیں۔ چند مدبرین نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ جاپانی افسروں میں سے حال ہی میں [illegible] نے اسلام قبول کیا ہے۔ ان کا اسلامی نام ابو بکر رکھا گیا ہے۔ آپ کو جاپان میں خاص سیاسی حیثیت حاصل ہے۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

# زمیندارِ بلوچستان

(بزبان براہوی از آزاد گر جینگل نوشکی)

نا زمیندارِ بلوچستان خراب داستان ۔ ہمتنس نی خوار و زار و خستہ حال و بے زبان

اے زمیندار بلوچستان تیری داستان خراب ہے ۔ تو خوار و زار و خستہ حال و بے زبان ہوگیا ہے

زندگی نے دا جہان ٹی مشکن بارِ گران ۔ اے غریب و مفلس و بدبخت مظلوم جہان

تیرے لیے اس دنیا میں زندگی مشکل ہوگئی ہے ۔ اے دنیا بھر کے غریب و مفلس و بدبخت و مظلوم ۔

و دنیا گرچہ بلوچستان ٹی پیرہ درد اف

تجھ سے بڑھ کر اگرچہ بلوچستان میں دردمند نہیں

ولیکن ہیچ کستس غمخواراں ہمدرداف

لیکن تیرا کوئی غمخوار اور کوئی ہمدرد نہیں

صبح و شام وِرِ دسوئن نی محنت خواری کرنس ۔ بدلہ داملا کرنی ناداری و ارمان دربس

صبح و شام رات دن تو نے محنت و خواری کی ۔ تو اس کا بدلہ یہ ملا کہ تجھے ناداری و ارمان نصیب ہوئے ۔

محنت نا غیر کیرا عیش نی محروم او لیس ۔ کیس پیدا نی ارغ انسوس نی لنگر مرلیس

تیری محنت سے غیر عیش کرتے ہیں تو محروم ہے ۔ روٹی تو پیدا کرے لیکن افسوس تو بھوکا ہے

قہر و ظلم و رنج و زحمت نا رکی ہرچند

قہر و ظلم و رنج و زحمت ہر چند تجھ پر ہے

نا زبان ہر حال فریاد و لیکن بندا ہے

لیکن تیری زبان ہر حالت میں فریاد کرنے سے بند رہتی ہے

سیلٹ تینا نغ تئو تون بروے نکوس اف ۔ خا خرِ تنگ تیرمائی نے گدان انوس اف

سردی اپنی حد ہی ہوگیا تو آئی لیکن تجھے قیص نہیں ۔ آگ کی مانند گرمی میں تجھے جھونپڑی نہیں

نن تہار رستن پھرنے و لے فانوس اف ۔ تاشکان ظالم پھلوک ہم بنان مایوس اف

رات اندھیری اور برسات ہورہی ہے لیکن تجھے بتی نہیں ۔ پھر بھی چھینے والا ظالم تجھ سے مایوس نہیں

دا خس ہم دا تینس نی ہم خدا نا بندا اُس

اتنا بھی خیال نہیں کرتا کہ تو بھی خدا کا بندہ ہے

نی تینس تینا حق دا خاطر آئی گندا اُس

تو نے اپنا حق اُسے دیا ہے اس لیے تو خراب ہے

## کا نسی دکو شہ ہیں رویا

( درجنا بکا تنی کو رنٹ )

Yousaf Aziz Magsi Chair

# خان اچکزئی کی یاد داشت

گذشتہ دسمبر میں خان عبدالصمد خان اچکزئی چیرمین بلوچستان [illegible] نے بلوچستان کی موجودہ صورت حال پر [illegible] ایک یادداشت مرتب کی ہے۔

(ب) دوسرے ملازمتوں کے سلسلے میں خالی آسامیوں کی باقاعدہ تشہیر بذریعہ اخبارات کی جائے اور مستحق ملکیوں کو ترجیح دی جائے۔

(ج) دوران سال میں ورب انسپکٹر پولیس۔ ایک نائب تحصیلدار اور دو انکش ٹیچر بھرتی کیے گئے جو سب کے سب غیر ملکی تھے۔

(د) تمام دفاتر کے افسران سوائے خوشا دفتر تعلیم کے سب ناظر کرنے والے انگلکی [illegible] ہیں۔

سکریٹری ایجنٹ گورنر جنرل نے کونسل کے چیرمین اور دیگر معزز ممبروں کی تذلیل کی۔ اور پبلک کو غیر آئینی اقدامات اور پراپگنڈے سے خوفزدہ کرنے کی کوشش کی۔ قومی کارکنوں کے خلاف رسوا عدالتوں (جرگہ) میں جھوٹے مقدمات چلائے جاتے ہیں۔ اور حکام کے ایسے نامناسب غیر آئینی اقدامات کا پہلا شکار رہیں ہوں۔

حکام نے جو رویہ اور سلوک اختیار کر رکھا ہے۔ اسی سے حالت ظاہر ہوتی ہے کہ وہ عوام کے جذبات کو مشتعل کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

فضل حسین وزیر تعلیم کے نام

صوبہ بلوچستان کے لئے موجودہ صورت میں [illegible] کی اصلی مطالبات ہوں گے۔

## بلوچستان میں مستورات کی حق وراثت سے محرومی

(از جناب عرض محمد بلوچستانی)

بلوچستان کے اکثر مسلمان شریعت محمدی اور قرآن خداوندی کو چھوڑ کر [illegible] کی رسومات پر عمل کرتے ہیں۔ [illegible] ایک ہے کہ وہ اپنی صاحبات [illegible] میں سے حصہ نہیں دیتے۔ میں ان سے [illegible] انتم تسلون الکتاب افلا تعقلون [illegible] لیکن اس پر عمل نہیں کرتے ہیں [illegible] خداوند کریم نے فرمایا ہے [illegible] وراثت میں سے لڑکیوں کو [illegible] اگر مولانا کفایت اللہ صاحب [illegible] اور مولوی اشرف علی تھانوی [illegible] کفر کا فتویٰ دیں۔ کیونکہ [illegible] سمجھا جاسکتا ہے جو حکم قرآن پر ایمان رکھتا ہو [illegible] کی بناپر [illegible] سمجھا ہوں کہ آپ لوگوں کی حالت [illegible]

آپ لوگ صاف طور پر حکم قرآن [illegible] رسم اجازت نہیں دیتی [illegible] خدا اس نص قرآن (الا تو تھن ما کتب لھن) [illegible] فی الحقیقت [illegible] ظلم ہے اور بلوچستان [illegible]

# دعوتِ عمل

(از جناب اسد صاحب)

وقت ست کہ مے بر سر بازار بنوشیم
مستانہ برقصیم و دلیرانہ خروشیم

از ان طرب [illegible] و عیش دہد قلقل مینا
بیہودہ چرا گوش برآواز سروشیم

از منزل [illegible] امروز [illegible] ایم
تاچند اسیر غم دوشیم و خموشیم

برخیز کہ بیخود [illegible] بیم
جامے بکف آریم و جہان را بفروشیم

گر پیر مغان جان طلبد جان [illegible] ایم
ناصح اگر انداز بگوید نہ نیوشیم

گر مرد خرد مند دہد پند بگویم
خاموش کہ با دل شدگان دشمن ہوشیم

امروز کہ یاران شدہ رسوا سر بازار
صد حیف اگر [illegible] ناموس بپوشیم

برخاستہ در شہر زستان ہمہ غوغا
بنشستہ [illegible] گوشہ چرا [illegible] بگوشیم

ما ہم سر بام ست ودم جلوہ عام ست
اما [illegible] جہان [illegible] بپوشیم

تا آنکہ خود آن یار در آغوش نیاید
مردانہ بکوشیم و بکوشیم و بکوشیم

گویند کہ گفتار اسد بادہ تند ست
یک جرعہ آن ہم بہ لب گوش بنوشیم

[illegible] لائی کی تقریر کو عملی جامہ پہنانے [illegible] میں کوئی وجہ [illegible]

(الف) [illegible]

[illegible] بلوچستان کا تعلیمی پروگرام [illegible]

بلوچستان کے نام

[illegible] کو موجودہ وقت میں ذیل کی [illegible]

آزادی [illegible] رائے عامہ کی آئینی خواہشات کی ترجمانی اور اس پر تنقید کرنے کے لئے تقریر کی آزادی دی جائے۔

(ل) اخبارات) آپ نے ہندوستان کے اخبارات کو بلوچستان میں آنے [illegible] اخبار کی [illegible] کے خلاف احتجاج کرتے دیکھا ہوگا۔

(ب) پلیٹ فارم (عام جلسے) یہ حقیقت ہے کہ ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان نے [illegible] خود بعض آپ سرداروں کو ان کے [illegible] بلوچ کانفرنس میں شرکت کرنے سے منع کیا [illegible] اور سردار [illegible] ڈپٹی کمشنر [illegible] چیف

(ب) اس [illegible] کے لئے یہ لازمی ہے کہ ایسے رویہ کو ترک کردیا جائے۔

اور بہر وجوہ ملک معظم کے حق میں اعتماد حاصل کیا جائے۔

(۲) ملازمتیں :- صوبہ کی ملازمتوں کے متعلق ذیل کا طریقہ اختیار کیا جائے

(الف) اعلیٰ ملازمتیں براہ راست ملکیوں سے پر کی جائیں۔ اور غیر ملکیوں کو ان میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔

# چند زرین اقوال

(۱) وہ شخص جس کی عمر تیس سال سے کم ہے۔ اور جسے موجودہ مجلسی نظام کا کچھ بھی علم ہے۔ اگر انقلاب پسند نہیں ہے تو وہ ایک ادنیٰ دماغ کا آدمی ہے۔ (برنارڈ شا)

(۲) چونکہ بہت سی اچھی چیزیں محنت پیدا کرتی ہے اس سے صاف طور پر نتیجہ نکلتا ہے کہ تمام ایسی چیزیں ان لوگوں کو ملنی چاہئیں جن کی محنت سے کہ وہ پیدا ہوتی ہیں لیکن دنیا میں تمام [illegible] واقع ہوا ہے کہ کچھ آدمی تو کام کرتے ہیں۔ اور کچھ کام کرنے کے بغیر ہی ان کی محنت سے پیدا کی ہوئی چیزوں کو ہضم کر جاتے ہیں۔ یہ ظلم ہے اور ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ کسی اچھی گورنمنٹ کا سب سے مقدم کام یہ ہونا چاہئے۔ کہ وہ مزدوروں کی محنت کے تمام کے تمام پھل کو ہی انکا حق سمجھ کر ان کے لئے محفوظ کرے

(۳) ہر ایک مذہب میں سکھلایا جاتا ہے کہ زندگی مقدس ہے۔ آزادی متبرک ہے۔ جائداد واجب التعظیم ہے۔ مگر یہ کیوں نہیں سکھلایا جاتا ہے کہ خوشحالی مقدس ہے۔ حالانکہ سچائی یہ ہے کہ یہ چیزیں صرف خوشحالی کے ساتھ نسبت رکھنے کے باعث ہی مقدس ہیں۔ (رچرڈ سیگی)

(۴) چھوٹے چھوٹے چور تو جیلوں میں جکڑ کر رکھے جاتے ہیں۔ لیکن بڑے چور سونا اور چاندی کا پٹکا پہنکر بڑے ناز و نخرے سے ٹہلتے پھرتے ہیں۔ (کیٹو)

(۵) دولت مند بننے کے بہت سے طریق ہیں اور ان میں سے بہت سے گندے ہیں۔ سود خواری [illegible] ایک [illegible] ذریعہ ہے۔ اور بیجا [illegible] زیادہ گندہ ذریعہ ہے۔ کیونکہ اس ذریعہ سے ایک آدمی دوسرے آدمی کی گاڑھی پسینے کی کمائی ہوئی روٹی کھا جاتا ہے (بیکن)

(۶) مجھے بتاؤ کہ تمہاری کونسی چیزیں ہیں؟ تم زندگی میں سامان کہاں سے لاتے ہو؟ تم اس انسان کی طرح ہو جو تھیٹر میں ایک جگہ پر قابض ہے۔ اور جو کہ تھیٹر میں دوسروں کو داخل ہونے سے روکتا ہے اور اس طرح اس جگہ کو اپنی سمجھتا ہے۔ جو کہ مشترکہ استعمال کے لئے بنائی گئی تھی۔ یہی حالت امیروں کی ہے۔ وہ پہلے مشترکہ سامان پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ پھر سمجھتے ہیں کہ وہ سب سامان ان کا اپنا ہی ہے۔ اگر ہر ایک انسان اتنی چیز لے جتنی کہ اسے ضرورت ہے۔ اور باقی جو فالتو ہے اسے تکلیف زدہ لوگوں کے لئے چھوڑ دے تو نہ کوئی دولت مند رہ سکتا ہے اور نہ کوئی غریب ہو (اسینٹ باسل)

(۷) تمام دولت گناہ سے اکٹھی ہوتی ہے۔ جب تک ایک کو خسارہ نہ ہو دوسرے کو نفع نہیں ہو سکتا۔ اس سے سچائی بھی معلوم ہوتی ہے کہ امیر آدمی بھی بے انصاف ہوتا ہے۔ یا بے انصاف کا وارث [illegible]

## وطن

(ایک خاتون)

اس راہ میں ہر قسم کا ایثار کرونگی · میں ملک کے ویرانہ کو گلزار کرونگی

اس وقت پتا پڑتا ہے کانٹوں سے وطن سب · ایک ایک چنونگی اسے بے خار کرونگی

پروانے کی مانند جلوں شمع وطن پر · میں سوئے وطن والوں کو بیدار کرونگی

میں [illegible] آزادی مقصود وطن کو · اس بحر غلامی سے کبھی پار کرونگی

## خان اچکزئی اور فتو گرد کی یاد

عبد العزیز کرد پہ ایوبیوں کو فخر

عبد الصمد کی ذات پہ نازاں اچکزئی

دولت ہمیشہ ہی چوری سے اکٹھی ہوتی ہے۔ اگر موجودہ قابض نے نہیں کی ہے۔ تو اس کے آباؤ اجداد نے ضرور کی ہے۔ (اسینٹ جیروم)

(۸) تمام لوگ انسانی حقوق کو سمجھ چکے ہیں یا سمجھتے جا رہے ہیں۔ سائنس کے پھیلاؤ نے یہ سچائی ہر ایک فرد بشر پر واضح کر دی ہے کہ عامۃ الناس کی پشتوں پر [illegible] زینیں دھری ہوئی نہیں ہیں۔ اور چند لوگ [illegible] ایسے پیدا ہوئے ہیں کہ ان کی پشتوں پر جائز طور پر اور خدا کی مہربانی سے سوار ہو جائیں۔ (تھامس جیفرسن)

(۹) بادشاہ (سکندر اعظم) نے کہا۔ تمہیں لٹیرا بننے کی کیوں خواہش ہے۔ اس ڈاکو [illegible] نے کہا کہ تم مجھے کیوں لٹیرا کہتے ہو [illegible] ایک چھوٹی سی کشتی پر [illegible] کو لیا ہے [illegible] تمہاری طرح [illegible] نہ ہو سکتا۔ زمین میں تمہاری طرح ہی شہنشاہ ہوتا۔ (آگسٹائن)

## ایشیا کی بیداری

(ایک فرانسیسی مضمون نگار)

بنی نوع انسان نے دنیا میں کوئی ایسا انقلاب نہیں دیکھا ہوگا۔ جیسا کہ اس ایشیا میں ہونے والا ہے۔ اس انقلاب کی پیشینگوئیاں پہلے ہی ہو چکی ہیں۔ اور وہ سفید اور سیاہ قوموں میں ایک زبردست تصادم ہوگا۔

اس تصادم عظیم کا نتیجہ کیا ہوگا۔ یہ بعد میں معلوم ہوگا لیکن یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ تصادم تاریخ میں ایک زبردست اہم واقعہ ہوگا۔ اور اس کا نتیجہ ممالک مشرق کی آزادی ہوگا کیونکہ "اکیس" کروڑ آدمی ایشیا کے ہر ایک علاقے میں خواب خرگوش سے بیدار ہو رہے ہیں۔

گورے نسلوں کے اتحاد سے جو جنگ عظیم سے پہلے تھا بے خوف ہو کر رنگ دار اقوام قوم پرستی کے جذبات پیدا کر کے اور اب مساوی حقوق آزادی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ [illegible] ذخائر [illegible] کے باشندے آج گوروں کی حکومت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں اور اب ریاکاری کے الفاظ یعنی گوری نسلیں سیاہ قوموں کو [illegible] تہذیب و تمدن دینے آئے ہیں۔ ان کی نظروں میں کچھ وقعت نہیں رکھتا۔

پریذیڈنٹ ولسن نے سب سے اول اعلان کیا کہ ہر ایک ملک کو اپنا انتظام خود کرنے کے حقوق دئے جائیں گے۔ یہ الفاظ بحر الکاہل سے بحیرہ روم۔ قاہرہ سے پیکنگ اور ایشیا کے [illegible] ایشیائی اقوام سمجھ سکیں جب سمجھیں تو انہوں نے آزادی حاصل کرنے کے لئے جد و جہد کرنی شروع کر دی۔ [illegible] نے انکو اور بھی جگانا شروع کر دیا۔ [illegible] بحر الکاہل سے لیکر باسفورس تک خود ہی [illegible] اور [illegible] میں۔ دوسرے یہ کہ وہ انہیں مغربی [illegible] کی [illegible] حاصل کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

# چودھری عبدالقادر کی زیادتیاں

ہمارے جسقدر پرچے نکل چکے ہیں اگر ایک عام ذہنیت کا آدمی بھی دیکھے تو وہ ضرور اس نتیجہ پر پہنچیگا کہ ہمارا مطمح نظر ملکی و غیر ملکی جنگ کی تحریک بہت بلند ہے۔ لیکن ہم اس سے بھی انکار نہیں کر سکتے کہ ہم اپنے ملک کے وسائل فطری حق کو دوسرا ضبط کیا کہ ملکی ترجیحی سلوک کے مستحق نہیں۔ اور ملکی و غیر ملکی دونو برابر کے حصہ دار ہیں۔ بلکہ ہمارے پیش نظر اصلاحات کی تحریک ہے اور ملکی و غیر ملکی مسئلہ اسکا ایک جزو ہے جو اصلاحات کے حاصل ہو جانے کے بعد خود بخود حل ہو جائیگا۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اگر کبھی ہم نے ایسے حق میں، تو بجائے خود بلکہ ... خلاف قلم اٹھایا ہے۔ ہماری دلی خواہش ... کو ملک کی تمام فضا میں ... ہیں۔

جو مسرت ہے کہ ملک کے نوجوانوں نے ... سے کام لیتے ہوئے ... لیکن ہمیں نہایت افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض رذیل طبیعتیں ہماری اس مخالفانہ روش سے ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ اور انصاف و حق سے ہٹ کر محض دوگردانی جاری ہے بلکہ مذہب کے خلاف اور اخلاق سے بعید ایسے خوفناک افعال کا دیدہ دلیری سے ارتکاب کیا جا رہا ہے۔ کہ یقیناً انکے سننے سے ہر صاحب غیرت و اخلاق شرم سے پانی پانی ہونے لگیگا۔ اب اگر ہم ایسے شرم دہانے رذیلوں کی بھی شکایت نہ کریں۔ تو کیا کریں حیا ... حکیم کا ارشاد ہے کہ "الحیاء نصف الایمان" تو ہم کس صورت میں ہم یہ گوارا کر سکتے ہیں۔ کہ کسی کا ایمان ... بد نصیب کھا رہا ہو اور ہم جنبش تک نہ کریں۔ ہمارا ... کا فرض ہے جیسے ہم کنارہ کش نہیں ہو سکتے اور اخلاقی اصلاحات کی بنیاد ہے جس سے اغماض ہم نہیں برت سکتے۔ اسلئے ہم گذارش کرینگے۔ کہ اگر ہم اپنی بنا آت پر کچھ لکھیں تو اسے ذاتیات پر بھی محمول نہ کر دیا جائے۔

یہیں شکایات اول کہ اس سال پھر سال گذشتہ کی مانند نارمل میں بعض رشتہ داروں اور سفارشی غیر ملکیوں کو لیا جا رہا ہے۔ حالانکہ اس مطلب کے لئے ملکی کافی سے زیادہ امیدوار ہیں۔ پھر دوسری شکایت یہیں موصول ہوئی کہ سال گذشتہ میں اسسٹنٹ انسپکٹر مسکول کا ایک قریبی رشتہ دار سرکاری وظیفہ حاصل کر کے نارمل میں پڑھتا رہا ہے۔ اور اب نارمل پاس کر کے فارغ بیٹھا ہوا ہے اسلئے اسسٹنٹ انسپکٹر نے یہ تجویز سپرنٹنڈنٹ تعلیم کے پیش کی ہے۔ کہ ملکی و غیر ملکی تمیز کو بالائے طاق رکھکر ضرور اسکے نارمل پاس رشتہ دار طلباء کو مجبور کیا جائے۔ تیسری شکایت یہیں تقسیم وظائف کے متعلق پہنچی کہ بعض حقدار ملکیوں کو محروم کر کے سفارش نوازی اور رشتہ پروری کی جا رہی ہے۔ چوتھی شکایت یہیں پھر موصول ہوئی ہے کہ کوئٹہ میں ایک پرائمری ٹیچر کی اسامی خالی ہوئی تو ایک ملکی نرشنیدہ امیدوار نے اسکے لئے سپرنٹنڈنٹ صاحب سے ملاقات کی اور انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ کل دفتر تعلیم میں آکر آرڈر لے جائے۔ لیکن جب دوسرے دن صبح وہ دفتر پہنچے تو یہ دیکھا کہ اسسٹنٹ انسپکٹر اور ادھر ادھر کی باتیں بنا کر کسی غیر ملکی کے لئے آرڈر لے چکے ہیں۔ اس پر حقدار ملکی امیدوار نے پروٹسٹ کرنا چاہا تو اسکو عالم ہیبت میں اسسٹنٹ انسپکٹر نے عرصہ دراز سے ... سلسلہ شروع کر دیا۔ کاش ان اعلٰی تعلیم یافتہ اسسٹنٹ ... ترکے ہوئے دفاتر کم از کم اسقدر احساس ہوتا کہ وہ اس وقت بحیثیت "عبدالقادر" گندہ ذہنی کے جرم کا مرتکب نہیں ہو رہا تھا۔ بلکہ سرکاری اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس کی حیثیت سے ایسا کر رہا تھا۔ کاش وہ اپنے اس ننگ تہذیب مزاج پر قابو پاتے ہوئے دیکھتا کہ یہ ملکی طلبہ جو تعلیم و تہذیب کے نشر و اشاعت کا سامان ہے۔ کیا گورنمنٹ کیطرف سے ملازموں کو ایسی بدزبانی کی اجازت ہے؟ اگر جواب نفی میں ہے تو انہوں نے ایسی خلاف قانون حرکت کیوں کی؟

کہ تعلیم و تہذیب کی اشاعت کرنے والے افسروں کے لئے اس قسم کی اخلاق باختہ روش ممنوع نہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو انہوں نے اس کی خلاف ورزی کیوں کی؟

ہم ذمہ دار افسر تعلیم کی توجہ واقعہ مندرجہ بالا کی طرف دلاتے ہیں اور اس پر زور دیتے ہیں کہ وہ ان سے بازپرس کریں۔ کیونکہ ایسے موقعہ پر انکی خاموشی سے یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ وہ بھی ان کا ساتھ دیتے ہیں۔ اور اپنے فرض سے غفلت کرتے ہیں۔

(ادارہ)

## بلوچستان

۱۶ اپریل کو ہز ہائی نس نواب احمد یار خان فرمانروائے قلات کی مسند نشینی کی تقریب عمل میں لائی گئی۔ نواب احمد یار خان ایک نوجوان اور روشن خیال فرمانروا ہیں۔ جو اپنے ملک کے قدامت پرست سرداران قبائل کے نرغہ میں گھرے ہوئے ہیں۔ قلات اور برطانوی بلوچستان کی فوری ضرورت ہے کہ اسے تعلیم، قانون اور سیاسیات میں ہندوستان کے دیگر صوبوں اور ریاستوں کے معیار کے برابر لایا جائے تاکہ ہندوستان کے کسی حصے میں فیڈریشن کے مفید اعضا بن سکیں۔ بلوچستان کے چند تعلیم یافتہ نوجوانوں نے جو عصر حاضر کی مقتضیات کو خوب سمجھتے ہیں اور دل میں درد قومی رکھتے ہیں۔ اپنے ملک میں بیداری پیدا کرنے کی جد و جہد شروع کر رکھی ہے۔ لیکن بلوچستان کا دقیانوسی نظام حکمرانی اور اسکے روایات اس تحریک کے متحمل ہونے نظر نہیں آتے۔ میر عبدالعزیز کرد اور خان عبدالصمد خان اچکزئی کو اپنی اصلاح طلبیوں کی پاداش میں سرداران قبائل کے جرگہ نے ... تین سال قید کی سزا دے دی ہے۔ اور تعجب خیز مقام ہے کہ حکومت برطانیہ کے نمائندے یعنی ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان نے بھی ان فیصلوں پر مہر تصدیق ثبت کر کے سرداران قبائل کی ہمنوائی کی ہے۔ یا انکے کو سرداران قبائل نے یہ سزا دی حکومت انگریزی کے ... وفاداری ... جن کی اب تصدیق کر دی گئی ہے۔ اگر ان نوجوانوں نے بلوچستان سے اپنے ملکی رسم و رواج کے خلاف کسی ایسے ... کا ارتکاب ہو گیا تھا جو وہاں کی پولیٹیکل ایجنسی اور وہاں کے سرداران قبائل کے لئے ناگوار خاطر تھا۔ تو انہیں اس ... سزا دینے کے بجائے صرف فہمائش کر دینی کافی تھی۔ ... اصلاح طلبی کے جوش کے اظہار میں محتاط رہیں۔

# نوائے حریت

(از جناب محمد نواز خان صاحب ذوقی متعلم دارالعلوم دیوبند)

سنو الفت ہے گر ہندوستاں سے
ندا کیا آ رہی ہے آسمان سے

کہ اک لمحے کی آزادی ہے بہتر
غلامی کی حیات جاوداں سے

سبک ہونے کو کیا باقی رہا ہے
اٹھو اے دوستو خواب گراں سے

اٹھا کر دیکھو تاریخ اپنی
دبے ہو کب سلاطین جہاں سے

اٹھو اور اٹھ کے کانٹے روند ڈالو
تعلق ہو جو اپنے گلستاں سے

قفس کی تیلیوں میں آگ دے دو
محبت ہے اگر کچھ آشیاں سے

زمانہ ہو گیا آخر کہاں تک
جدا یوسف رہے گا کارواں سے

مسلماں تشنۂ نصرت ہے یا رب
ملائک بھیج دے اب آسماں سے

مناسب ہے جبین عاجزی کو
تعلق بھی ہو اس کے آستاں سے

جہاں بھر سجدوں سے پر ہو ذوقی
فضا بھر جائے آواز اذاں سے

Yousaf Aziz Magsi Chair

# مراسلہ

ہمیں مسٹر باز محمد خان اورالیور کی طرف سے ایک خط موصول ہوا ہے جسے ہم ہو بہو ذیل میں درج کرتے ہیں (مدیر)

آقائے مدیر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپکے جریدہ فریدہ شمارہ پنجم میں میرے متعلق کسی نامہ نگار کی طرف سے خبر شائع ہوئی ہے کہ مجھے بعض پراسرار وجوہات کی بنا پر ورالیوری کے سردار جعفر خان نے برطرف کیا ہے۔ جسکی آف میل کسی دوسری اشاعت میں شائع کر دی جاوے گی۔ اسلئے میں نے بہتر سمجھا ہے کہ اصل واقعہ آپکی خدمت میں تحریر کر دوں۔ وہ یہ کہ میں کو ... سے ... کے زیر اثر کسی اور شخص سے جھگڑا اور نوبت ... تک پہنچ گئی۔ بس کسی چغلخور نے اپنی خباثت باطن کا اظہار کرتے ہوئے سردار صاحب کے پاس چغلی کھائی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سردار صاحب غصہ و عتاب میں آئے اور برخاستگی عمل میں آئی ورنہ اور کوئی پراسرار وجہ نہیں ہے۔ آپ برائے نوازش ہماری تکلیف اور سود و زیان کا خیال فرماویں۔ اور اپنی اسی اشاعت میں میرے اس ارسال کردہ خط میں سے اقتباس نکال کر نوٹ شایع کریں۔ میں آپ کے اس احسان کو ہرگز نہ بھولوں گا زیادہ والسلام

(آپکا تابعدار باز محمد ورالیوری)

چغل خود بدبخت ہوتا ہے نہیں
خدا کے عذابوں سے ڈرتا ہے نہیں

بلوچستان جدید
میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

## آزادی

(از ...)

نواب کیوں مشرقیوں سے جدا ہے
خطا وہ کونسی ہم سے ہوئی ہے
نہیں آتی ہے کیوں مشرق کیجانب
نہیں وہ یاد دن تمکو کہ ہم نے
تجھے ٹھکرا دیا کرتا تھا مغرب
اگر موسیٰ ہے عیسیٰ یا محمد
اسی مشرق کی خاکِ پاک سے ہیں
تجھے ہستی میں لائے تو ... لائے
ہمارے پاس آتی انکے صدقے
ولیکن آج بچہ بچہ اپنا
خدا کو مان طوطا چشم مت بن
ابھی سے چھوڑ استعمار کا ساتھ
دہان پر پرشید ہند دیکھو
یہی ہے دوستی مغرب کی تجھ سے
تو اسکی دوستی کا جائزہ لے

... تجھے ہم نے دیا ہے؟
... خفا ہے؟
تجھے کیا قید مغرب ... ہے؟
تمارے واسطے کیا کیا کیا ہے؟
تجھے آغوش میں ہم نے لیا ہے؟
کرشن ہے نانک ہے کہ گوتم ہے؟
صنم مشرق نے ہی اگلو دیا ہے؟
صنم تمکو انہوں نے ہی دیا ہے؟
چلو مانا قصور ہم سے ہوا ہے؟
تجھے مجنوں بنکر چاہتا ہے؟
کہ طوطا چشم کا آخر برا ہے؟
کہ روز حشر منصف دوسرا ہے؟
ترے دامن کو کیسے پھاڑتا ہے؟
تجھے پاس اپنے قیدی سا رکھا ہے؟
تری فطرت کو چھینا جا رہا ہے؟

جہاد ایوبی
اچکزئی سٹورس
بلوچستانیونکی اپنی دکان

ہم نے آپ بلوچستانیونکی تکلیف کا احساس کرکے اپنی دکان کھولی ہے۔ ہر قسم کی چائے کے ساتھ ساتھ اپنے دیس کی نئی اور بنی دیگر اشیاء تیاری کپڑا وغیرہ وغیرہ مہیا کی ہیں باوجود اسکے آپکو ہر شے مقابلۃً ارزان اور با رعایت مل سکتی ہے۔

محمد ایوب عبد القدوس بازار صرافان کوئٹہ

د پشتانہ خولونہ

تمام افغانی بھائیوں اور بالخصوص بلوچستانیوں کو معلوم ہو کہ آیر ویدک یونانی طبی کالج دہلی کا سند یافتہ فاضل الطب والجراحت عالی جناب حکیم حاجی عبد الرحمن خانصاحب قندھاری بازار کوئٹہ بلوچستان نے بڑی محنتوں اور کاوشوں کے بعد اپنے افغان اور بلوچستانی بھائیوں کی تکالیف کا احساس فرماتے ہوئے "افغانی جنتری" ۱۳۱۳ شمسی نام سے ایک کتاب مرتب کی ہے۔ جس میں سال رواں کی جنتری کے علاوہ تمام امراض اور انکے مجرب نسخے تجارتی ادویہ۔ مفردہ۔ مرکب ادویہ۔ عطارہ ... اور ... روحانی ... اچھی تفصیل کے ساتھ دئے ہوئے ہیں ... پشتو زبان میں ... بڑی محنت سے ... ہے بلوں ... سمجھ کر کتاب ... کے ساتھ ساتھ ... کے نہایت مفید نسخوں کا بھی ... ہے ... کی قیمت ... رکھی گئی ہے۔ تاکہ تمام بلوچستانی بھائی ... سے ... سکیں محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ
دفتر اخبار بلوچستان جدید
بارنس سٹریٹ کراچی

Yousaf Aziz Magsi Chair

رجسٹر نمبر ایس 533

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

اللہ اکبر

ہفتہ وار

# بلوچستان جدید

**وطنیات**

زرا دیکھ اس کو جو کچھ ہو رہا ہے ہونے والا ہے
دھرا کیا ہے بھلا عہدِ کہن کی داستانوں میں
(اقبال)

**الہیات**

رحم کرنے والوں پر اللہ رحم کرتا ہے
تم زمین والوں پر رحم کرو تم پر
آسمان والا رحم کرے گا۔ رحم
(قرابت) رشتہ رحمن سے پیوستہ ہے
...

معاون: محمد حسین عنقا

مدیر: پیر بخش نسیم تلوی

جلد ۱ | یوم شنبہ ۱۷ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ مطابق یکم مئی سنہ ۱۹۳۴ء | شمارہ ۷

## بلوچستان کے اسرار

یہ ہم سے پوچھ لیں اگر بلوچستاں کے اسرار
بلوچستاں کی باتیں بھلا سمجھیں گے کیا اغیار

ہماری نسل کی اور دین کی کرتے نہیں ہیں جانچ
اگر یہ سمجھتے ہیں تو فقط عشرت زدہ سردار

وہ خون بھی ہے بلوچستان میں جس نے کیا پیدا
امان اللہ سا شاہ جری و عاقل و خود دار

وہ خون بھی ہے بلوچستان میں جس نے کیا پیدا
رضا شاہ پہلوی سا ایک ماہر فن سپہ سالار

وہ خون بھی ہے بلوچستان میں جس نے کیا پیدا
عمر فاروق سا اسلام کا نامی علمبردار

بلوچستانیوں نے تفرقہ کے بت کو توڑا ہے
پہنچنا اب نہیں ہے منزل مقصود پر دشوار

بلوچ افغان برادی نام دے دے کر نہ خوش رہنا
مسلمان ہیں پسند انکو نہیں ... اظہار

کیا ہے ضبط اپنے کو بہت پر اب نہیں ہوتا
یہ ہا ہا کرا جانب کو یہ دیتا ہے بہت آزار

ستارہ جلد چمکیگا بلوچستان کا عنقا
کئے دیتا ہوں میں تو آج سے غیروں پہ یہ اظہار

پیر بخش پرنٹر و پبلشر نے عباسی الیکٹرک پرنٹنگ پریس ... سٹریٹ کراچی میں چھپوا کر دفتر بلوچستان جدید ... سٹریٹ کراچی سے شائع کیا۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفتہ وار

# بلوچستانِ جدید

یکم مئی ۱۹۳۴ء

## بلوچستان کے قائدِ اعظم کے پاؤں میں بیڑیاں

قوموں اور ملکوں کے انقلابات [illegible] جب بھی کوئی قوم یا ملک بیدار ہوا۔ حکومت نے اس کو دبانے کی انتہائی کوشش کی۔ مگر [illegible] میں ایک عام انقلاب آ کے ہی رہا۔ [illegible] اور اس قسم کے [illegible] بے بیکار ثابت ہوئے۔ الغرض اس قسم کی بیداری کو آج تک دنیا کی کوئی زبردست طاقت بھی نہ روک سکی۔ اور حکومتیں ہمیشہ مجبور ہوئیں۔ [illegible] اپنا سر [illegible] ہیں۔ اور ان کے مطالبات کو تسلیم کریں۔ ٹھیک یہی حالت اس وقت بدقسمت بلوچستان کی ہے۔ جہاں [illegible] بیداری کی ایک خفیف [illegible] ہے اور [illegible] کے لئے وہاں کا [illegible] جہاں جرگہ اور حکومت کے بعض ناعاقبت اندیش [illegible] اپنی قوم [illegible] استعمال [illegible] قوم [illegible] کے [illegible] قدرت کا قانون اٹل ہے۔ یہ [illegible] ہے جو ہوتا آیا ہے۔ اس راہ میں آنے والی مشکلات اور [illegible] سب کی سب عارضی اور [illegible] کے اور کچھ نہیں سمجھنا چاہئے۔ مجاہد بلوچستان خان عبدالصمد خان صاحب اچکزئی کو ہندوستان بھر کے سیاسی رہنما کمال قدر اور احترام کی نظروں [illegible] اور [illegible] کو بجا طور پر اپنا حقیقی [illegible] خواہ اور راہنما سمجھتا ہے۔ آپ [illegible] کے خوانین میں سے ہیں۔ آپ [illegible] کی گود میں [illegible] اخلاق اور قومی خدمات اور بے غرضانہ قربانیوں نے پبلک و قوم کے ہر فرد کا دل موہ لیا ہے۔ آپ کو موجودہ تحریک سے [illegible] کرنے کے لئے [illegible] کی سرداری کا [illegible] کی۔ مگر آپ نے اپنے ذاتی مفاد کو بلوچستان کی خاطر نظرانداز کرتے ہوئے ٹھکرا دیا۔ آپ کو اس وقت بلا مبالغہ بلوچستان میں وہ درجہ حاصل ہے [illegible] میں [illegible] کو ہے۔ اور سرحد میں خان عبدالغفار خان کو ہے۔ آپ آج بلا مبالغہ بلوچستان کے قائدِ اعظم ہیں۔ آپ کو [illegible] کے جرگہ نے تین سال قید [illegible] کی سزا دیتے ہوئے سفارش کی تھی۔ کہ جیل میں آپ کو تمام قسم کی سہولیات مہیا [illegible] پہنچائی جائیں۔ اور ان کے ساتھ وہ سلوک کیا جائے۔ جو ہندوستان کے دوسرے جیلوں [illegible] کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ مگر [illegible] کے پولیٹکل ایجنٹ نے جرگہ کی معقول سفارشات کو قابل التفات نہیں سمجھا۔ چنانچہ خان صاحب موصوف [illegible] جیل [illegible] منتقل کر کے بیڑیاں لگا دی گئی ہیں۔ اور ان کے ساتھ عام اخلاقی مجرموں کا سا سلوک کیا جا رہا ہے۔ جس سے ان کی صحت روز بروز خراب ہو رہی ہے۔

ہم حکومت سے بارہا انصاف کی درخواست کر چکے ہیں۔ مگر آج تک حکومت نے ہماری جائز فریاد کو نہیں سنا۔ کیا ایک ایسی غیر معمولی شخصیت [illegible] اور ان کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنا افسوسناک نہیں؟ اور کیا اس رویے سے عوام کے جذبات پامال نہ ہوں گے؟ ہمیں [illegible] کا تصور بھی بجز اس کے کچھ نہیں۔ کہ وہ [illegible] بلوچستان کے لئے اصلاحات چاہتے ہیں۔ ہم افسوس ناک [illegible] کی طرف سے بلوچستان کے قائدِ اعظم کے ساتھ انصاف۔ تہذیب۔ اور انسانیت سے گرے ہوئے سلوک کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہوئے۔ بلوچستان کے چیف کمشنر اور حکومت کے ذمہ دار ارکان سے انصاف کا مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی ذمہ داریوں اور فرض کے پیش نظر خان صاحب محترم کے ساتھ پورا پورا انصاف کر کے بلوچستان کے دس لاکھ باشندوں اور ہندوستان کے تمام محب وطن مسلمانوں کو مطمئن کریں۔ کیونکہ خان صاحب ان لوگوں میں سے نہیں۔ جو اس قسم کی تکالیف سے گھبرا کر اپنے اعتقادات سے دست بردار ہو جایا کرتے ہیں۔ خان صاحب آپ نے آپ کو ملک و قوم کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ ان کا مال۔ ان کی دولت۔ انکی جائیداد حتیٰ کہ ان کی جان بھی ملک و قوم کے لئے ہے۔ وہ اس راہ میں آنے والی مصیبت کو کمال خندہ روئی سے برداشت کرنے کو ہر وقت آمادہ ہیں۔ اگر حکومت کے ارباب لبست وکشاد یہ سمجھتے ہیں۔ کہ خان صاحب موصوف کو تکالیف پہنچا کر اپنے ارادوں میں کامیاب ہو سکیں گے۔ تو یہ انکی عقلمندی نہیں۔

چاہئے تو یہ تھا کہ خان صاحب جیسے معتدل المزاج رہنما کو اعتماد حاصل کر کے ان کے جائز مطالبات کو تسلیم کر لیا جاتا [illegible] بجائے حکومت کے کرتا دھرتا اعمال نے تشدد پر کمر باندھ لی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ایسی [illegible] پالیسی کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس قسم کے عمال نتائج سے غافل ہو کر اندھا دھند اپنی من مانی کارروائیاں کرنے لگتے ہیں۔ جس کا بعد میں لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ملک میں عام بدامنی پھیل جاتی ہے۔ عوام حکومت سے بددل ہو جاتے ہیں اور حکومت کے لئے گوناگوں مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسلئے ہم حکومت کو یہ بتلا دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ

این راہ کہ تو میروی بہ ترکستان است

## اخبار زمیندار کی موت مسلمانوں کی موت ہے

ہندوستان میں [illegible] کوئی [illegible] ہے جو "زمیندار" کے نام سے واقف نہیں۔ مگر [illegible] اسلام سے غیر واقف ہے۔ کیوں؟ اسلئے کہ مسلمان زندہ رہنا نہیں چاہتے۔ اسلئے کہ مسلمانوں میں اسلامی غیرت اور قومی حمیت نہیں رہی۔ یوں تو دنیا بھر کے مسلمان ایک ابتری کی حالت میں ہیں۔ مگر ہندوستان کے مسلمانوں کی تباہ حالی دیکھی نہیں جا سکتی۔ آپس کے جھگڑے، فرقہ وارانہ تنازعے۔ افتراق و نفاق۔ بغض و حسد نے انکی بنیادوں تک کو ہلا دیا ہے۔ مسلمان جو کسی زمانے میں دنیا کے سرتاج تھے۔ آج ذلیل و خوار ہیں۔ زمیندار نے ان مسلمانوں کی ۲۳ سالہ خدمت کی۔ ان کو بھولے ہوئے سبق یاد دلائے اور سوائے رب کعبہ کے اور کسی کے آگے سر جھکانے کی تعلیم دی۔ مگر [illegible] کرنے والے مسلمانوں نے اس کا ساتھ نہ دیا۔

محترم مولانا نے اپنے خون دل سے زمیندار کو سینچا۔ قید میں جھیلیں۔ قربانیاں اور مصیبتیں دیں۔ اخباروں کی زبانیں [illegible] کی روانہ زبان بند [illegible]۔ حکومت اور اس کے حواریوں کے استبداد کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔

الغرض اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں نے انہیں طرح طرح کی ایذائیں دیں۔ زمیندار کو ہمیشہ کے لئے موت کی نیند سلانے کی خاطر اپنے تمام شیطانی حربے استعمال کئے۔ مگر مولانا جیسے مجاہد مرد نے بجائے ہمیں اسلام اور مسلمانوں کا صحیح درد ہے۔ تمام مشکلات کو [illegible] سے لبیک کہا۔ زمیندار نے مسلمانوں کی اتنی خدمات کی ہیں۔ کہ وہ قیامت تک اس کے احسانات سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ اب اردو آج زمیندار کی بدولت ترقی کے انتہائی مدارج طے کر رہا ہے۔ ہندوستان اور خاص کر پنجاب کے چوٹی کے اخبارات قوم کے تمام زمیندار ہی کے ریزہ چین ہیں۔ جو زمیندار ہی کے گلشن سے پھول پھل کر جوان ہوئے۔

مجھے یہ خیال تڑپا رہا ہے۔ کہ اب جبکہ زمیندار بند ہو چکا ہے مسلمانوں کی ہمدردی کا [illegible] کون سنائیگا۔ مسلمانوں کے دکھوں کا علاج کون کریگا۔ مسلمانوں کے مصائب پر کون بیتاب ہوگا۔ اور مسلمانوں کی تباہی پر کون خون کے آنسو بہائیگا۔ مسلمانو: خدارا! ہوش کرو۔ [illegible] اخبار [illegible] اور صرف تمہارے لئے اسباب کچھ تیار کر دیا [illegible] ہم زندہ [illegible] تو زمیندار کو زندہ رکھنے کے لئے اسباب کچھ قربانی [illegible] کے سامنے [illegible] تو زمیندار کے اس عظیم حرمت [illegible] سرنگوں نہ ہونے دو۔ [illegible] زمیندار [illegible] زمیندار کی آخری منزل تک [illegible] آخری [illegible] ہے۔ اسکی فتح تمہاری فتح ہے۔ اور اسکی شکست تمہاری شکست ہے اسکی زندگی تمہاری زندگی ہے۔ اور اسکی موت تمہاری موت ہے۔

ایسے حالات میں میں ان تمام مسلمانوں سے جنکے پہلو میں دل ہے [illegible] بیٹھا کا درد ہے۔ اسلام کے پیچھے پاک اور مقدس نام پر اپیل کرتا ہوں کہ زمیندار کے بجھے ہوئے چراغ کو پھر روشن کریں۔ اے خدا تو مسلمانوں کو توفیق دے۔ [illegible] زمیندار کے دوبارہ جاری ہونے کا [illegible] ہیں۔ تاکہ [illegible] دین [illegible] کا خدا کوئی نہیں۔

Yousaf Aziz Magsi Chair

# تفریحات

# پٹوار سکول کچلاک

ہمیں مصدقہ طور پر معلوم ہوا ہے۔ کہ پٹوار سکول کچلاک میں یکم جون ۱۹۷۳ء سے کھل رہا ہے۔ جس میں مرکزی گورنمنٹ کی ہدایت کے بموجب مڈل پاس ملکی نوجوان داخل کئے جائینگے۔ اس لئے ہم ملکی نوجوانوں کو بروقت اطلاع دیتے ہیں کہ وہ ابھی سے اپنی درخواستیں اسسٹنٹ ریونیو کمشنر کوئٹہ کے پاس بھیجدیں۔ اور اسکی نقل ... کو ضرور دیں۔ تاکہ بعد میں کسی کو یہ کہنے کا موقعہ نہ ملے ... درخواست نہیں دی ... [illegible]

[illegible]

## بلوچستان کے تعلیمی وظائف کی تقسیمات

تعلیمی سال کی ابتدا ہے اور وظائف تقسیم کرنے کا یہی وقت ہے ... ایک دفعہ حکومت اور افسران متعلقہ کو توجہ دلا چکے ہیں ... [illegible]

# پشین کا ایک نک بند

## وہ اگر شاعر نہیں تو شاعروں کی دُم تو ہیں۔

پرندے کا نام ہے۔ گریباں اٹی۔ ظرف مکان معلوم ہوتا ہے ... [illegible]

[illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

# تکمیلِ انسانیت

## طبعزاد افسانہ

(از محمد یوسف مسلی عزیز مگسی)

(۱) عزیز احمد شباب کی رعنائیوں کا مجسمہ لمبے قد نرگسی آنکھوں بلوریں [illegible] عزیز احمد ابھی عمر کے [illegible] میں [illegible] کہ والد کے سایہ سے محروم ہو گیا —

[illegible] طبیعت کی قدامت پرست [illegible] کا شیوہ ہے کہ ایک ذرہ عقل اور نفع رسانی [illegible] —

[illegible]

پورے [illegible] عزیز احمد کے لئے ایک اردو فارسی کا معلم ۴۰ روپیہ ماہوار مشاہرہ پر رکھا گیا —

(۲) عزیز احمد فطرت سے ایک خاص قسم کا دل و دماغ لیکر آیا ہوا تھا — اور نہایت ہی ذہین تھا — مطلع کر رئیس زادے اکثر سیر شکار کھیل کود کے دلدادہ ہوتے ہیں — عزیز احمد کو ان باتوں سے نفرت تھی — اسکو بچپن سے ہی حصولِ تعلیم کا شوق تھا — بڑا ہونہار تھا — چاہے بجے سے اندھیرے اٹھکر وضو کر ساتھ سے استاد کے پاس جانا — اور شام منہ اندھیرے گھر واپس آنا — گھر میں بھی کتابیں ساتھ ہوتی — کھانا کھانے کے بعد چراغ سامنے رکھکر پڑھتے پڑھتے سبق کو پوری طرح حفظ کر لینا — یہ اسکا روزانہ معمول تھا — بلا ناغہ ایسا ہوا — کہ اسکی والدہ نے بعض نیند کے بعد کروٹ بدلنے پر جو اپنے سعید بیٹے کو یوں مصروف کتاب دیکھا — تو جذبہ محبت مادری سے مغلوب ہو کر بستر سے اٹھ عزیز احمد کے کھولوں پر بشری محبت ثبت کرتے ہوئے کہا — میرے لال اب بہت وقت گذر گیا ہے دیکھو اتنی تکلیف سے دماغ خراب ہو جانے کا اندیشہ ہے — اپنی ماں کا کہنا مان جاؤ سو جا — عزیز احمد بیچارہ والدہ کی تعمیل حکم میں چپ چاپ بستر پر لیٹ جاتا — بستر پر بھی کافی عرصہ تک زیرِ لب کچھ گنگناتا رہتا — شاید وہ باقی حصہ کو بھی والدہ کی خاطر لیکر سونا پڑتا تھا — حفظ کرتا ہو گا — باقی چار سال کی سرگرمی [illegible]

تعلیم کے بعد جب عزیز احمد کے والد نواب محمد عثمان خان نے عزیز احمد کے سلم کو خلعت بوچار ہزار روپیہ نقد — ایک قلمی ریشمی اور چند دیگر ریشمی پارچہ پر مشتمل تھی — دیگر رخصت کیا — تو عزیز احمد اسوقت فارسی اور اردو کی ہر ایک مشکل سے مشکل کتاب بآسانی پڑھ اور سمجھ سکتا ہے — اُسکے اثر افروز تھا — یا ان [illegible] مشرح افروز — تو عدم حصولِ تعلیم انگریزی کا . . . . . . . . .

(۳) عزیز احمد کے دو بھائی اور تھے — ایک تو نواب اشتیاق احمد جسکی عمر تقریباً پینتالیس ۴۵ برس تھی — اور دوسرے سوتیلی ماں سے تھے — چونکہ بڑے صاحبزادہ ہونے کی حیثیت سے والد کی مسند کے جانشین ہونے والے تھے — اسلئے چھوٹے [illegible]

تو انکی خود داری اور آنے جانے والوں کے انتظار میں بسر گذاری میں صرف ہوئے — ان رسمی نظاہروں سے فراغت کے بعد نواب اشتیاق احمد کی رسم مسند نشینی منائی گئی — جس میں شہر کے تمام معززین رؤسا وکیل — ڈاکٹر — مجسٹریٹ — ڈپٹی کمشنر — کمشنر شریک ہوئے — آخرکار وہ دن بھی آگیا — جس میں کہ عزیز احمد اور اسکے چھوٹے بھائی رشید احمد کی قسمتوں کا اہم فیصلہ ہونے والا تھا — نواب اشتیاق احمد نے خود ہی اپنے چند ہم جلیسوں کی وساطت سے تقسیم جائداد کے متعلق سلسلہ جنبانی شروع کی — عزیز احمد نے اسکا جواب یوں دیا — کہ نواب اشتیاق احمد صاحب میرے بزرگ بھائی اور میرے لئے بمنزلہ والد حیثیت رکھتے ہیں — ہم دونوں یتیم بھائی انکو ہی اپنا باپ سمجھکر انکے سایۂ عاطفت میں زندگی گذارنا چاہتے ہیں — ہم عمر کی کے برکات سے [illegible] نہیں — اگر وہ اس پر مصر ہیں — تو ہم بحالت مجبوری صرف انکی خواہش کی تکمیل میں خلل انداز ہونے کی بناء پر سب اختیارات انکو دیتے رہتے ہیں — وہ جس طرح مناسب تصور فرماویں — کریں —

نواب اشتیاق احمد کے لئے [illegible] بلا عیدی کی [illegible] رہا جو بڑا حامد دولت تھا — [illegible]

[illegible]

## غزل

(از عنقا)

شعر چھوڑوں مشاغلہ جائے — لذتِ غم علیحدہ جائے
[illegible] سے مشابہ کرتے ہیں — بجاڑ میں آفتاب دمہ جائے
دل سے [illegible] چاہوں — عشق اتنا ہی تہ بتہ جائے
جب [illegible] — دل سے پھر ہے کیوں گرہ جائے
میں بھی پھولوں [illegible] — رشک کا گر کش [illegible] جائے
ایسے عاشق کا کیا مداوا ہو — اور محفل سے پرے نگہ جائے
فرق پھر کیا ہے مجھ میں اور اسمیں — [illegible] شکوہ و گلہ جائے
واں سے شاید ہوا صبا کو گذر — جب [illegible] جائے فرش رہ جائے
پھر بھی تیرا نیتہ بتا نہ سکوں — اور اتنا تو دل میں رہ جائے

جب تلک قوم اور عنقا ہوں
ان کا باہم معاملہ جائے

[illegible]

نواب کہلاتے تھے — اور احساس ہے کہ اب چند دنوں میں ۱۵ ہزار روپیہ کی نعمت کے مالک ہونے والے تھے — اور ساتھ مال کی کثرت خود فتنہ دار شکوک کو نشہ اور بچپن کی تربیت کے نقدان نے نواب اشتیاق احمد خان کو قدرتی طور پر ایک بیرحم اور پتھر دل انسان بنا رہا تھا — اپنی بیجا خواہشات کی تکمیل کیلئے وہ ہر ایک ذلیل سے ذلیل ننگ انسانیت افعال کے ارتکاب نہیں نہ جھجکتا —

دوسرے چھوٹے بھائی جو عزیز احمد کے ماں جائے تھے — اسکا نام رشید [illegible] تھا اور اسکی عمر ۱۵ برس تھی — یہ اسوقت کا ذکر ہے — جبکہ نواب محمد عثمان خان کو انتقال کئے ایک ہفتہ گذر چکا تھا — نواب مرحوم چونکہ ایک نہایت ہی متمول رئیس اور اپنے شہر کے سردار تھے — انکے انتقال کے بعد کچھ دن [illegible]

[illegible] کہ نواب اشتیاق احمد کو [illegible] — [illegible] طاقت اور ہونے کی [illegible] بیجا اخلاقی فیصلہ [illegible] مسودہ پر خود ہی دستخط [illegible] کروا دئے — فیصلہ ریاست کے [illegible] کیا گیا — چونکہ [illegible]

(۴) عزیز احمد کو باپ کے مرنے کے بعد [illegible] تقسیم کے اسقدر تھی — کہ عزیز احمد تھوڑے عرصہ میں اپنی شرافت طبعی کی وجہ سے ہر ایک کے دل میں گھر کر گیا — شہر کے اعلیٰ افراد عزیز احمد سے گفتگو کرنا تعلقات بڑھانا اپنا فخر سمجھتے [illegible]

(باقی آئندہ)

Yousaf Aziz Magsi Chair

# دیگر ممالک کی تازہ خبریں

## مراکش میں ایک نئے مجاہد کا ظہور

### ہم ایک روز ضرور کامیاب ہونگے

مراکش کے عرب [illegible] سخت جان واقع ہوئے ہیں۔ حکومت اسپین نے ان کو دبانے [illegible] ریفیوں تک اپنی افواج کو متعین کر چکا ہے ۲۰ برس کے گورنر [illegible] ان کی دراندازی کر رہا ہے۔ مگر عرب ہیں کہ اس استقلال کے ساتھ جنگ پر آمادہ ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ مراکش میں ایک جدید مجاہد کا ظہور ہوا ہے جس نے اپنی تقریروں سے قبائل کے تن نیم جان میں زندگی کی نئی [illegible] ہے۔

نئے مجاہد نے گزشتہ ماہ مراکش قبائل کو جمع کر کے ایک خطبہ [illegible] ہم ایک نہ ایک روز ضرور کامیاب ہونگے۔ بشرطیکہ ہم اپنی کوششوں [illegible] استقلال جات کی اہمیت کو سمجھتے رہیں۔ فرانسیسی حکام کو اس جدید [illegible] سے سخت تشویش لاحق ہو گئی ہے۔

## وسینندار دو ماہ کیلئے بند ہو گیا

مولانا ظفر علی خان نے اعلان کیا ہے کہ مالی مشکلات کی وجہ سے زمیندار دو ماہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔

## افغانستان کے مذہبی قوانین میں ترمیم

امان اللہ خان نے افغانستان میں ایسے قوانین پاس کئے تھے جو لوگوں کی مذہبی آزادی پر اثر انداز ہوتے تھے۔ جنرل نادر خان نے انہیں شاہی فرمان کے ذریعہ منسوخ کر دیا ہے۔

## افغانستان میں ایک طالبعلم کو سزا

مقام فرانسیسی سکول کابل کے ایک افغان طالبعلم کو خلاف قانون پولیٹیکل سرگرمیوں کی وجہ سے تین سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

## کمال پاشا کے خلاف ترکی فوج کی بغاوت

ترکی فوج کے ۵ افسر گرفتار کر لئے گئے الزام یہ ہے کہ انہوں نے بغاوت کرانے کی [illegible] ایک بارک میں بند ہے جس کا ایک دو پر کا فوج نے محاصرہ کر لیا ہے دھڑا دھڑ گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔

---

معلوم ہوا ہے کہ فوج میں پورے طور پر افتراق کے جراثیم اثر پھیلا دیا گیا۔ اور فوج کمال پاشا کی موجودہ ڈکٹیٹر شپ کو پسند نہیں کرتی۔ بلکہ وہ موروثیت [illegible] ڈکٹیٹری کی خواہشمند ہے۔ لیکن غازی پاشا نے صاف انکار کر دیا ہے۔ اور ترکی سے افتراق کی تحریک کچلنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

## افغانستان کے باشندوں کو نہتا بنانیکا فیصلہ

افغانستان گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ باشندوں سے ہتھیار لے لئے جائیں۔ اس وقت ہتھیار رکھنے کی وہاں جو کھلی اجازت ہے گورنمنٹ اس کو ختم کرنا چاہتی ہے اس سلسلے میں مشرقی افغانستان و جلال آباد کی گورنمنٹ نے احکام جاری کر دیئے ہیں کہ کوئی شخص بندوق، پستول، رائفل وغیرہ لیکر افغانستان میں داخل نہ ہو جو اس حکم کی خلاف ورزی کریگا اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائیگی۔ اس پر لا محالہ سرکاری پروگرام کو ہی لاگو کیا جاتا ہے اس قسم کے ہتھیار رکھ کر چلنا پٹھانوں کے لئے ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔

## مشرق بعید میں عالمگیر جنگ کا امکان

جاپان کے وزیر خارجہ نے پریس کے ذریعہ تمام دنیا کو متنبہ کیا ہے۔ کہ وہ چین [illegible] بات ان تجاویز کے سلسلے میں دیا گیا ہے جو چین کی [illegible] سے متعلق ہیں۔

اس بیان میں کہا گیا ہے کہ جاپان مشرق میں تمام امن کی اپنی قدرتی ذمہ داری تصور کرتا ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ چین میں قیام امن کا انحصار خود چین پر ہے جاپان چین کے بارے اس فعل کی مخالفت کریگا۔ جو مشرق کے امن کے لئے پر خطر [illegible] جاپان مخالفت کے لئے مجبور ہو [illegible] مشرق کے امن میں فساد برپا کرنے کی کارروائی کی مشق [illegible] جات مہیا کئے گئے۔

## سلطان ابن سعود کی افواج کی فتح

شہزادہ فیصل بن سعود نے بالآخر [illegible] کو فتح کر لیا۔ انہوں نے حریف کے ۳۰۰ سپاہی ہلاک کر دئے۔ اور ۵۰۰ سپاہیوں کو گرفتار کر لیا۔ شہزادہ خالد نے قلعہ الیمنہ کو بھی فتح کر لیا اور دشمن کے ایک سو سپاہی مارے گئے۔ اور دو سو گرفتار کر لئے گئے۔ شہزادہ موصوف نے اپنی فوج کا ایک دستہ قلعہ میں تعینات کر دیا ہے اور بقیہ فوج سے [illegible] کا محاصرہ کرنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ الشریر نے جو کہ [illegible] فوج کے سردار ہیں [illegible] اور اس کے قلعوں کو فتح کرنے کے بعد [illegible] کے علاقوں کی قوموں نے ان کی اطاعت قبول کر لی ہے۔ اب [illegible] کا محاصرہ بحری و بری افواج کئے ہوئے ہیں۔ اب وہ اس کو فتح کرنے کی خبر کے منتظر ہیں۔ یمن کے حکمران سردار [illegible] یہ معلوم ہوا کہ ان کے سپاہی ثابت قدم نہیں ہیں۔

---

گورنمنٹ نے سلطان ابن سعود کو مندرجہ ذیل تار روانہ کیا ہے اعلیٰ حضرت والا کی خواہش کے مطابق میں نے اپنی فوج نجران سے واپس بلا لی ہے۔ اور تمام معاملہ حضور والا کی مرضی پر چھوڑ دیا ہے۔ براہ کرم ہمارے [illegible] کو روانہ ہونے کی اجازت دیں۔

سلطان ابن سعود نے مندرجہ ذیل جواب [illegible] روانہ کیا ہے۔ جب تک ہمیں اس بات کا یقین نہ ہو جائے۔ کہ آپ نے اپنی فوج پہاڑی علاقوں سے جو کہ اس نے جنگ شروع ہونے سے قبل فتح کئے تھے۔ واپس بلا لی ہیں۔ اور جب تک وہ لوگ جو کہ ان علاقوں کے باشندوں میں سے قید کر لئے گئے ہیں رہا نہیں کر دئے جاتے۔ اور جب تک ادریسیوں کو ہمارے حوالے نہیں کر دیا جاتا اس وقت تک [illegible] کو نہیں جانے دیا جا سکتا۔

## تخت افغانستان کے دعویدار کی گرفتاری کیلئے ۱۵ ہزار کا انعام

### غوث کے قبائل امین جان کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو رہے ہیں

اطلاعات ہیں کہ امین جان نے امان اللہ کے بھائی کی حیثیت سے تخت افغانستان کا دعویٰ کیا ہے۔ پہلے تو وہ مجہول معلوم ہوتا تھا۔ مگر اب غوث کے قبائل اس کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو رہے ہیں۔ اور صورت حال یہ ہے کہ سمت جنوبی کے گورنر انچیف نے ایک بڑا دستہ غوث کو روانہ کر کے امین جان کے خلاف کارروائی کرنے کا پروگرام تجویز کیا۔ اس کی گرفتاری کے لئے پندرہ ہزار کا انعام بھی مقرر ہوا ہے۔ گزشتہ جولائی میں امین باجوڑ میں نمودار ہوا اور برٹش گورنمنٹ کو اس کو گرفتار کرنے کے لئے فوج کا [illegible] برطانوی [illegible] معاہدات کی رو سے سرحدی قبائل اس کی اجازت نہیں دے سکتی کہ وہ افغانستان کے اندرونی معاملات میں دخل دیں۔ چنانچہ [illegible] افغانوں کو جو اس کی ہمدردی کر رہے تھے، سخت تنبیہ کی گئی ہے۔

## سیاسی اسیروں کی رہائی آرڈیننسوں کی تنسیخ اور تقریر کی آزادی کا مطالبہ

[illegible] وزیر ہند کی خدمت میں لندن ۱۲ [illegible] کے زیر اہتمام دارالعوام میں ایک جلسہ زیر [illegible] مسٹر [illegible] منعقد ہوا۔ جس میں [illegible] ہیں کہ وہ ہندوستان میں [illegible] کے خلاف [illegible] کیا [illegible] الفاظ میں مذمت کی [illegible] انتخابات کے دوران [illegible] سیاسی اسیروں اور [illegible] جماعت مقدمہ چلائے بغیر [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

# کوئٹہ اور سبی کی میونسپلٹیوں پر ایک نظر

( از ہوت بلوچستانی )

آج دنیا ترقی کی جس منزل پر ہے وہ اخبار بین حضرات سے ہرگز پوشیدہ نہیں ہے - اور اسکے ساتھ بلوچستان پستی کے جس تحت الثرٰی ذلت کی زندگی بسر کر رہا ہے یہ ان حضرات پر اظہر من الشمس ہے - بلوچستان کے کسی گوشہ میں تھوڑا سا بھی اثر ڈال چکے ہوں - یا ان [illegible]

[illegible]

سادہ لوحی اور نادانی کی معصومیتیں انکے نزدیک کبیرہ گناہ ہیں - کیونکہ یہ وہ وقت ہے جسکے دور میں "مذہب" کو ایک مذہب جنون سمجھا جاتا ہے - جو ٹھکرا دینے کے قابل ہے - بلکہ مضحکہ سے اڑا دینے کے لائق ہے - لیکن جہاں یہ دور دورہ شروع ہوا ہے - تو وہاں لوگوں میں فطری طور پر خود بخود اپنی ذلت کا احساس ہونے لگا ہے - اور اپنے حقوق کو حاصل کرنے کے لئے بیتابی سی پیدا ہو گئی ہے - چنانچہ آج جہاں دیکھو وہاں لوگوں میں انجمنیں بنی ہوئی ہیں - اور مظلوم کے لئے کوئی نہ کوئی ضرور اپنے آپ کو ایثار و قربانی کے لئے پیش کر چکا ہے

آج ہم دیکھ رہے ہیں - کہ بلوچستان میں انجمنیں بنی جا رہی ہیں - اور اپنے حقوق کی نگہداشت کے لئے ان میں تنظیم پیدا ہوتی جا رہی ہے خلاق العالم نے انکے لئے "رہنما" بھی پیدا کر دئے ہیں - اور بلوچستان والوں پر یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ ان سے دراصل کس کس کو سچی ہمدردی اور جوہر ایمانی ہے - اور کون "ڈھونگ باز" ہیں - رہنمایان بلوچستان پر طرح طرح کی مصیبتیں امتحاناً نازل ہو رہی ہیں - اور سچے کھوٹے [illegible]

[illegible]

# لیاری کی تعلیم اور میونسپلٹی

میں کچھ عرصہ سے دیکھ رہا ہوں کہ اخبارات میں عنوان مندرجہ بالا کے تحت مضامین لکھے جا رہے ہیں - اور قریباً سب میونسپلٹی کو مطعون کر رہے ہیں - حالانکہ یہ سراسر اصلیت کے منافی ہے - میونسپلٹی بذات خود کوئی چیز نہیں - یہ چند افراد کی ایک جماعت کا نام ہے - اور وہ افراد شہریوں کی طرف سے نمائندہ ہیں - حق تو یہ ہے کہ یہ غلطی خود شہریوں کی ہے آخر وہ کیوں کر ایسے لوگوں کو ووٹ [illegible]

[illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

# بلوچستان کی خبریں

## پولیٹیکل ایجنٹ کا کیمپ زیارت میں

سبی۔ گرمی شروع ہوگئی ہے۔ اور پولیٹیکل ایجنٹ سبی کا دفتر گرمی کی وجہ سے زیارت چلا گیا ہے۔

(نامہ نگار)

## سبی کا ترقی کے اعلےٰ مدارج پر

(دروغ برگردن مسلمؔ)

گزشتہ ہفتہ جدید الیب مفرات بعنوان "کالسی" میں ……… ایک ملا صاحب کوئٹہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ ان دنوں کالسی ……… کی انگریز کاحکم ……… کر رہی ہے۔ پرانے اور بوسیدہ مکانات گرا کر ……… کو ……… مسیح کر کے ان پر تارکول ……… بچھائی گئی ہے ……… اور جانوروں کا نہایت ہی اعلیٰ انتظام ہے۔
عوام کے لئے سیرگاہیں، سرکٹ گاہیں اور باغات بکثرت لگوائے گئے ہیں۔ ……… مڈل اور پرائمری سکول کھول دئے گئے ہیں۔ کالج کھولے جانے کی تجویز زیر غور ہے۔ رعایا کے حقوق ……… کی طرح نگہداشت کی جا رہی ہے۔

## بلوچستان کے قائدِ اعظم کی بھوک ہڑتال

مچھ۔ بلوچستان کے قائدِ اعظم خان عبدالصمد خان اچکزئی ……… نے بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔ جو سیاسی رہنماؤں کو سعادت سے بانفاق راضی کرنے کے لئے مجبور کرنے کے خلاف احتجاج کے طور پر ہے۔

(نامہ نگار)

## علاقہ سبی میں فصل ربیع کی کٹائی

سبی علاقہ کی فصلات ربیع پک کر تیار ہو چکی ہیں اور ایک مہینہ سے انکی کٹائی شروع ہے۔

(نامہ نگار)

## رسالدار میر جلال خان اور جمعدار میر عثمان خان قید کر دئے گئے

تربت۔ رسالدار میر جلال خان اور جمعدار میر عثمان خان اسسٹنٹ پولیٹیکل مکران نے اس جرم کی پاداش میں قید کر دیا ہے۔ کہ وہ کیوں ابھی فرار ہو کر پولیٹیکل ایجنٹ قلات اور ریونیو کمشنر بلوچستان کے پاس رہ گئے۔

(نامہ نگار)

## مکران کی سرحداری کی آسامی پر ایک غیر ملکی کا تقرر

پنجگور۔ اگرچہ مکران کی سرحداری کی آسامی کے لئے رسالدار میر لواب خان۔ رسالدار میر مراد بخش خان۔ رسالدار امیر شیرول خان جمعدار میر خان جہان خان اور رسالدار میر فقیر جان لائق اور حقدار ملکی موجود تھے۔ خصوصاً جمعدار میر جہان خان صاحب اس آسامی پر کام بھی کر چکے ہیں۔ جن بنا پر مسٹر کاکس سابق پولیٹیکل ایجنٹ قلات نے ان کو آئندہ سرحدار بنائے جانے کی سفارش کی تھی۔ مگر ان تمام باتوں کو پس پشت ڈال کر مذکورہ بالا آسامی پر ایک غیر ملکی مقرر کر دیا گیا ہے۔

## خان اچکزئی اور میر صاحب گرد و پا بند پابند

مچھ جیل میں خان عبدالصمد خان اچکزئی اور میر عبدالعزیز خان کرد بہت سخت پابندیاں ہیں۔ کوئی انہیں ملاقات نہیں کر سکتا۔ ان دونوں کو آپس میں ملنے دینا تو درکنار دوسرے قیدیوں سے بھی الگ علیحدہ کوٹھڑیوں میں بند رکھا ہوا ہے۔ ……… ناجائز سلوک کیا جا رہا ہے۔ میر صاحب کی صحت اچھی ہے۔

(نامہ نگار)

## تاجپوشی کے موقعہ پر ملکی ……… کی محرومی

مستونگ۔ مکان پیر ترنگ آباد اور تیرگی ……… جشن ……… کے مواقع میں شامل ہوا کرتے تھے۔ مگر اس دفعہ نوابزادہ ………… خان آف قلات کی تاجپوشی کے موقعہ پر مکان تیرگی کو دربار میں شمولیت کی دعوت نہیں دی گئی۔ حالانکہ سرداران جہالاوان کے معتبرین تک کو بلایا گیا۔ مکان تیرگی کو دراصل ……… نشستیں انعامات اور خلعتیں دلوا ……… گئے ہیں۔

(نامہ نگار)

## میرزا رحیم بخش مدرس ترنگ آباد کی برطرفی کی اصل وجہ

گزشتہ دنوں میرزا رحیم بخش مدرس ترنگ آباد کو معطل ……… ………

برطرف کر دیا گیا تھا۔ حال ہی میں انہوں نے پولیٹیکل ایجنٹ قلات سے ملاقات کی ہے۔ جس نے انکو بتلایا کہ اسے سیاسیات میں حصہ لینے کے جرم میں برطرف کیا گیا ہے۔ حالانکہ اخبارات میں اصل وجہ اچھا کام نہ کر سکنا ہے۔ جسکے جواب میں مرزا صاحب نے کہا کہ میں پانچ سال سے اچھا کام کر رہا ہوں۔ یکلخت برے کام کرنا کیا ہوگیا۔ اور یہ کہ سیاسیات میں حصہ لینے کے احکامات بعد میں جاری ہوئے ہیں۔

## مسٹر محمد ہاشم انسپکٹر ایکسٹنشن سناور مکران کا عطیہ

سبی۔ مسٹر محمد ہاشم خان انسپکٹر ایکسٹنشن سناور مکران نے ایسوسی ایشن مسلمانان سبی کے وفد سے ملاقات کی۔ آپ نے انجمن مذکور کے اغراض و مقاصد سننے کے بعد از راہ قدم ملک فوزی مبلغ پچیس روپیہ عطیہ کے طور پر عنایت کئے۔ اور دو روپیہ ماہوار چندہ کا وعدہ فرمایا۔

(نامہ نگار)

## باشندگانِ تیری کا افلاس

تیری۔ باشندگانِ تیری تاہر کی طرح افلاس کے پنجے میں گرفتار ہیں۔ کیونکہ اس کساد بازاری کے زمانے میں بھی ان غریبوں سے وہی مالیہ جا رہا ہے۔ جو خوشحالی کے زمانہ میں لیا جاتا تھا۔ ورنہ بھاری مالیہ ادا کرنے کی وجہ سے مفلسی کے شکار رہے ہیں۔ کیونکہ پانی کم ہو گیا ہے۔ اور پیداوار مقابلتاً دو تہائی سے بھی کم ہے۔

(نامہ نگار)

## قاضی احمد سبی کے خلف الرشید عزیزی عبداللہ کو ریاست کیطرف سے تعلیمی وظیفہ

سبی۔ قاضی احمد صاحب کے صاحبزادے عزیزی عبداللہ نے امسال آخر مڈل کا امتحان پاس کیا ہے۔ جسکو ریاست نے مستونگ میں تعلیم کرنے کے لئے مبلغ دس روپے ماہوار کا وظیفہ دیا ہے۔ جو ……… کے لئے روانہ ہو چکا ہے۔

(نامہ نگار)

## سبی میں عبدالمجید کی دکان

چوری ……… ………

سبی۔ سیٹھ عبدالمجید کے ……… سے ……… گئے ہیں۔ کہ انہوں نے انکی دکان پر ……… اور ……… گئے۔ سیٹھ کی دکان چند ہی اور وہ ……… چھپا دیا۔

(نامہ نگار)

Yousaf Aziz Magsi Chair

# ماخوذات

## ۱۔ رجعوا الی القرآن

### قرآن مسلمانوں کے تصرف سے کیونکر نکلا؟

([illegible] عبدالمجید [illegible] سیکرٹری سیرت کمیٹی پٹی ضلع لاہور)

قرآن [illegible] عزت کتاب ہے۔ حضرت محمد صلعم نے قرآن ہی کے ذریعہ سے [illegible] کی بنیاد ڈالی اور قومیت کی [illegible] پیدا کی۔ وہ [illegible] اور عدل و انصاف پر ہے [illegible] قرآن اعتدال [illegible] اخلاقی قدروں کی تاریکی سے نکال کر [illegible] روشنی میں [illegible]۔ [illegible]

([illegible])

[illegible] مسلمانوں کے لئے درس عبرت ہے جنہوں نے [illegible] قرآن کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی قرآن مسلمانوں کے عروج و زوال کا معیار ہے۔ حجۃ الوداع کے خطبے میں پیغمبر اسلام نے اعلان فرمایا تھا۔ کہ مسلمان جب تک اللہ کی کتاب پر عمل کریں گے۔ گمراہ نہ ہوں گے۔ اسلام کی تیرہ سو سالہ تاریخ اس اعلان عظیم کی صداقت پر گواہ ہے۔ مسلمانوں کے عروج و زوال کی بحث میں دفتر سیاہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ مختصر بات صرف اتنی ہے کہ مسلمان ترک قرآن سے ذلیل و خوار ہوئے ہیں۔ اور اب قرآن کے ذریعہ ہی قرن اول کے عروج کو پا سکتے ہیں [illegible] قرآن علیم کی طرف متوجہ ہو جانا چاہئے۔

## قرآن کی تعلیمی درسگاہوں کا اختلال

قرآن مسلمانوں کے ہاتھ سے کیونکر نکلا؟ اس کا اولین سبب ہمارے مسجدی نظام کی بربادی ہے سب سے پہلا اور سب سے زیادہ مسجد والوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے اہل محلہ کو قرآن سمجھائیں اور قرآن پر قائم رکھیں۔ لیکن اب ہزاروں ہزار مسجدوں میں ایسے ہی لوگ بھرے پڑے ہیں جو کلام طیب کے معنی ہی نہیں جانتے۔ جب [illegible] تو [illegible] کیونکر [illegible] سکتی ہیں۔

## واعظان رنگین اور قرآن

ترک قرآن کا دوسرا سبب ہمارے واعظوں کی غلط روش ہے۔ ہمارے اکثر واعظین اپنے سامعین پر جادو ڈالنے کے لئے رنگین تصوف، رنگین مقولوں، رقت انگیز روایات، دلکش اشعار، لطائف و ظرائف اور ضعیف روایات و معجزات میں الجھے رہتے ہیں۔ ابتدا میں قرآن کی چند آیات پڑھی جاتی ہیں۔ اور پھر [illegible] گھنٹے خرافات۔ لطیفہ گوئی اور داستان سرائی میں صرف ہو جاتے ہیں۔ [illegible] وحی محمدی کی تبلیغ نہیں ہے۔ اگر ہمارے خطیب اپنے ذاتی بیانات کو محدود کر کے صرف وحی محمدی کی تبلیغ میں مصروف ہو جائیں۔ تو امت کی زندگی پھر از سر نو قرآنی بنیادوں پر قائم ہو سکتی ہے۔

## قرآن کے موجودہ درس

اس وقت تبلیغ قرآن کے لئے جا بجا درس شروع ہیں۔ ان درسوں سے بھی پورا فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ حضور سرور عالم کا طریقہ یہ تھا کہ آپ محلوں گلیوں، بازاروں اور میلوں میں جہاں پانچ دس آدمی جمع دیکھتے تھے۔ تشریف لے جاتے تھے۔ اور قرآن سناتے تھے۔ مگر ہمارے علمائے مسجدوں سے باہر نکل کر قرآن سنانا پسند نہیں کرتے اور خود مسجدی درسوں کا یہ حال ہے کہ قرآن کھول کر ایک سادہ سی آیات پڑھتے ہیں۔ اور فاضل معلم کے حلق میں صرف و نحو، فصاحت و بلاغت، منطق، کلام، تصوف، فلسفہ، فقہ، مناظرہ کی امداد سے اس کے بیان کو اس قدر پیچیدہ اور طویل بناتے ہیں کہ زیر بحث آیت ایک معمہ بن کر رہ جاتی ہے۔ اس خرابی کا اصل سبب یہ ہے کہ نزول قرآن کے مقررہ مقاصد درس کے وقت ہمارے علمائے کے سامنے نہیں ہوتے۔ ہمارے موجودہ درسوں کا مشترک نقص یہ ہے کہ معلمین قرآن آیات کی آسانی اور سادگی کو سامنے رکھ کر کم الفاظ میں اپنے شاگردوں کو قرآن کے معنی نہیں سمجھاتے اور اکثر علمی بحثوں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ ایک ایک لفظ آیت کے دس دس معنی بیان کرتے ہیں۔ کبھی جوش تقریر میں بہہ کر کہیں سے کہیں نکل جاتے ہیں۔ کبھی [illegible] قرآن کا مقصد ہی فوت کر دیتے ہیں۔ جیسے قرآن کو سمجھانا [illegible] عمل [illegible] کا قیام اور روح قرآن کی تبلیغ [illegible]

## مطالعہ قرآن کے موانع

اشاعت قرآن کی بہترین صورت یہ ہے کہ تعلیم یافتہ مسلمان خود مطالعہ قرآن کی طرف متوجہ ہوں اس راہ کی سب سے بڑی دقت یہ ہے کہ ہمارے ہاں ایسی کتابیں نایاب ہیں۔ جو جدید اصولوں کے مطابق [illegible] طلبا کی پوری پوری امداد کریں۔ [illegible] قرآن کی صحیح [illegible] کتب موجود ہے۔ جو تعلیم قرآن میں مبتدیوں کی سہولت کا باعث ہو سکے۔ لیکن اس سے بھی بڑی روک یہ ہے کہ عام مسلمانوں میں یہ غلط خیال پھیلا ہوا ہے کہ قرآن ایک نہایت ہی مشکل اور ادق کتاب ہے ۹۵ فیصدی مسلمان اس غلط فہمی کا شکار ہیں۔ اور اسی بری طرح ان کے دماغوں میں عمر بھر یہ خیال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ از خود بھی مطالعہ قرآن کی جرأت کر سکتے ہیں آج قرآن کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ جس قدر بھی جلد ممکن ہو مسلمانوں کو اس غلط اور مہلک خوش فہمی سے بچایا جائے۔

## قرآن کس قدر آسان ہے

قرآن ایک اوسط درجہ کی مختصر کتاب ہے اور اس کے الفاظ کی تعداد [illegible] اور بھی کم ہے۔ [illegible] اندازہ ہے کہ اگر [illegible] ڈیڑھ دو سو صفحہ کی انگریزی کی کتاب لی جائے تو اس کے الفاظ کی تعداد قرآن کی نسبت زیادہ ہو گی۔ مطالعہ عام کی رفتار سے صرف دو دن میں سارا قرآن پڑھا جا سکتا ہے۔ قرآن کو [illegible] عام عربی زبان پر قیاس نہیں کرنا چاہئے قرآن کا اپنا دعویٰ ہے کہ قرآن آسان ہے تسلیم قرآن کا سب سے پہلا معجزہ یہ ہے کہ اس نے عرب کے شتربانوں کی زندگی میں ایک ایسا انقلاب پیدا کر دیا جو صدیوں کی رسم تعلیم و تربیت سے بھی پیدا ہونا ناممکن تھا۔ اگر قرآن واقعی مشکل اور ادق ہوتا تو عرب کے جاہل اور وحشی قبائل اس سے اسقدر جلد متاثر نہ ہو سکتے۔ قرآن کریم میں بے شمار [illegible] بار بار آتی ہیں۔ پھر قرآن کے بعض حصے ساتھ ہی دوسرے حصوں کی تفسیر کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر قرآن کو محض نفس [illegible] کی اصلاح و ہدایت کی نیت سے پڑھا جائے تو وہ کسی طویل صرف و نحو۔ منطق اور کلام اور فلسفہ کا محتاج نہیں۔ ضرورت صرف یہ ہے کہ اسے ادب و عقیدت سے باقاعدہ اور بار بار پڑھا جائے۔ اور تفکر و تدبر اور دل و دماغ کو حاضر رکھ کر اس پر غور کیا جائے پھر اس کے [illegible] معارف کے موتی از خود سطح پر آ جاتے ہیں۔

## قرآن کی طرف آؤ

برادران ملت! آپ خدا کے لئے اس رمضان سے قرآن کریم کا مطالعہ شروع کریں۔ ہر صبح خود قرآن پڑھیں اور اپنے متعلقین کو قرآن پڑھنے کی ترغیب دیں گھروں، دوکانوں، مسجدوں میں ہر جگہ قرآن کھولے جائیں ۲۷ رمضان المبارک کو تمام دنیائے اسلام میں یوم القرآن منایا جائے۔ ہر ایک شہر میں جلسے ہوں اور اس جوش و شان سے نوجوانان کو قرآن کی دعوت دی جائے۔ کہ ہر گوشہ عالم میں قرآن سے [illegible] جائے۔

## خان عبدالصمد خان اچکزئی کیساتھ جیل میں ناروا سلوک

بلوچستان کے محترم لیڈر خان عبدالصمد خان اچکزئی کو پچھلے دنوں حکومت بلوچستان نے تین سال کے لئے محبوس کیا تھا۔ سنا جاتا ہے کہ گورنر نے ان کو قید محض کی سزا دی تھی اور [illegible] کی سفارش کی تھی کہ خان موصوف کے ساتھ جیل میں اچھا برتاؤ کیا جائے لیکن ان سفارشات کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ اور ان کے ساتھ جیل میں عام قیدیوں سا برتاؤ کیا جا رہا ہے۔ اگر یہ سب کچھ حکومت بلوچستان کے ایما اور مشورے سے ہو رہا ہے تو ہم اس منتقمانہ رویہ پر صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں اور کہنے پر مجبور ہیں کہ حکومت اپنی اس سخت گیر [illegible] روش سے خود اپنی راہ میں کانٹے بچھا رہی ہے۔ خان عبدالصمد خان ملک و ملت کے لئے اپنے کو وقف کر چکے ہیں۔ [illegible] اس راہ میں [illegible] پہنچانے کے [illegible] گے۔ اگر کارکنان حکومت یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی سختیوں [illegible] تنگ آ کر خاموش ہو جائیں گے تو [illegible] خلاف قوم میں غم و غصہ کے جذبات پیدا کر رہے ہیں۔ اور [illegible] حکومت کے خلاف عوام کو مشتعل کر رہے ہیں۔

خان عبدالصمد خان [illegible] بلوچستان کے [illegible] اپنا [illegible] سمجھتے ہیں۔ [illegible] ہندوستان میں ان کی قدر و منزلت [illegible] ہے۔ [illegible] مخلص اور اعتدال پسند رہنما ہیں۔ اگر حکومت بلوچستان کے ارباب بست و کشاد میں [illegible] ہوتی تو ہمیں یقین ہے کہ وہ بجائے خان موصوف کو سزا دینے کے ان کا اعتماد حاصل کرنے کی کوشش کرتی اور ان کے مطالبات پورے کر کے عوام میں مقبولیت حاصل کرتی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] سے کام لینے کی بجائے سختی کو زیادہ مفید سمجھتی [illegible]

Yousaf Aziz Magsi Chair

# بلوچستان کے حالات پر ایک تبصرہ اور تازہ گرفتاریوں پر اظہار خیال

( از جناب محمد امین خان کھوسہ )

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

حیات شعلہ مزاج و غیور و شور انگیز
سرشت اوسکی ہے مشکل کشی جفا طلبی

مجھے اپنے خیالات کی ترجمانی کے لئے بے ضرر قانون کی گرفت سے محفوظ معصوم اور نرم الفاظ کی تلاش میں کریم اللغات اور غیاث اللغات کی ورق گردانی کی ضرورت نہیں اور نہ ہی اس مقصد کے لئے [illegible] حکومت اور سرداران کی تعمیل کو حلال قرار دیتی ہے۔

کیونکہ میرے الفاظ کتنے ہی نرم کیوں نہ ہوں اور مطلب [illegible] اگر منظور ہو تو ان سے حیز داغ الفاظ [illegible] نکلیں گے۔ وہ ہوگا انقلاب، بغاوت، سرداروں کی [illegible] کی کوشش وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ میں ان قابل قدر دماغوں کی [illegible] کا احترام کرتا ہوں اور انکی ذہانت اور غیر معمولی قابلیت کا اعتراف [illegible] انکے نتائج اخذ کرنے کے طریقے اور ذرائع میرے نزدیک بالکل قدرتی [illegible] ضرور ہوتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ان کے مفسر اور شارح ہوتے تو تنا یہ [illegible] سے مبالغہ اور اسکے ساتھ دروغ مصلحت آمیز کا فن مفقود ہو جاتا۔ خیر میں [illegible] پر بغیر نقد و تبصرہ کئے ہوئے اپنے موضوع کی طرف رجوع کرتا ہوں [illegible] اس بات کا اظہار لازمی ہے کہ بلوچستان کے سرداروں [illegible] ایسے حضرات بھی ہیں جو قوم کا درد رکھتے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جو [illegible] اور نکتہ سنج دماغوں کے مالک ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جو [illegible] کے ساتھ قومی مسائل کو سلجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض اپنے آپ کو مزدور اور کسان کہلانے میں روحانی خوشی حاصل کرتے ہیں۔ بعض اللہ سے ڈرنے والے صوم و صلوٰۃ کے پابند رقیق القلب سچے مسلمان اور سچے انسان [illegible] لیکن یہ صرف بلوچستان نوجوان پارٹی کے اراکین اور منظلوم رعایا اور گورنمنٹ کے منصف مزاج افسروں اور خود سرداروں کے ایک روشن خیال طبقے کا ترجمانی [illegible] ہیں۔ یہ عوامی تحریک کی سرشت میں ہی شامل ہیں [illegible] کی ہیں۔ یا زمانے کے تغیرات حالات اور وقت کے دوش پھیرنے یا خواص [illegible] طبقہ تسخیر کے [illegible] نے ایسے اسباب مہیا کر دئے ہیں۔ کہ ہم سرداری سسٹم کو مجموعی طور پر ایک نہایت ہی نقصان دہ سمجھنے پر مجبور ہیں۔ ایک [illegible] سود مند [illegible] اور مفید پرزے سے بھی زنگ خوردہ ہو چکے۔ اور اس [illegible] کے اجزا ہونے کی حیثیت میں وہ بھی نقصان اور ضرر پہنچانے کے بغیر

کوئی اور کام نہیں کر سکتے۔ اسکو اچھی طرح سے سمجھا جائے جیسے کہ اگر ایک منشکر اور دودھ میں زہر ملا جائے تو اس مجموعے کا اثر یقیناً زہر قاتل ہوگا۔ اور یہ کوئی بات نہیں ہو گی کہ اس شکر اور دودھ بھی اس طرح سے نقصان کار ہیں۔ ضرور ہے کہ زہر [illegible] لیکن اس کے مجموعے کے اجزا ہونے کی حیثیت سے بھی زہر بن جاتے ہیں۔

سرداری سسٹم کی اگر تعریف کی جائے یوں کی جا سکتی ہے کہ انسانوں [illegible] اور سوراس [illegible] نظام میں جس انسانی اصول انصاف اور عدل کو کوئی [illegible] نہیں۔ یہ الفاظ دیگر یہ نظام قیام رکھتا ہے عزم سرداروں کے دماغوں میں [illegible] سرداروں کی [illegible] آپ کو انسانوں سے بالاتر سمجھنے کی حیثیت میں اس نظام [illegible] نہیں سکتے۔ اسکو اور بھی واضح طور کئے الفاظ میں سمجھ لیجئے۔ آپ [illegible] کو مطلع کریں کہ اپنے جو فیصلہ اپنے خاندان کے [illegible] اور کسی [illegible] کے درمیان [illegible] ہے وہ غیر منصفانہ ہے اور غیر اسلامی اور غیر فطری۔ اس لئے [illegible] بجائے اسکے کہ آپ کو اپنے فیصلہ کی سچائی اور معقولیت [illegible] وہ فوراً کہہ دینگے۔ کہ وہ ایک سردار ہیں اور ایک سردار عام آدمی [illegible] آپ نے نہ تو فرض لیا معلوم ہوتا ہے کہ آپ مخمور ہیں [illegible]

[illegible]

نواب یوسف علی خان نے اپنے تازہ قائم کئے ہوئے قومی جرگہ سے ایک قانون منظور کروانا چاہا۔ کہ تقسیم کشی کے معاملات میں سے سرداریت اور غیر سرداریت کو نکال دیا جائے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

کہ قانون کو صرف قانون تک محدود کرنا انصاف اور انسانیت کو قتل کرنا نہیں؟ اور جب خدا کے نزدیک بندہ اور بندہ نواز کا امتیاز نہیں تو پھر اس دنیا کے کون رہتا میں یہ کونسا امتیاز کیا؟

آئندہ شمسی کو زمین سے اس رقبہ کو دور ہٹایا جائے جو سرداری خاندان کی امتیازی حیثیت قائم کرتا ہے۔ اور اسکی جگہ [illegible] یا سرکیا جائے سرداری و تفرقی خاندانوں کی نظروں میں مساوی حیثیت رکھیگا۔

خود نواب یوسف علی خان اور [illegible] اس قانون کے پاس [illegible] جب [illegible] جیل [illegible] ایک عجیب اضطراب کی کیفیت پیدا [illegible] بے تحاشا شور ہوا کہ اس انقلابی سردار کے [illegible] صاحب [illegible] کی [illegible]

[illegible]

یہ ممکن ہے۔ جیسا کہ معترضہ تھا۔ باوجود ایسی تاریکی کے انہوں نے بلوچستان میں دیگر تمام نوع انسان کی طرح اپنی اچھائی برائی اپنی مادی تکلیف اور راحت کا احساس ہے۔ اور جب ان سے اپنی بے انتہا مصائب کے خاتمہ پر ہی اب کا پتہ پڑتا ہے تو وہ دائرہ عوام بلوچستان ان سے دور کرنے کے لئے پورا کرنے کے لئے تیار رہا کرتے ہیں۔ لیکن یہ حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ اسکے آنکھوں کے سامنے پردہ ڈالا جاتا ہے۔ [illegible] انکو جہالت پر ہی رہنے دیا جاتا ہے۔

کوئٹہ کے ایک بڑے عالم کا سبب صرف یہ تھا کہ سردار [illegible] تھا۔ جیسا اب وہ مقبوضہ ہوا تو اس کے ساتھ [illegible] کو ہٹ جانا لازمی ہے۔ اسی لئے تو قوم بیچارے نئے سرداروں کی قسمت [illegible] ہے۔ گویا یہ ایک قسم کی تحصیل ہوتی ہے۔ سردار بچا نکلا تو خیر ورنہ وہی سوال اور چوکی۔ بلوچستان کی تاریخ ایسی [illegible] بہترین نمونہ ہے [illegible] اسکی تعریف ایک بلوچستان کے عزیز دوست [illegible] اس سے کی تیاری اور روشن دماغ [illegible] سے متعلق قابل تحریر ہے۔ لیکن [illegible] بلوچستان میں [illegible] نہیں لے سکتے۔ نیز ان کا حوالہ دینا ٹھیک معلوم نہیں [illegible] صاحبان کا ذکر [illegible] اب اپنے گورنمنٹ کی پالیسی پر ایک نظر [illegible]۔

گورنمنٹ کے نیک ارادوں کے [illegible] جاری رکھنے کی کوشش کا علم نہیں [illegible] انکو سمجھتے ہیں۔ ظاہر ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ حکام کی نظروں میں [illegible] ضرورت ہے۔ اور وہ جرم [illegible] سردار تو یہ ظاہر ہے کہ گویا کہ کوئی بھیڑ یا بکری نقصان کرے تو [illegible] آگے وہ بکری کو بھیڑ کو دیا جاتا ہے [illegible] کوئی ایک دو آدمی جرم کرے کہ معقول آدمی جرمانہ کے اور خون کو خون بہا نہیں دیتا۔

ہم بعض حکام (۱۰۰۰۰) اس معقول آدمی کی مانند ہیں جو انسانی جرموں کو ناچیز دیکھ کر بھی [illegible] نہیں ہوتے۔ اس حد تک جسے [illegible] میں ایک گدھا رہ جاتا ہے۔ چرواہا اپنی بکریوں کو [illegible] توڑتا ہے۔ لیکن وہ جذبہ انتقام سے کبھی نہیں۔ کیونکہ وہ [illegible] کا انحصار بکریوں کی [illegible] پر ہے۔ لیکن بلوچستان کو جو بھیڑ [illegible] معلوم ہوتا ہے۔ کہ مجھے یا تو جیسے کرنے میں اسکے پیٹ کی آتش پوری کی ہوتی ہے۔ مگر اسی بلوچستان کی مضبوطی کا پہ ہے۔ دنیا کے [illegible] ہر ملک خود ہمارے انگریز آقاؤں کے ملک کی بہتری [illegible] سرمایہ داری اور طاقت کی [illegible] ترقی کر رہی ہیں۔

ہندوستان کو [illegible] کسی اور [illegible] سیدھے دنیا میں بھی [illegible] اپنی حکومت کے [illegible] اور ان کی [illegible] ہر چاہے پنجاب ہو یا [illegible] سرداروں کو اور

خارجہ معاملوں [illegible] کے دور کی چکی چلتی رہیگی۔ اور غریب مزدور اور کسان پستے رہینگے۔ پس سچ تو یہ ہے کہ بلوچستان کو سردار کا سسٹم [illegible] دنیا کا مقدس زنجیر کی ایک کڑی ہے۔ غرضیکہ ؎

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے

سب اسی زلف کے اسیر ہوئے

جب یہاں تک پہنچ گیا ہوں تو مناسب حال معلوم ہوتا ہے کہ بلوچستان سے ایک دو باتیں [illegible] ملکی غیر ملکی کی لغو بحث [illegible] ہوگئے اور وہ بھول بیٹھے کہ بلوچستان ہندوستان میں ہے۔ اور ہندوستان دنیا کا ایک حصہ۔

میں چند غیر ملکیوں کی جیب کو گرانی اور ملکیوں کی بھوک کی بے تابی کو محسوس کرتا ہوں۔ لیکن مجھے یہ بھی علم ہے کہ کس طرح غیر ملکیوں کا ایک طبقہ مجھے مجبور [illegible] پڑتا ہے۔ غیر ملکیوں مجھے وہی "برادری" جو برسر اقتدار [illegible] ملکیوں کے خلاف [illegible] ملکیوں کی جان و مال کا دشمن! اور اس کے (غریب) ہاتھوں میں سے خشک روٹی بھی چھین کر دنیا میں پھینکنے والا۔ کچھ اس بے دردی کا احساس نہیں ہوتا۔ کہ بیکس ہوں کہ ملکی ہوں یا غیر ملکی جیکی دشمنی اسکی بے حسی "اس میں ملکی اور غیر ملکی کی تمیز ناقص العقلی کی دلیل ہے۔ ملکی ہو یا غیر ملکی۔ ہندو ہو یا مسلمان ہر ایک پیٹ کا پجاری اپنے ہی پیٹ کی جغرافیائی حدود کو سب سے اول دیکھتا ہے۔ [illegible] پیٹ بڑا اتنی ہی زیادہ محرکات کی ہاتھ سے چھینی ہوئی روٹیاں [illegible] خدا محفوظ! لیکن یہی تماشا پھر بھی کوئٹہ کھڑا ہے [illegible] احباب کی وساطت سے بہت کچھ کرنے میں کامیاب نظر آتے ہیں [illegible]؟

ملکی اور غیر ملکی [illegible] بیشی استبداد دست کر رہیگا۔

وا کتا مجیان نازنچال [illegible] غم مخور

مجھے اس وقت یاد آتی اپنے قفس [illegible] کی ایک طرف مظلومیت اور بے کسی کا مکمل اور پورا انتظار دوسری طرف [illegible] کا [illegible]۔

میں پوچھتا ہوں کیا یہ بھی جرم ہے کہ [illegible] پر توجہ دلانے کے لئے ایک چیخ بلند کیا جائے یہ وہ چیخ چاہے فلک پر [illegible] توڑنے والا ایک ہے بلکہ لیکن اس کا مقصد صرف [illegible] اور غیروں کا [illegible]۔

افسوس ہے کہ بلوچستان کے چند خود غرض یا نیک ارادے رکھنے والے دانستہ یا سہواً اس کو سیم بیشی کو ایک توپ کی گونج سمجھ رہے ہیں اسکے علاوہ جنابت کی زور سے ڈھول اور بگل بجا بجا کر کہا جاتا ہے کہ بلوچستان میں سہولت ہے۔ آرام ہے اور عافیت۔ جو کچھ طوفان سنگر ابھرا ہے یہ چند مفسدوں کی، ماضی عیاشیوں کا نتیجہ ہے۔ وہ گھر بیٹھے بیٹھے یا علیگڑھ کالج میں پڑھتے پڑھتے بہک جاتے ہیں اور بجائے اخروٹ [illegible] کے ایک دو مضمون یا ایک تقریر [illegible] ہیں کہ بلوچستان میں ذرہ بھر اصلاحات کی ضرورت ہے۔ ورنہ ماشاءاللہ بلوچستان خود ایک خطہ بہشتی ہے جہاں نہ رنج نہ الم اسکے نظم میں کسی قسم کا تبدیلی کی ضرورت ہے اور نہ کسی ترمیم کی حاجت!۔

شاید بلوچستان کے ازلی اور ابدی نظام میں کسی قسم کے تغیر و تبدیل کی ضرورت واقعیت میں نہ ہو۔ اور شاید بلوچستان کو اس لحاظ سے ارضی بہشت قرار دیا جائے لیکن مشکل تو یہ ہے کہ اسکے باشندے تو ملائک ہیں اور بہشت کے مقیم حور سے پاک روحیں۔ بلوچستانی اور بلوچ بیچارہ تو گنہگار بہشت سے نکالے ہوئے آدم کی اولاد۔ اگر انگلینڈ کے دور حکومت جیمس اول کے قوانین میں انگلستان کے لوگ ترمیم کرتے ہیں۔ تو پھر کیوں بلوچستان میں ترمیم کا سلسلہ کو روکا جائے۔ جب زنجیر کو اصلاحات ہو سکتے ہیں۔ بلکہ یہ کچھ تبدیلی ہوتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ بلوچستان پر کسی ایک قسم کی جہالت کا دور دورہ ہو۔ بلوچستان ایسے لوگوں کا واقعی مشکور ہے جو ایسے تغیرات زمانہ کے اثرات سے محفوظ سمجھتے ہیں۔ لیکن اسکے کچھ مجبوریاں بھی ہیں ؎

تا زیست فرض ضبط کی تعمیل ہے مگر

مجبوریاں بھی دیکھ دل ناصبور کی

اور جو حضرات یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ عبدالصمد یا یوسف وغیرہ کو کہاں میں کوئی مخصوص ملک کتا ہے اور وہ رقص میں اگر آپ سے باہر ہو اصلاحات اصلاحات پکار رہے ہیں۔ ایسے حضرات بھی شکریہ کے مستحق! لیکن ہم لوگوں کو ایسے نظریہ سے ذرہ اتفاق نہیں۔ ہم یہ سمجھ رہیں کہ عبدالصمد کا وجود میں آنا اور یوسف بہرحال کا طاری ہونا صرف ان چند نفوس تک محدود نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی ملک کے درد والم کی ایک پکار ہوتی ہے جو یوسف کی صورت پکڑ لیتی ہے۔ یا کسی رسم و رواج سے خونخوار زخم کھائے ہوئے معصوم دوشیزہ کے آنسو ہوتے ہیں جو کسی ادیب کے قلم سے ٹپک پڑتے ہیں۔ یا عزازیل بے گناہ مظلوم لوگوں کی صدائیں ہوتی ہیں۔ جو تحریکوں کی تحریروں اور تقریروں کا جوش بن جاتی ہیں۔

جب سارے بدن میں کوئی خرابی ہوتی ہے تب کہیں کوئی پھوڑا نکلتی ہے۔ پھوڑے کی جراحت سے مرض نہیں مٹتا مرض کو مٹانے کے لئے بدن کے معالجہ کی ضرورت ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ عبدالصمد کے دماغ میں خلل واقع ہوا۔ اور اس نے ریشمی پگڑی کو زمین پر دے مارا اور اسکی جگہ ایک ٹوپی اپنے سر پر رکھ لی۔ اور یہ ایک مجنونانہ فعل ہے جو وہ کر رہا ہے۔ بلوچستان کی موجودہ خرابیوں پر اور پردہ ڈالنے کی حالت میں [illegible] کی زبان سے نکلتے ہیں وہ الف لیلیٰ کے قصے یا داستان [illegible] نہیں۔ بلوچستان کے درد ناک افسانے ہیں۔

کیا یہ عجیب منطق نہیں [illegible] پکار رہا ہے کہ قوم کو ان خرابیوں سے نجات دلاؤ۔ اور [illegible] بہتر کار ہے۔ حکومت کی [illegible] لینا چاہیے۔ اور اسکے بعد غور کرے کہ کہاں تک وہ صداقت [illegible] ان کا استعمال ہی در حقیقت ہر قسم کے بے چینی کے سد راہ ہو سکتا ہے۔ عبدالصمد کیا کھیل اور گوشہ میں ڈالنے سے

# گذارش بہ جناب سرورِ کائنات

(از حامد آف مستونگ)

مدتے شد در فراقت یا حبیبِ کبریا — شفقتے فرما برین دلدادۂ ات بہرِ خدا

روز و شب از ہجرِ تو رنجور و حیران ماندہ ام — کن دوا این عاشقِ خود اے طبیبِ حاذقا

گردشِ دوراں نازک گشتہ ابلیسِ لعین — می بر و از راہ مارا اِہْدِنَا اے مرشدا

گشت اسلام از ہمہ ادیان ضعیف و ناتوان — تو کشش فرما عطاے سید ہر دو سرا

مذہبِ باطل تغلب کرد بر اسلامِ تو — جلوہ کن تا از جہالت روز گردد لیلہا

امتِ تو منتشر گشتہ اند طائفہ — شیعہ، مرزائی، وہابی، شافعی اے رہنما

درمیانِ دشمنانِ دین گرفتار آمدیم — دستگیرے نیست جز تو یا محمد مصطفیٰ

این گنہگار حامد ست از طالبانِ دیدِ تو
کن عطائش از کرم اے مظہر شمس الدجیٰ

---

(از عنقا آف بولان)

دو "دور گشتہ" مدتے شد اے حبیبِ کبریا — شفقتے فرما "بزدِ ما ہیا" بہرِ خدا

دور کردن عاشقان [illegible] ترا — شیوۂ تو از لعبتیانِ جہان داری جدا

رحم و الطاف و مروت شفقت و [illegible] — از تو مے بود تا اکنون لیکن این غصہ چرا

گردشِ دوران بہ کامِ طالبان [illegible] — ما بجائے مہر مے بینم از و جور و جفا

نے بہ کامِ ما زمانہ نے تو کردی التفات — این چہ حالِ ما شدہ اے سید ہر دو سرا

بالشزم و دہریت تثلیث و تسلیمِ صنم — [illegible] دشمنانِ ما چہار اطراف ما

امتی از تو ندیدہ جلوہ فرقہ فرقہ شد — قادیانی و [illegible] ولواری [illegible] سیدا

صورتِ پروانہ ما سوزیم تا بر شمع یک
جلوۂ ارزان دار و این جانب اے نور الہدیٰ

---

[illegible] حالات اور واقعات میں فرق آگیا؟ —

[illegible] جہالت کا بانی اور خدانخواستہ سمجھے، اور غیرہ کا رائج [illegible] رسم و رواج کا مروج کرنے والا — حقوقِ نسواں [illegible]

[illegible] ہے کہ وہ کوستانے والا — چوروں کا سردار — [illegible] تو اسکو جیل میں بند کرنے کے [illegible] کو انکے بند میں ڈالتے ہی یہ سب شکایات رفع ہو جائینگی [illegible] ان چیزوں کا نہ تو بانی ہے اور نہ ہی اسکی ذات کے ساتھ انکا [illegible] تعلق ہے۔ وہ صرف یہ کہتا ہے کہ ملک میں جہالت ہے۔ وہم پرستی [illegible] غیر شرعی اور غیر فطری چیزوں کا رواج ہے اس جرم میں اسکو قید [illegible] زبردستی کا مظاہرہ ہے۔ کیا ملک میں جہالت [illegible] انکی وغیرہ نہیں ہے عورتوں پر شدید ظلم نہیں [illegible]؟

[illegible] حالات میں [illegible] اور حکومت عبد الصمد کے [illegible] ان چیزوں کا [illegible] نہیں [illegible]؟

حکومت کو ایسے اشخاص کا مربی [illegible] ہونا چاہیے جو انکی [illegible] انکے ذہن کی طرف منتقل [illegible] ہمیں توقع ہے کہ عبد العزیز [illegible] اور خان عبد الصمد خان کے فیصلوں پر نظر ثانی [illegible] گی۔ اور انہیں جلد آزاد کیا جائیگا —

## بجواب مستونگ انٹ گرلی

(از ایک بیچارا مجنون)

صبا برو تو بہ عنقا سلام ما برسان
فضائے بخش نسیم سحر چرا دورست
[illegible] راستان محبت اگر ہلاک شویم
[illegible] شیوۂ اہلِ طریق مجبورست
[illegible] تیغ طعنہ چو لالہ منم بہ سینہ شگاف
وگرنہ داغِ محبت ہمیشہ مستورست
شنیدہ ام کہ باظہار گفت گوئی کو د[illegible]
[illegible] دل جانِ حیوان لبا کرد رنجورست
[illegible] قبول [illegible] سر من ہزار سنگ محسن
[illegible] شق من قیامت و معذورست

## پنجگور مکران کی سرداری کا مسئلہ

ہمیں جناب عزیز احمد (کوہواہ) کی طرف سے ایک طویل خط موصول ہوا ہے جس کو ہم ضروری قطع و برید کے بعد دو تین اقساط میں شایع کرینگے۔

(مدیر)

محترم مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب دام ظلکم۔

السلام علیکم مزاج مبارک۔ عرض آنکہ بلوچی اخبارات میں دربارہ سرداری پنجگور مکران نیابین سردار میر محمد حسن خان۔ اور سردار محمد علی خان جو شایع ہو رہے ہیں بہت حد تک غلط ہیں۔ اسلئے فدوی پنجگور کی سرداری کے تمام حالات کو ذیل میں جناب کی خدمت میں بالتفصیل بالترتیب بھیج رہا ہے۔ امید لطف و کرم سے اپنے اخبار میں شایع کرکے مشکور فرماویں۔ (۱) پنجگور کا سردار اصل سردار [illegible] تھا [illegible] بعد برادر مرحوم کا بڑا بیٹا میر گورام خان سردار قرار پایا [illegible] سرداری [illegible] انقلاب سے بڑا لڑکا میر مولاداد خان سرداری کا حقدار [illegible] گیا (۲) اس [illegible] میر مولاداد خان کو کچھ عرصہ سرداری کرتے رہنے کے بعد سردار محمد علی خان کے باپ میر [illegible] خان نے [illegible] مروا دیا۔

(۳) اس موقعہ پر سردار میر محمد حسن خان کا باپ سردار میر [illegible] خان اور انکے بھائی میر قائم خان نے جو سائی اور پنجگور کے ممتاز ترین اشخاص تھے [illegible] اور میر [illegible] خان سردار میر عیسیٰ خان کے بڑے لڑکا کو سائی و پنجگور کا سردار مقرر کیا [illegible] پنجگور کی سرداری [illegible] خان [illegible] میں لیا۔ سردار میر گچیان اور انکے بھائی میر عبداللہ خان کو جو سردار میر عیسیٰ خان کے بھتیجے [illegible] تھے اپنی خوشی اور رضا مندی سے [illegible] مراعات فرج و اخراجات رہا۔ باقی سارے پنجگور کی سرداری کو اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اگرچہ میر قائم خان سردار میر عیسیٰ خان کا بڑا بھائی تھا۔ لیکن مکو ایسی لیاقت نہیں تھی اور سردار [illegible] بہت بار سوخ اور بیدار مغز تھا۔ پنجگور کی سرداری انہوں نے لی اور میر قائم خان کو برائے سائی و پنجگور مقرر کیا۔ انکے عہد میں مکران سے بہت کم آمدنی خان مرحوم میر خدا داد خان [illegible] کے قلات کو ملتی تھی۔ مگر انکے رجحان اچھا تھا پیدا ہوئی چونکہ سردار میر [illegible] خان بہت سمجھدار انسان تھا اس نے اپنی لڑکی کو میر [illegible] خان زہری [illegible] کے عقد میں دی۔ اور انہیں بیٹے کا نکاح سردار میر آزاد خان زہری کی لڑکی سے کروایا۔ اس صورت سے اپنی طاقت مضبوط کرکے باقاعدہ حکومت کرتا رہا۔ اعداء کے اکسانے سے سردار میر گچیان پنجگور کی سرداری کے لئے اکثر [illegible] میں لگا سردار میر [illegible] خان [illegible] خاندان کے ہاتھوں قتل ہوا۔ یہ اصل حالات ہیں بعض شخصیں پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ سردار محمد حسن خان سردار محمد علی خان سے بہت بڑا ہے۔ حالانکہ سردار محمد حسن خان کی ولادت کئی سال پیشتر سردار محمد علی خان کا باپ میر [illegible] خان [illegible] فوت ہو چکا تھا لہٰذا یہ پروپیگنڈا بہت شرمناک ہے۔

(باقی پھر کبھی)

اگر اخبار طریقہ ناپسند نہیں کرتے۔ تو ذکر ہی۔ مگر یہ کہاں کا انصاف کہاں کی تہذیب اور کہاں کا مذہب ہے کہ ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش کریں۔ اسلئے ایسے احباب آئندہ کے لئے ہمیں معذور فرماویں۔ ہمیں کسی امداد کی ضرورت نہیں۔ وہ اپنا پیسہ اپنے پاس رکھیں۔ خدا کے یہ شمار نوازوں کے دروازے حق کی اشاعت کرنے والوں کے لئے ہر [illegible] کھلے ہوئے ہیں۔

## مسلمانانِ ہند کے افلاس کا علاج

### سیرت کمیٹی بیس ہزار کتابیں مفت تقسیم کریگی

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علیگڑھ کی اقتصادی کمیٹی نے ۱۰ سال کی [illegible] اور تحقیق کے بعد مسلمانوں کے افلاس کا علاج" کے نام سے ۲۰۰ صفحے کی ایک پر حقیقت اور بے مثال کتاب شایع کی ہے یہ ایک کتاب ایک پورے کتب خانہ کے برابر ہے اور ہمیں عبرت ناک اور پر درد ہے کہ جو بھی مسلمان اسے ایک دفعہ پڑھیگا اسکی آنکھیں کھل جائینگی۔ کتاب کی مقررہ قیمت عہ ہے۔ سیرت کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ محصول ڈاک اور پیکنگ وغیرہ کے لئے صرف ۳ پیسے لیکر مسلمانوں کے اس عظیم الشان اور بے مثال کتاب کی ۲۰ ہزار جلدیں تقسیم کی جائیں۔ ہر شخص جتنی کتابیں درکار ہوں ۳ پیسے فی جلد کے حساب سے ڈاک ٹکٹ بھیجے جائیں۔ صرف ائمہ مساجد کے لئے اور بھی رعایت ہے۔ ہر ایک امام مسجد کارڈ لکھکر ایک جلد بالکل مفت حاصل کر سکتا ہے۔ سیرت کمیٹی نے اپنا حق ادا کر دیا ہے۔ اب ہر ایک سچے مسلمان اور ہر درد مند اخبار نویس سے پر زور اپیل ہے کہ وہ اپنا حق ادا کریں۔ اور اس اعلان کو اپنی پر زور تائیدی نوٹ کے ساتھ متعدد مرتبہ جلی قلم کی جدولوں میں شایع کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔ کیونکہ مرد مومن بھی آنکھیں کھولنے اور دیکھنے کو مسلمان کیا تھے۔ اور اب کیا ہو رہا ہے؟

(محمد عبدالمجید قریشی سیکرٹری سیرت کمیٹی پٹی ضلع لاہور)

## سو باتوں کی ایک بات

بلوچستان جدید کے اجراء کی غرض و غایت تجارتی نقطہ خیال سے عمل میں نہیں لائی گئی تھی اسلئے کہ سرمایہ داروں اور دولت مندوں [illegible] کی طرح ہر اپنے لئے جہنم کی دہکتی آگ میں جلنے کے سامان پیدا کریں۔ اور نہ اسلئے کہ رب کعبہ کی بجائے دوسرے کے سامنے دست سوال دراز کرکے [illegible] خرچ نکالا جائے۔

بلوچستان جدید، مظلوموں کی داستان مظلومیت کہنے، بد نصیب بلوچستان کے برباد حالوں کے قصے سنانے، اہل کے مقابلے میں صدائے حق بلند کرنے اور بلوچستان والوں کے فطری حقوق کا مطالبہ کرنے کے لئے جاری کیا گیا۔ اسلئے اسکی حفاظت۔ معاونت اور سرپرستی وہی غیبی طاقت کریگی۔ جس نے اپنا یہ کام ہمارے سپرد کیا ہے۔ مگر ہمیں اپنے عزیز وطن میں رہنے والے ان بھائیوں سے ضرور شکایت ہے جو ارادہ و بیکری [illegible] طلب کرتے ہیں۔ مگر اسے وصول کرنے کی تکلیف گوارا نہیں فرماتے۔

ایسے حضرات سے ہمیں مجبوراً کہنا پڑتا ہے۔ ایک اسلام کے سچے فرزند کو اس قسم کی بداخلاقی زیب نہیں دیتی۔ وہ

## جہادالوبی

### اچکزئی سٹورس

### بلوچستانیونکی اپنی دوکان

ہم نے آپ بلوچستانیوں کی تکلیف کا احساس کرکے اپنی دکان کھولی ہے ہر قسم کی چائے کے ساتھ ساتھ اپنے وطن کی نئی اور عمدہ [illegible] معیاری کپڑا وغیرہ وغیرہ مہیا کی ہیں باوجود اسکے آپ کو ہمیشہ نفع [illegible] اسکان اور بار عایت مل سکتی ہے۔

محمد ایوب عبدالقدوس بازار صرافان کوئٹہ

## دَ لیشتانہ خوئونہ

تمام افغانی بھائیوں اور بالخصوص بلوچستانیوں کو معلوم ہو کہ آپ کے ملک یونانی طبی کالج دہلی کا سند یافتہ فاضل الطب والجراحت عالیجناب حکیم حاجی عبدالرحمن خانصاحب قندھاری بازار [illegible] بلوچستان نے بڑی محنتوں اور کاوشوں کے بعد اپنے افغان اور بلوچستان بھائیوں کی تکلیف کا احساس فرماتے ہوئے افغانی جنتری ۱۳ [illegible] شمسی نام سے ایک کتاب ترکیب دی ہے۔ جس میں سال رواں کی جنتری کے علاوہ تمام امراض اور انکے مجرب نسخہ جات تجارتی ادویہ۔ علاوہ اسرار عطاریہ۔ فہرست ادویہ مرکب روحانی دواخانہ بھی تفصیل کے ساتھ دئے ہوئے ہیں۔ پشتو زبان میں اخلاق محسنہ پر حکیمانہ بحث بھی کی گئی ہے یا یوں سمجھو کہ کتاب امراض جسمانی کے نسخوں کے ساتھ امراض روحانی کے نہایت مفید نسخوں کا بھی حامل ہے۔ باوجود اسکے قیمت چار آنے رکھی ہے [illegible] تمام بلوچستانی بھائی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ [illegible] رہیگا۔

## ملنے کا پتہ

### دفتر اخبار بلوچستان جدید

### بارنس سٹریٹ کراچی

مسٹر عبدالغفور خان ڈپٹی صدر خزانہ کوئٹہ (بلوچستان)
Quetta
Baluchistan

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۳


اللہ اکبر

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

ہفت وار

وطنیات
طریقت بجز خدمتِ خلق نیست
بتسبیح و سجادہ و دلق نیست
(سعدیؒ)

الٰہیات
(افضل العبادت خدمت الناس)
لوگوں کی خدمت سب سے بڑی عبادت ہے
(حدیث)

# البلوچستان جدید

مدیر
میر محمد حسین [illegible]

معاون
محمد حسین عنقا

| جلد | یوم [illegible] ۲۳ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ مطابق ۸ مئی ۱۹۳۴ء | شمارہ ۸ |
|---|---|---|


## وفائے جفا نما

مسلمان اہل تعلیم قرآن ہوتے جاتے ہیں
علمبردار باطل کے پریشان ہوتے جاتے ہیں

جگایا ٹھوکروں نے خواب سے افرنگ کے ہم کو
ہم اگلے دن بدن مشکور احسان ہوتے جاتے ہیں

ہے جب سے برق استبداد کی تیرے شرر باری
میرے [illegible] گلستان ہوتے جاتے ہیں

جہاں میں پاس ناموس وفا کے واسطے اپنے
غلامانِ محمدؐ زیب زندان ہوتے جاتے ہیں

پتنگوں کی طرح سے نوجوانانِ وطن میرے
شعاعِ شمعِ آزادی پہ قربان ہوتے جاتے ہیں

میرے اہل وطن کے گو جگر چھلنی ہیں دل لیکن
شرر بنکر ہم ان کے دل میں پنہاں ہوتے جاتے ہیں

میرے اس رات دن شام و سحر کی خونفشانی سے
شہیدانِ محبت گل بداماں ہوتے جاتے ہیں


پرنٹر [illegible] نے [illegible] پریس [illegible] کراچی میں چھپوا کر دفتر بلوچستان جدید [illegible] اسٹریٹ کراچی سے شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# بلوچستان جدید

۸ مئی سنہ ۱۹۳۴ء

## بلوچستان میں واقعات کی رفتار

### سردار مگسی کو معزول کرنے کے عزائم

حکومت بلوچستان کا بڑھتا ہوا تشدد

آج بلوچستان اپنی سیاسی زندگی کی اس ابتدائی منزل کو طے کر رہا ہے جسے مدتیں ہوئیں ہندوستان کا ہر صوبہ طے کر چکا ہے۔ اور جو حالات اس وقت اس خطے میں رونما ہو رہے ہیں۔ وہ کم و بیش ہر جگہ رونما ہو چکے ہیں۔ اور تیز و تند حکمت عملی بلوچستان کی حکومت نے اختیار کر رکھی ہے۔ اس کا تجربہ ہر صوبہ کی حکومت کر چکی ہے۔ ہندوستان کیا بلکہ دنیا کی سیاسیات ظاہر کرتی ہے کہ ایسے موقعوں پر سخت گیر اور تشدد والی پالیسی آج تک کامیاب نہیں ہو سکی۔ اور حکومتوں کو انجام کار پشیمان ہونا پڑا ہے۔ مگر اس قسم کے بے شمار تجربوں اور مشاہدوں کے بعد بھی بلوچستان کی حکومت ان تجربوں کو پھر سے دہرانے پر تیار ہوتی جا رہی ہے۔

بلوچستان صدیوں کی غفلت کے بعد بیدار ہوا ہے۔ اس کے نوجوان چاہتے ہیں کہ ان کا پسماندہ ملک بھی مذہبی۔ اخلاقی۔ اقتصادی۔ تمدنی اور معاشرتی لحاظ سے کم از کم ہندوستان کے دوسرے صوبوں کے برابر ہو جائے۔ مگر بلوچستان کی حکومت کے بعض ناعاقبت اندیش عمال اور ملک و قوم کے چند دشمن سردار مخالفت کر رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ آنے والی صدیوں تک بلوچستان تباہی اور زبوں حالی کے تباہ کن بھنور میں پھنسا رہے۔ یہی وجہ ہے کہ پیروان نظم و نسق نے ایسے جوانوں پر ستم ڈھانا شروع کر دیا ہے۔ جو بلوچستان کی سرزمین پر ایک نئی حکومت چاہتے ہیں۔ جو رسومات کی بجائے اسلامی شریعت کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جو [illegible] رکھتے ہیں۔ جو جرگے کی اصلاح اور اس کا آزاد انتخاب چاہتے ہیں۔

[illegible] اور [illegible] یہ وہ گروہ [illegible] سردار [illegible] جا رہے ہیں۔

تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ [illegible] کشاد کے جور و استبداد کا دائرہ روز بروز وسیع ہو رہا ہے۔ بلوچستان کے نواب اعظم خان عبدالصمد خان اچکزئی اور ضیغم بلوچستان [illegible] سنگین سزائیں دینے کے بعد بھی ان کے انتقام کی آگ ٹھنڈی نہیں ہو سکی۔ اب انہوں نے فخر بلوچستان نواب محمد یوسف علی خان [illegible] سے سرداری چھین لینے کی ٹھان لی ہے۔ جن کا قصور صرف یہ ہے کہ وہ بلوچستان کے لئے اصلاحات چاہنے والے نوجوانوں کے حامی ہیں۔ مگر دنیا کو دکھانے کے لئے جو بہانے تراشے گئے ہیں۔ اور جو امور تنقیح قائم کئے گئے ہیں وہ بے حد افسوسناک اور مضحکہ خیز ہیں۔ مثلاً یہ کہ نواب صاحب کسی دربار میں حاضر نہیں ہوئے۔ خان قلات کے جشن تاجپوشی میں شرکت نہیں کی۔ اور خان قلات سے اجازت لئے بغیر وہ یورپ چلے گئے ہیں۔ اس لئے وہ سرداری کے قابل نہیں۔ انہیں سرداری سے برطرف کیا جائے۔ حالانکہ نواب صاحب گزشتہ دسمبر سے علالت کے باعث اپنے تمن کے معاملات اپنے سربراہ کے سپرد کر چکے ہیں۔ اور اس امر کی اطلاع باقاعدہ طور پر افسران متعلقہ کو دی جا چکی ہے۔ ان کا قائم مقام ایسے تمام موقعوں پر حاضر ہوتا رہا ہے۔ اب ان حضرات سے پوچھا جائے کہ کیا نواب صاحب کی عدم شرکت کوئی ایسا ناقابل عفو جرم ہے۔ جس کی پاداش میں وہ سرداری سے معزول کئے جانے کے سزاوار ہو سکتے ہیں؟ کیا وہ خان قلات کے ذاتی ملازم ہیں۔ جو ان سے اجازت لیکر جاتے؟ یہ حقیقت ہے کہ وہ پرنسپل ایجنٹ قلات اور وزیر اعظم قلات کے مشورے سے بغرض علاج انگلستان گئے ہیں۔

ہم حکومت کے ایسے حلقوں سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کیا نواب صاحب خاران بھی سرداری کے اہل نہیں کیونکہ وہ کبھی بھول کر بھی ایسے موقعوں پر حاضر نہیں ہوتے۔ نواب خیر بخش خان مرحوم بسا اوقات درباروں میں نہ آتے تھے۔ کیا ان کو سرداری سے برطرف کیا گیا تھا؟ وہ ایک دفعہ [illegible] جرگہ میں شرکت نہ کی۔ ایسے کیوں سردار رہنے دیا گیا ہے؟ اس دفعہ سردار زرک زئی باوجود کئی بار بلانے کے دربار میں نہ آیا۔ اسے کیوں نہیں معزول کیا جاتا؟ کیا بلوچستان کے دوسرے سردار حکومت یا خان قلات سے اجازت لیکر بلوچستان سے باہر جاتے ہیں؟ اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے اور یقیناً ایسا نہیں کرتے۔ تو ان کو کیوں نہیں سرداری سے ہٹایا جاتا؟ کیا بلوچستان کا وہ نواب سرداری کے قابل ہے۔ جو ایک عرصہ سے دس ہزار بے زبان انسانوں کو محض اپنی خاطر غلام بنائے ہوئے ہے؟ کہ وہ اسکی سرداری کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور یوسف علی خان جن پر قوم جان چھڑکتی ہے سرداری کے لائق نہیں۔ کیا مرحوم نواب [illegible] سرداری کے قابل تھا۔ جسکو قوم کی درخواست نے [illegible] کر دیا تھا۔ اور یوسف علی خان جسکی سرداری کو مگسی قوم کا بچہ بچہ خوشی سے تسلیم کرتا ہے۔ سرداری کے لائق نہیں۔ کیا بلوچستان کے وہ تمام سردار جنکی قومیں انسے نالاں ہیں سرداری کے اہل ہیں۔ اور یوسف علی خان جسکی خوبیوں کے مگسی قوم گا گا کر گیت گاتی ہے سرداری کے اہل نہیں؟ کیا غارتگر۔ رہزن اور ڈاکہ مارنے والے قبائل کے سردار سرداری کے لائق ہیں۔ اور امن پسند قوم کا سردار یوسف علی خان سرداری کے لائق نہیں؟ کیا بلوچستان کے ایسے سردار جو قوموں کو لوٹ کر شاندار موٹروں میں پھرتے ہیں۔ عالیشان محلوں میں رہتے ہیں۔ اور دنیا بھر کی ناپاک عشرت کرتے ہیں۔ سرداری کے قابل ہیں؟ اور یوسف علی خان جس نے اپنا سب کچھ قوم بلکہ سارے بلوچستان کے لئے وقف کر دیا ہے۔ سرداری کے لائق نہیں؟ [illegible] سردار [illegible] قلات کی کونسل نے [illegible] وہ آج سرداری کے قابل [illegible] آگے ہے تو صاف معلوم [illegible] حکومت کا یہ [illegible] مگسی قبیلے نے [illegible] اعلان کیا ہے۔

نواب صاحب کی ذات گرامی [illegible] ہندوستان بھر کی تمام [illegible] بلوچستان اور [illegible] بلوچستان کا ہر کوئی آپ کے نام کا [illegible] سرداری پر [illegible] کے قلیل عرصہ میں [illegible]

...گنگ، چرس اور دیگر منشیات کا جن سے نقص نسلیں تباہ ہو رہا تھا۔ اپنے علاقے سے نام و نشان تک مٹا دیا ہے۔ مقدمہ بازی کی لعنت کا ایسا جنازہ نکالا ہے۔ کہ دو سال میں ان کی قوم کا کسی قسم کا بھی جھگڑا جرگہ یا عدالت میں نہیں گیا۔ دینی اور دنیاوی تعلیم پھیلانے کے لئے علاقہ بھر میں مدارس کھلوا دئے ہیں۔ ایسی اعلیٰ صفات کے مالک سردار کو ملک و قوم کی دشمن قلات سٹیٹ کونسل نے سرداری سے معزول کرنیکا فیصلہ کر لیا ہے۔ جس پر قوم کی تشویش حاصل کرنے کے لئے ارباب کرم خان نائب وزیر قلات۔ مسٹر [illegible] خان (کمشنر بلوچستان) وڈیرہ [illegible] اور سردار رسول بخش مینگل پر مشتمل چار آدمیوں کا وفد ۲۶ اپریل کو بھیجا گیا۔ لیکن قوم نے جو اپنے سردار کو دل و جان سے چاہتی ہے اس نامعقول فیصلے کو ٹھکرا دیا۔ جس پر سردار میر محبوب علیخان نواب صاحب کے برادر اصغر [illegible] کے مقدس اور معتبر [illegible] کو گرفتار کر کے مستونگ لے جایا گیا ہے۔ جہاں ان [illegible] کوشش کی جائیگی۔ اور اگر وہ راضی ہو گئے [illegible] مقرر کیا جائیگا۔

حکومت کو معلوم ہونا چاہئے کہ نواب محمد یوسف علیخان کو سرداری [illegible] قوم کی ہے۔ اور قوم کی مرضی کے خلاف [illegible] سردار کو دنیا کی کوئی طاقت برطرف نہیں کر سکتی۔

چاہئے حکومت مگسی قوم کے [illegible] دے۔

حکومت کرنے والے خطرات [illegible] اگر مگسی [illegible] سردار کو راضی ہونے کے لئے مجبور کیا گیا [illegible] ہجرت [illegible] اور ملک میں ایک ایسا ہیجان اور ایک ایسی بدامنی پیدا ہو جائیگی۔ جس کا [illegible] حکومت کے لئے مشکل ہو جائیگا۔ [illegible] طاقت و قلات کے ساتھ دخل دینے پر مجبور ہو جائیگی۔ بلوچستان [illegible] اپنے [illegible] بھیجنا شروع کر دیگی۔ جس سے [illegible] حکومت کے لئے [illegible] پیدا ہو جائیگی۔ اور حکومت کی مشینری کے ان پرزوں کو جو براہ راست حکومت کے خلاف اشتعال پیدا کرنے کے ضامن ہوتے ہیں۔ اپنی غرض [illegible] پورا کرنے کا موقعہ ہاتھ لگیگا۔

ہم حکومت کو مشورہ دیتے ہیں کہ اگر وہ بلوچستان میں امن قائم کرنا چاہتی ہے۔ تو عوام کے جذبات سے کھیلنا چھوڑ دے۔ بلوچستان کے مظلوم رہنماؤں کو رہا کر دے۔ مگسی کے سرداری میں دخل نہ دے۔ اور اہالیان بلوچستان کے فطری مطالبات کو تسلیم کر کے ان رستے ہوئے زخموں کو مرہم پٹی کرے۔

کیونکہ حکومت کے دراصل معنی ہی یہی ہیں کہ وہ پبلک میں امن پیدا کرے۔ حکومت کی محض ضرورت ہی اسلئے ہوئی کہ وہ پبلک کے فطری حقوق بہم پہنچانے میں سہولتیں پیدا کرے۔ حکومت کا قیام ہی اس بات پر ہے کہ وہ پبلک کو سکھ دے۔ اور پبلک کی فطری خواہشات کو پورا کرے۔ [illegible] حکومت پبلک کی پرواہ نہ کرے تو اس کا نتیجہ نہایت ہی خطرناک نکلا کرتا ہے۔

# [illegible]

## کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ

سید غلام محی الدین شاہ صاحب قبلہ سادات پشین کے بزرگوں میں سے ہیں اور باثر ہیں۔ کہ وہ اپنے اجداد کے نقش قدم پر چلنے کی تکلیف گوارا نہیں فرماتے۔ کیونکہ آپ کو حکومت نے بلوچستان کے مضحکہ خیز جرگے کا ممبر بنایا ہوا ہے۔ جس سے آپ کو اپنی پوزیشن کی نسبت یا شک غلط فہمی ہو گئی ہے۔ کہ ان کے نزدیک ہر اس دو ٹانگ والے جانور کو جس پر لفظ آدمی کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ آپ سے تھر تھر کانپنا چاہئے۔ چاہے وہ امیر ہو یا غریب دانا ہو یا احمق۔ شریف ہو یا بدمعاش۔ شاہ ہو یا گدا۔

ہم تو سید صاحب محترم کی ذات گرامی کی صفات سے بالکل ناواقف تھے۔ خدا بھلا کرے ہمارے نامہ نگار کا جنہوں نے ہماری معلومات میں گرانقدر اضافہ کرتے ہوئے سید صاحب جیسے عظیم الشان اور فخر سادات ہستی کو دنیائے اسلام سے روشناس کرایا۔ تقریب یوں کہی جاتی ہے۔ کہ کہیں خان عبدالسلام خان اچکزئی سے سید صاحب کی طاقت و قوت کا اعتراف نہ ہو سکا۔ اور سید صاحب کے غصے نے جو زور مارا۔ تو آپ کو [illegible] جرگے کا ممبر بنا گیا۔ جس [illegible] خان اچکزئی کو سنگین سزا دی۔ پھر کیا تھا۔ آپ آستینیں چڑھا اور [illegible] پیچھے جا کر اپنی طاقت کے مظاہرے پر اتر آئے۔ خان صاحب کو جو سزا ملنی ہی تھی۔ مگر سید صاحب قبلہ کو اپنی طاقت کی سند ہاتھ لگ گئی۔

### خدا گنجے کو ناخن نہ دے

کہا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی اس شاندار کامیابی پر جامے سے باہر ہو رہے ہیں۔ اور پھولے نہیں سماتے ہیں۔ کہ دیکھا عبدالسلام خان میری طاقت کو نہ مانتا تھا۔ میں نے کیسے اس کے بھائی کو سزا دی۔ واہ! واہ! واہ! سید صاحب آداب عرض! کیا کہنے آپ کی جبروت و طاقت کے بیشک آپ جیسی ذہنیت کے سادات کو ایسا کرنا ہی چاہئے۔ سبحان اللہ! کیا خوبصورت جرگہ نظام ہے۔

ہزار جان سے واشگاف بے اختیار قربان ہونیکو جی چاہتا ہے جس نے انصاف و عدل ایسے نیک اور برگزیدہ ہاتھوں میں دے رکھا ہے۔

لیکن اب وہ تو ہوا۔ جو کچھ ہوا۔ مگر ہمیں تو یہ خوف ہے کہ وہ کبھی کسی انگریز کو مرعوب کرنیکی کوشش نہ کر بیٹھیں جو ان کے تمام بل نکال دے۔

اور خدا نخواستہ یہ طفلانہ حرکت سید صاحب کی تمام شیخیاں کر کری نہ کر دے۔ اور پھر وہی ملا کی دوڑ مسجد تک کا معاملہ نہ رہ جائے۔

کہتے ہیں کہ حال ہی میں ایک زندہ دل امریکن کا انتقال ہوا ہے۔ جس نے نہایت پرلطف وصیت کی ہے جس کے بعض حصے نذر ناظرین کئے جاتے ہیں۔

اپنی بیوی کے لئے میں اس کا عاشق چھوڑے جاتا ہوں میں اتنا بے وقوف نہیں تھا جتنا کہ وہ مجھے سمجھتے تھے۔

اپنے بیٹے کے لئے میں وہ خوشی چھوڑے جاتا ہوں جو اپنی روزی خود کمانے سے حاصل ہوتی ہے۔

اپنے نوکر کے لئے میں اپنے وہ تمام کپڑے چھوڑے جاتا ہوں جن کو اس نے اب تک نہیں پہنا۔

اپنے ڈرائیور کے لئے میں اپنی موٹریں چھوڑے جاتا ہوں تاکہ وہ اپنے شکست در شکست کے شوق کو پورا کرے۔

اس سلسلے میں ہمیں خوف ہے کہ اگر کبھی سید صاحب کو وصیت کرنے کی حاجت پیش آئی تو کہیں اپنے [illegible] کے لئے [illegible] بطور ارث چھوڑ نہ جائیں [illegible] کے لئے تھر تھر کانپنا [illegible]

[illegible] غیب سے کیا ہو ظہور

بلوچستان جدید میں
اشتہار دینا کلید
کامیابی ہے

Yousaf Aziz Magsi Chair

# تکمیلِ انسانیت

## طبع زاد افسانہ

(از محمد یوسف علی خان مگسی)

### (۲)

### گذشتہ سے پیوستہ

[illegible]

نعمت الٰہی سمجھتا تھا ۔ ملیح کنول کو پھول پانی میں ۔ بجز [illegible] سے پاک سمجھتا تھا ۔ اسکے اسباب اور نا دیدہ کے اسباب تعیش سے اسکو کسی قسم کی دلچسپی اور دلبستگی نہ تھی ۔ مطالعہ کے مد شغف سے احباب بھی اکثر آشنا و ممتاز رہتے ۔ مشہور رسالہ جات و اخبارات کے مستقل خریدار تھے ۔ علامہ سر اقبال اور مولانا الطاف حسین حالی کی تصنیفات کے مطالعہ نے ایسے عقائد کو [illegible] سانچے میں ڈھال دیا تھا ۔ قوم کی موجودہ بے کسی اور بے حسی نے ان کے خیالات میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا تھا ۔ وہ اکثر اقبال کے اشعار گنگنا رہتا ۔

عمر لیست کہ آوازۂ منصور کہن شد ؛ من از سر نو جلوہ دہم دار و رسن را

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کارواں بے حس ہے آواز درا پیدا تو ہو ؛ پھول بے پروا ہیں تو گرم نوا پیدا تو ہو

(۵) دسمبر کو شروع ہے ۔ اخبار عالم دنیا میں اچھل بھی ہو گی ہے ۔ الذین [illegible] ماہ دسمبر کے اجلاس لاہور میں منعقد ہو گا کے عنوان سے کئی نظم سے چھاپے جا چکے ہیں ۔ ہر ایک حریت کو شیدائی ہمہ تن انتظار اور شمولیت کے لئے تیار ہے ۔ بعلاوہ وقت عزیز احمد کے لئے گھر بیٹھے کا کام ۔ ملکیت پرست احباب کے نقیب و فراز سمجھانے کے باوجود ماہ دسمبر کو ہو روانہ چل پڑے ۔ کو تحریک کے کھلے اجلاس میں ہو گئے ۔ لیڈروں کی تقاریر سنیں

## غزل

(از عنقاؔ)

بعد از رقیب وصل نساز و مرا برو ؛ منشین برو برو بر وای بیوفا برو

حالت اگر چنین ست کہ ہرگز نیائی بر ؛ در سینہ و گر زنان اے مدعا برو

[illegible] رقیب آمد و شد میکنند روز ؛ گر گہ تو ہم ز بہر تظلم بیا برو

[illegible] تا شمار غوی در ثواب تو ؛ بر خیز و نیز و نسیم بران اے خطا برو

[illegible] عشق ست کہ عالم قدیم ست ؛ و مزن ز از حدوث نہ از انتہا برو

[illegible] ؛ [illegible] مالیست اے [illegible] برو

[illegible] ؛ دل مے بگرد و گفت کہ این مرتبہ برو

[illegible] عشرتم

عنقا بسایہ گوئی کہ از جا [illegible] برو

[illegible]

# ماخوذات

اگر آپ کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو اخلاص پیدا کیجئے۔ اخلاص کا جواب آپ کو اخلاص سے ملیگا۔ جو لوگ اپنے حلقوں میں کامیاب نہیں ہیں اور لوگ ان سے خوش نہیں ہیں۔ انکو چاہیے کہ تنہائی میں سوچیں کہ کیا میں دنیا کو اچھا ہوں جیسا کہ ظاہر کیا کرتا ہوں۔ کیا مجھ میں ظاہرداری نہیں ہے؟ گفتگو کرتے وقت مجھ میں ظاہرداری نہیں ہے۔ کیا بات چیت کرتے وقت [illegible] اور خود داری نہیں آجاتی۔ اور میں دوسروں [illegible] نہیں جانچا ہوں [illegible] آپ میں عیوب موجود ہیں تو کامیابی کا [illegible] دنیا میں ایسے لوگ کثرت سے ہیں جو طرح طرح کی غلطیوں میں مبتلا ہیں۔ لیکن [illegible] جانچ نہیں کرتے۔ اس لئے روز مرہ انواع و اقسام کی پریشانی اٹھاتے ہیں [illegible] کو مطعون کرتے پھرتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے ہندوستان [illegible] زیادہ مبتلا ہے۔ اسکی تنگ نظری اور دل کی [illegible] پہنچ چکی ہے۔ بہرکیف اس وقت ہمارے سامنے [illegible] کے متعلق پیشگوئی ہو سکتی ہے۔

(۱) مجھ کو چاہیے کہ دوسروں کے خیالات کو معلوم کریں۔ (۲) آپ [illegible] میں اور ظاہرداری کو اپنے پاس [illegible] نیز مجلس میں معلوم ہو گیا کہ زیادہ تر پریشانیوں کا باعث یہ ہے کہ لوگ اپنی جانچ نہیں کرتے ہیں۔ [illegible] کے لائق ہے کہ اگر آپ کو کسی پر غصہ آئے اور آپ [illegible] کے وقت [illegible] بغیر بدلے ہرگز نہ چھوڑونگا۔ تو آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی حالت پر [illegible] برائی [illegible] ہوتی ہے۔ اور آپ اپنا دستور العمل یہ بنالیں کہ:-

[illegible] دنیا میں [illegible] کے ساتھ رہ کر بسر کرنا چاہتا ہوں اچھا ہے کہ [illegible] کو اور شکایتوں کو فراموش کر دوں۔

(۳) جو کام آپ کریں وہ آپکی لیاقت سے زیادہ بہت [illegible] اپنے دل میں بغض کو جگہ نہ دینی چاہیے (۴) [illegible] کو عزیز رکھنا چاہیے۔ [illegible] ساتھ رکھنے کے لئے [illegible] رکھنا چاہیے۔

(۵) [illegible] کے ساتھ اپنا مقابلہ دوسروں کے [illegible] علاوہ [illegible] معمولی معمولی [illegible] اور مصلحتوں کو پیش [illegible] معلوم ہوتی ہیں لیکن [illegible] اور اس قدر [illegible] جنگ کا نتیجہ [illegible]

---

[illegible] کی تعداد میں بہت اضافہ ہو جائیگا۔ مگر آپ اس خیال کو دل سے نکال ڈالیں کہ دوسرے لوگ بھی آپ سے دلچسپی پیدا کریں۔

دلچسپی کے معنی یہ ہیں کہ آپ جن لوگوں سے واسطہ رکھیں ان کا کامیابی میں خلوص اور صداقت کیساتھ دلچسپی لیں اور ان سے ہمدردی اور محبت کا برتاؤ رکھیں۔ اور کبھی اس غلطی میں نہ پھنسیں کہ صرف آپ کے اپنے احباب کو فکر رہتی ہے دوسرے انکی فکر کیوں نہیں رکھتے وہ خود بخود آپ کی طرف متوجہ ہو جائینگے۔

## افق بلوچستان پر سیاہ بادل

انگریزوں کو ہندوستان میں حکومت کرتے دو سو سال کے قریب ہو گئے۔ اس عہد کی تاریخ اٹھا کر دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ حکومت کے خلاف جب کبھی کوئی تحریک پیدا ہوئی۔ اسکی تہ میں خود حکومت کے کارندوں کا اثر تھا۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ کارپردازان حکومت عمداً حکومت کے خلاف شورش پیدا کرتے تھے۔ نہیں۔ بلکہ وہ بعض اوقات ایسی غلطیاں کر بیٹھتے تھے۔ جس کا خمیازہ حکومت کو برداشت کرنا پڑتا تھا۔ غدر [illegible] یا تقسیم بنگالہ۔ تحریکات خلافت۔ کانگریس اور لیگ کے بننے واقعات ہوئے۔ ان کا ایک بڑا سبب یہ تھا۔ کہ جن لوگوں کے ہاتھوں میں حکومت کی باگ ڈور تھی۔ اپنی عاقبت نا اندیشی کے سبب حالات کا صحیح اندازہ نہیں لگا [illegible] عوام کے جذبات کو نہیں سمجھا۔ اور حکومت کے زعم میں وہ [illegible] کر بیٹھے جس کے سبب ایک عام ہیجان پیدا ہوا۔ اور حکومت کے خلاف [illegible] نفرت پیدا ہو گئی۔

بلوچستان کے حالات و واقعات پر جن لوگوں کی نگاہیں رہتی ہیں وہ اس امر پر متفق ہیں۔ کہ حکومت بلوچستان [illegible] نہایت غلط اور خطرناک پالیسی اختیار کئے ہوئے ہے۔ [illegible] کی سخت گیریوں کا کیا نتیجہ نکلیگا۔ اور ان کا عوام پر کیا اثر پڑیگا۔ [illegible] حکمت عملی پر [illegible] عمل پیرا ہیں۔ بجائے اس کے کہ [illegible] مطالبات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ اور حکومت کے [illegible] کرتے ہوئے جس حد تک ممکن ہو۔ ان کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں۔ جبر و تشدد سے آوازوں کو بند کرنا چاہتے ہیں۔ پچھلے دنوں خان عبدالصمد خان اچکزئی اور عبدالعزیز کرد کو سزائے قید دی گئی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ نواب زادہ یوسف علی خان مگسی کو معزول کرنے کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔ ارباب بست وکشاد حکومت کو غالباً اس سے خوش ہیں کہ [illegible] بلوچستان کو جن کے دلوں میں اپنی ذلت و نکبت کا دائمی احساس ہے اور جو چاہتا ہے کہ بلوچستان کے لوگ تہذیب و علم سے آراستہ ہوں۔ [illegible] کو ترک کریں۔ اور اپنی حالت کی اصلاح کریں۔ خاموش کر دیا جائے۔ [illegible] ان کی آواز میں کوئی فرق [illegible] اور وہ بدستور [illegible] کے لئے جو لکھتے ہیں۔ [illegible] پڑا ہے۔ [illegible] بلوچستان کا ذکر کیا ہے [illegible] نواب زادہ عزیز ایک لمحہ کے لئے بھی پسند نہ کریگا۔

---

یہ حکومت ہند کو آنے والے خطرات کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور ہمیں ڈر ہے۔ کہ اگر حکومت بلوچستان کی موجودہ حکمت عملی برقرار رہی تو ایک ایسا زبردست ہیجان پیدا ہوگا۔ جسکی روک تھام بے حد مشکل ہوگی۔ اور یہ حکومت کے مفاد و مصالح کے لئے بے حد مضر ہوگا۔ حکومت بلوچستان اپنی موجودہ روش سے خود غرض پسند دل کے [illegible] اور خطرہ ہے کہ ہندوستان کی خود غرض پسند جماعتیں اس سے فائدہ اٹھا کر تمام ملک میں ایک ہنگامہ پیدا کر دیں۔

ضرورت ہے۔ کہ حکومت ہند بلوچستان کے معاملات میں مداخلت [illegible] کرے۔ اور [illegible] موجودہ اے۔ جی۔ جی [illegible] مجبور ہو۔ اگر ایسا کیا گیا۔ تو ہم پھر ایک دفعہ حکومت کو متنبہ کرتے ہیں۔ کہ اس سے انکی راہ میں بے حد مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔

(سندھ اخبار)

## عبدالصمد اچکزئی اور عبدالعزیز کرد

آج بلوچستان کے یہ اولوالعزم اور مظلوم بہادر مچھ سنٹرل جیل میں پہنچ چکے ہیں اور جبر و تشدد کے ساتھ جیل کی سختیاں جھیل رہے ہیں۔ اگرچہ عزیز نے [illegible] تعلیم یافتہ اور خاندانی نوجوان ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ جیل میں بہتر سلوک ہونا چاہیے لیکن تازہ ترین اطلاع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مچھ سنٹرل جیل میں یہ دونوں حضرات ایک دوسرے سے الگ اور دور رکھے گئے ہیں۔ [illegible] عام قیدیوں کا سا [illegible] جارہا ہے۔ [illegible] جیل میں قید ہونا کوئی [illegible] اور جیل کی [illegible] عزیزوں کو ان سے ملاقات کرنے میں بھی بے حد دقت ہوتی ہے۔ پچھلے دنوں خان عبدالصمد خان اچکزئی کے بھائی عبدالسلام مچھ میں بھائی کی ملاقات کو گئے۔ لیکن سپرنٹنڈنٹ جیل نے اجازت دینے سے صاف انکار کر دیا اور لطف یہ ہے کہ انکار کی کوئی وجہ بھی نہیں بتائی۔

اس افسوسناک برتاؤ سے حکام کا رویہ نہایت منتقمانہ معلوم ہوتا ہے بلوچستان کے یہ دونوں مجاہد جو قانون اور امن پسند اور آئینی طریقوں پر چلتے ہیں اور پھر دونوں نہایت اچھے خاندانوں کے چشم و چراغ [illegible] علاوہ اپنی قوم کے نزدیک ایک بے حد ہر دلعزیز [illegible] ان سے وہ سلوک کرنا جو شریف حکام [illegible] ایسے شائستہ لوگوں کے ساتھ [illegible] ان کا [illegible] آدمیوں کا کام نہیں۔

## بلوچ لیڈروں کی رہائی کا مطالبہ

[illegible]

صاحب [illegible] تبلیغ کا [illegible] مختلف مقامات [illegible] نے [illegible] کی صدارت میں [illegible]

# بلوچستان کی خبریں

## خان عبدالصمد خان اچکزئی کے مقاطعہ جوعی کو چھپانے کی سعی ناکام

مچھ - خان عبدالسلام خان اچکزئی برادر اکبر خان عبدالصمد خان اچکزئی مچھ پہنچ گئے ہیں - بھائی نے ۱۳ اپریل سے [illegible] کے لئے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے - لیکن افسران متعلقہ اس [illegible] راز میں رکھنا چاہتے ہیں - شاید یہی وجہ تھی کہ [illegible] اپنے بھائی سے ملاقات کرنے کی اجازت [illegible] پولیٹیکل ایجنٹ کو قبل از تاریخ مقاطعہ جوعی [illegible] کسی فرد جرم یا عمل حکومت کے خلاف نہیں ہے [illegible] برداشت کی جا رہی ہے کہ سیاسی قیدیوں سے کیوں معافی یا ضمانت کا مطالبہ کیا جاتا ہے اور اسکے حافظ حکومت پر یہ اخلاقی فرض [illegible] مقاطعہ جوعی کا معہ باعث احتجاج اعلان کر دیا جائے اور رشتہ داروں کو اجازت دیجائے تاکہ وہ [illegible] بھی کریں - لیکن حکومت الٹا اس مقاطعہ جوعی کو پردہ اخفا میں رکھنے پر مصر ہے - سپرنٹنڈنٹ جیل نے دوبارہ انکی درخواست ملاقات کو نامنظور کر لیا ہے - انہوں نے ایک تار پولیٹیکل ایجنٹ اور ایک کمشنر کو دی ہے لیکن جواب موصول نہیں ہوا - وہ اختتام مقاطعہ جوعی تک مچھ میں قیام رکھیں گے -

(نامہ نگار)

## ڈیرہ بگٹی کی نائب مدرسی پر ایک ان ٹرینڈ غیر ملکی کی تجویز

ڈیرہ بگٹی - ماسٹر سردار خان نائب مدرس سکول ڈیرہ بگٹی اپنی تبدیلی کی کوشش کر رہا ہے - اور اسکی جگہ پر ایک ان ٹرینڈ غیر ملکی ذاکر حسین شاہ نامی کو مقرر کرنے کی تجویز کی جا رہی ہے - حالانکہ بہت سارے ٹرینڈ ملکی مدرسین بے روزگار بیٹھے ہوئے محض ایسے مواقع کی امید وار بن گئے رہے ہیں - یہ بھی معلوم رہے کہ ذاکر حسین شاہ پہلے ہی سال سے اوپر کا ایک بوڑھا آدمی ہے -

## سردار میر محبوب علی خان مگسی سردار مگسی منتخب کئے گئے

کوئٹہ ۲ مئی کو بڑے بحث و مباحثہ کے بعد میر محبوب علی خان کو بالاتفاق آرا سردار منتخب کر دیا گیا - اور وزیر اعظم

(پولیٹیکل ایجنٹ نے بھی منظوری دیدی ہے -)

(نامہ نگار)

## سردار محمد یوسف علیخان مگسی سرداری کے اہل نہیں

سٹیٹ کونسل قلات کے عجیب امور تنقیح اور فیصلہ دربار تاجپوشی ہز ہائی نس قلات کے روبرو سٹیٹ کونسل کے سامنے ذیل کے امور تنقیح طلب پیش کئے گئے -

(۱) بوجہ میں سردار میر محمد یوسف علی خان شمولیت نہیں کی کیا وہ سرداری کے اہل ہے (۲) سردار محمد یوسف علی خان ہز ہائی نس قلات سے اجازت حاصل کئے بغیر یورپ چلا گیا ہے کیا وہ سرداری کے اہل ہے؟ سٹیٹ کونسل نے فیصلہ صادر فرمایا کہ سردار محمد یوسف علی خان سرداری کے اہل نہیں اسکو چاہئے کہ سردار گل محمد سابق معزول شدہ سردار کو دوبارہ سردار بنایا جائے -

پچھلی دفعہ بھی سردار گل محمد کو بلا قصور سرداری سے ہٹا دیا گیا تھا

(نامہ نگار)

## خان عبدالصمد خان اچکزئی جیل کے ہسپتال وارڈ میں دعائے صحت کیلئے اپیل

مچھ - خان عبدالصمد خان اچکزئی کی حالت ابتر حال ہو رہی [illegible] انکو جیل سے ہسپتال وارڈ میں منتقل کیا گیا ہے -

مسلمانان ہند سے بالعموم اور مسلمانان بلوچستان سے بالخصوص اپیل کی جاتی ہے کہ خان صاحب مذکور کی صحت کے لئے دعا کریں [illegible] خان صاحب [illegible] انشاء اللہ [illegible] گے -

(نامہ نگار)

## ریاست قلات کیطرف سے نورمل [illegible] دو غیر ملکی متعلم

مستونگ - امسال ریاست قلات نے دو غیر ملکی متعلم بمعہ بیس روپیہ وظیفہ دیگر نورمل میں پڑھنے کیلئے بھیجا ہے حالانکہ کئی ملکی نوجوان بیکار بیٹھے ہوئے ہیں -

(نامہ نگار)

## امسال نورمل میں سات ملکی اور تین غیر ملکی بھرتی کرنے کا ارادہ

افسر تعلیم کا ارادہ ہے کہ امسال نورمل میں سات ملکی متعلم اور تین غیر ملکی لے جائے کتنے ہی ملکی حقدار امیدوار بیٹھے ہوئے ہوں -

(نامہ نگار)

## میونسپلٹی کے آزاد انتخاب میں غیر ملکی زیادہ خوش ہیں

کوئٹہ - اطلاع آئی ہے - کہ جب سے نوجوانان بلوچستان نے میونسپلٹی کوئٹہ کی ممبری کے لئے آزاد انتخاب کا سوال اٹھایا ہے غیر ملکی

نہایت مسرت کا اظہار کر رہے ہیں - اور اسکے حق میں ہیں -

## سانگان سکول کی تباہ حالی بدستور ہے

سانگان - یہاں کے سردار جیل اور معتبر رئیس عوام ہوتول اپیلوں اور زبانی بلانے علاقے میں ہر چند افسران متعلقہ سے گزارش کرتے رہے لیکن [illegible] ہی سیاہ [illegible] سے کبھی شنیدنی نہیں ہوا - اور بدل کر ہی افسران متعلقہ اس اہم مسئلے کیطرف توجہ نہیں کرتے - حالانکہ امسال کونسل [illegible] سے نیچے سکول کھولے جانے کی منظوری کا سپرنٹنڈنٹ تسلیم کر چکی ہے -

## گلستان کے سرکاری ملازمین کی جھڑپ میں کوئی کمی نہیں ہوئی

گلستان - اخبارات میں مضامین شائع کرائے گئے درخواستیں دیگئیں - چنانچہ نائب تحصیلدار کی تبدیلی بھی عمل میں آگئی - لیکن سابق زہریلے اثرات ابتک باقی ہیں اور خاموشی ریشہ دوانیاں باقاعدہ عمل میں لائی جا رہی ہیں -

## علاقہ مری میں امن و امان

کوہلو - بلوچستان کو پرکرو دہ جاتا ہے کہ سردار مرحوم کے آخری وقت میں علاقہ مری میں بے چینی پھیلی تھی - اور حکومت انگریزی سے مایوس ہو کر انہوں نے اندرونی طور پر حکم عدولی شروع کر دی تھی - آجکل رعایا ایک خوشحال سیاسی زندگی بسر کر رہی ہے موجودہ تمندار طبعاً رحمدل واقع ہوئے ہیں اور ان تمام افراد کے زخموں کا مرہم بن رہے ہیں جنکے دل سردار مرحوم کے تشدد سے مجروح ہو چکے تھے -

(نامہ نگار)

## سرباب کی ڈاک پھر ہفتہ وار ہونی چاہئے

سرباب [illegible] کی ڈاک پندرہ روزہ کر دیگئی تھی جس کو تمنداروں [illegible] تاجروں کو بڑا نقصان ہو رہا تھا لیکن ڈاک [illegible] کر ڈاک کم آتی ہے -

اب ہر عشرہ [illegible] جہلوان کیطرف سے کوچ کرکے سروان کی جانب [illegible] روزانہ بڑھتی جا رہی ہے - میوہ جات کا وقت [illegible] جب تک ڈاک ہفتہ وار کر دی جائے [illegible] خط نہیں منگا سکیں گے - بلکہ کوئٹہ کے پتہ پر منگا لیں گے پبلک کے لئے بہت تکلیف دہ ہے -

(نامہ نگار)

Yousaf Aziz Magsi Chair

# دیگر ممالک کی تازہ خبریں

## گورنر جنرل نے اسمبلی کو توڑ دینے کا اعلان کر دیا

نئی دہلی ۳ مئی۔ گورنر جنرل نے فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ موجودہ اسمبلی کی عمر میں اضافہ نہیں کیا جائیگا۔ اس کا آئندہ اور آخری اجلاس ۱۷ جولائی کو شملہ میں ہوگا۔ اور اس کے بعد اسمبلی کو توڑ دیا جائیگا۔

بعد کا تار:۔ اس فیصلہ کے متعلق کہ اسمبلی کو اس کی موجودہ مقررہ ... کے بعد توڑ دیا جائے گا۔ (وزیر ہند اور وائسرائے کے درمیان اس معاملہ کے متعلق اختلاف رائے تھا) وائٹ ہال لنڈن سے آخری اطلاع ... موصول ہونے کے بعد باقاعدہ اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا اجلاس منعقد ہوا جس میں ... کی صورت حالات پر غور کیا گیا۔ شملہ میں اس بات پر اظہار اطمینان کیا جا رہا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے یہ فیصلہ ... وقت پر کیا ہے۔ کیونکہ ... جماعتوں کی کانفرنس کل ہو رہی ہے۔ اگر گورنمنٹ یہ فیصلہ اس وقت نہ کرتی تو اس پر الزام لگایا جاتا کہ وہ ... میں دیدہ دانستہ مشکلات پیدا کر رہی ہے۔ ... ستمبر تک ختم ہو جائیگا۔ اور جنرل انتخاب غالباً وسط ... میں ہوگا۔

## افریقہ میں اسلام کی بڑھتی ہوئی قوت

### مسیحی مبلغین کا خوف و ہراس

پیرس۔ اسلام افریقہ میں نہایت سرعت کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ اگرچہ غازی عبدالکریم مراکشی کی گرفتاری کے بعد مسلمانوں کی سیاسی طاقت بہت کچھ کمزور ہو گئی ہے۔ لیکن اسلام کی جڑیں اندر ہی اندر دور تک پہنچ رہی ہیں۔ چونکہ اسلام میں دین فطرت ... عقل و دانش اور سائنس کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے۔ افریقہ کے باشندے اس کے دلدادہ ہیں۔ اس جلیل الشان مذہب کے پرچم کے نیچے آنے کو لوگ ... جوش و خروش رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائی مبلغین ... ہو کر اپنی تبلیغی انجمنوں کو ... رہے ہیں۔ کہ وقت ہاتھ سے نکل جانے سے پیشتر انتہائی کوشش کی جائے ... مسلم ... مذہب اسلام کی تبلیغ کرتے ہوئے ... جوش کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں ... خوف و خطر ... قابل تعریف نتائج پیدا کر رہی ہیں ... اسلام یقینی طور پر افریقہ میں کامیاب رہے گا۔ وہ وقت دور نہیں جب ... اسلام کے زیر نگین ہوگا۔

## ناگپور میں ہڑتال کا احتمال

ناگپور۔ یکم مئی۔ ناگپور کی ٹیکسٹائل یونین نے یہ فیصلہ کیا تھا بمبئی کے ہڑتالیوں کے ساتھ بطور اظہار ہمدردی کے ہڑتال کی جائے

لیکن یہ ہڑتال کچھ کامیاب نظر نہیں آتی۔ ایکسپریس اور ماڈل ملز باقاعدہ کام کر رہی ہیں۔ البتہ ثانی الذکر کے قریباً دو سو مزدور ہڑتال پر ہیں۔ ماڈل ملز میں حاضری کافی ہے۔ اور یہ اس بات کا نتیجہ ہے کہ ملکی منتظم نے خاص مستعدی سے کام لیا ہے۔ حالات پر امن ہیں۔ لیکن کارخانوں کے علاقہ میں پولیس پہرہ دے رہی ہے۔ ہڑتالیوں نے ایک جلوس نکالا اور ایک اجلاس میں تقریروں کے ذریعہ سے ہڑتالیوں کو مستقل مزاجی کی تلقین کی۔ ... کے وقت تک ایکسپریس کارخانہ میں کام کرنے والوں کی تعداد قریباً نوے فیصد کی ہے۔

## بیگار کے خلاف احتجاج

الٰہ آباد ۱۳ اپریل۔ کل دو صد سے زیادہ کسان پرتاپ گڑھ اور سلطان پور کے ضلعوں سے چل کر یہاں آئے۔ ان کا مقصد یہ تھا۔ کہ ان سے جو بیگار لی جاتی ہے۔ اس کا انسداد کیا جائے۔ ان کے اپنے ضلع میں کوئی ان کی رہنمائی کرنے کو تیار نہیں۔ اس لئے وہ یہاں آئے ہیں۔ کل وہ گنگا کے کنارے جمع ہوئے اور بابا رام چندر کے زیر نگرانی جلوس وغیرہ نکالا۔ بابا صاحب ... بجے سے تین بجے تک دھوپ میں بیٹھے رہے۔ اور اس طرح ستیہ گرہ کیا۔ اس کے بعد ... ناتھ کنزرو کے مکان پر گئے جنہوں نے امداد کا وعدہ کیا ہے۔ پنڈت جی ۱۳ مئی کو ... جا رہے ہیں۔

## بمبئی کا نیا مسلمان وزیر

بمبئی ... معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر شہنواز خان بھٹو ... لاڑکانہ ... کے وزیر بلدیات امور کے ... خان بہادر ... ہدایت اللہ کے بجائے ایگزیکٹو کونسلر بنایا جائے گا۔ کیونکہ ... آئندہ ماہ ... سے ریٹائر ہو جائیں گے۔ توقع کی جاتی ہے کہ مسٹر شاہنواز خان بھٹو کو بمبئی کونسل کے مسلم گروپ کی تائید حاصل ہوگی۔ اور ... ایگزیکٹو کونسلر بنایا جائے گا۔

## ملوں پر ہڑتالی مزدوروں نے پکٹنگ شروع کر دی

### ڈیڑھ سو سے اوپر مزدور مجروح اور سو کے قریب ہسپتال میں

بمبئی یکم مئی۔ آج صبح ملوں کے ... کی فضا اور بھی زیادہ مکدر ... کی غرض سے ہڑتالیوں نے آج منہ اندھیرے سے ہی پکٹنگ شروع کر دی۔ اور ... پتھر ... سے مزدوروں کو ملوں میں جانے سے روکتے تھے کئی بار ... ڈیڑھ سو سے اوپر آدمی مجروح ہوئے جن میں بعض کے شدید زخم آئے ہیں۔ ایک سو کے قریب آدمی ہسپتال میں داخل کئے گئے۔ پکٹنگ کا نتیجہ یہ ہوا کہ مزدور کام کے لئے کارخانوں میں نہ جا سکے۔ اور مجبوراً واپس ہوئے۔ پولیس حالات کو گہری نظر سے دیکھ رہی ہے۔ اور اس نے بارہ اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔ کاروباری ... سخت پریشانی ہے۔ اور کارخانے عملاً بند ہو چکے ہیں۔

### اسی ہزار مزدوروں کی ہڑتال

مزدوروں کے ایک عظیم الشان جلسہ میں اور شاہراہ عام پر ... کی تعداد میں مرہٹی زبان میں لکھے ہوئے اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ جن میں ہڑتالی مزدوروں کو ترغیب دلائی گئی تھی کہ وہ ٹریموں، لاریوں اور دوسری گاڑیوں کو چلنے سے روک دیں۔ اور ... دکانیں بند کرا دیں۔

اس وقت ہڑتالیوں کی تعداد اندازاً اسی ہزار کے قریب ہے۔

## سکھوں کے ایک لاکھ والنٹیئر

لنڈن ۱ مئی۔ آج پارلیمنٹ میں مسٹر الفریڈ ناکس نے دریافت کیا۔ کہ پنجاب کے سکھ ... لیڈروں نے اعلان کیا ہے کہ وائٹ پیپر کی مخالفت کرنے کے لئے وہ ایک لاکھ والنٹیئر بھرتی کریں گے۔ کیا گورنمنٹ اس کے متعلق کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے مسٹر بٹلر نے جواب دیا۔ کہ ہندی گورنمنٹ ... اس بات کا خیال رکھیگی۔ کہ آیا خاص کارروائی کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ نہیں اور اگر ضرورت ہوئی تو وہ کرے گی۔

## بنگال میں انارکزم

### کلکتہ وغیرہ میں چھ نوجوان گرفتار

کلکتہ ۱ مئی۔ شمالی کلکتہ کے ایک مکان سے پولیس نے ایک نوجوان بنگالی کو گرفتار کیا ہے۔ اسے سر الفریڈ واٹسن پر حملہ کرنے کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ مگر عدالت سے بری ہو گیا تھا۔ ... سے بہت سا ناجائز اسلحہ ... برآمد ہوا ہے۔ دو اور بنگالیوں کو ... سے گرفتار کیا گیا ہے۔ ان کے ساتھ ایک عورت بھی ہے ... دو نوجوان ... گرفتار کیا گیا ہے۔ ان کے قبضے سے چند کارتوس برآمد ہوئے ہیں۔

## پولیٹیکل قیدیوں کی بقیہ سزا معاف

### وہ جنہیں ... سزا ہوئی تھی

ناگپور کے ...

ناگپور ۱ مئی۔ مقامی گورنمنٹ نے ... اور ... رجسٹرڈ اشخاص کی ... قبل از وقت رہائی کا حکم دیا ہے۔ ...

Yousaf Aziz Magsi Chair

# تمن مگسی کی خوشنما فضا پر سیاہ بادل

(ہمارے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

چون غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم
نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

[illegible] حضرات سے عموماً اور اہل بلوچستان سے خصوصاً یہ [illegible] کہ نواب محمد یوسف علی خان ۲۰ مارچ ۳۳ء کو [illegible] روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ علاقہ جھل مگسی کے نہایت [illegible] اور [illegible] سردار ہیں۔ آپ کے لندن تشریف لے جانے سے قبل یا بعد علاقہ [illegible] کا انتظام جو جھل سے درہم برہم ہو رہا تھا۔ آپ کے حسن تدبیر، انتظامیہ قابلیت اور خداداد فہم و فراست سے نہایت اعلیٰ طریق پر ہوا ہے۔ [illegible] ۲۰ [illegible] دو دلہ زارنے بخوبی کر دیا ہے۔ آپ کی رعایا [illegible] خوش ہے۔ آپ کے علاقہ میں نہایت پرسکون [illegible] ہے۔ بہبود خلائق کے سلسلے میں نواب صاحب [illegible] مدارس کھولے ہیں۔ اسوقت خاص جھل کے شہر میں پچاس ہزار [illegible] کی عمارت سکول و بورڈنگ ہاؤس اور مدرسین کوارٹرز تعمیر [illegible] ہیں۔ تقریباً وہ تمام عمارات پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہیں۔ ۱۵ اکتوبر ۳۳ء کو مرکزی سکول کی بنیاد نواب صاحب موصوف نے اپنے ہاتھوں سے رکھی ہیں۔ آپ ہفتہ بھر صبح سویرے طلبہ کو گھروں سے جا کر بلانے اور جمع کرنے کا کام کرتے رہے ہیں۔

انتظامیہ محکمہ نظامت سے جسکے مفر [illegible] نواب زادہ میر محبوب علیخان آپ کے چھوٹے بھائی ہیں۔ میر محبوب علی خان ایک نوجوان، مستعد کار، شریف النفس اور اپنے فرائض منصبی پر پورا پورا قابو رکھنے والے انسان ہے۔ آپ کی طبیعت میں کافی عقل، بردباری اور سنجیدگی پائی جاتی ہے۔ آپ کی اعلیٰ اہلیت کا رہے محکمہ نظامت کا کام اسوقت تک نہایت خوش اسلوبی سے ہو رہا ہے۔ [illegible] سردار خیلان مگسی آپ کے ساتھ ملکر آپ کی فرمانبرداری میں اچھا کام کر رہے ہیں۔ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ علاقہ مگسی اسوقت ایک گوشۂ عافیت ہے جہاں نہ کسی قسم کا شور و شر ہے۔ نہ کسی قسم کا جھگڑا۔ فساد۔ اور نہ کسی قسم کے اندرونی مخمصے پائے جاتے ہیں۔ تمام رعایا بڑی شادمان۔ فرحاں اپنے جدید والی کے سایۂ عاطفت میں اپنے رب جلیل کی حد سے زیادہ شکر گزار ہیں۔

گرافسوس کہ باوجود اس حسن انتظام اور سکون و آرام اور رعایا کی مرفہ الحالی اور پرسکون فضا کے صرف نواب یوسف علیخان کے ولایت چلے جانے پر نامعلوم چند سرداران قلات کیوں بیک

آہنگ اسقدر مشتعل اور پر خون ہو رہے ہیں۔ کہ نواب یوسف علیخان کو سرداری سے علیحدہ اور معزولی کے ناکام مشورے اور پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ انکو معلوم ہونا چاہیے۔ کہ قوم تمن مگسی میں اس خبر وحشت اثر سے ایک زبردست ہیجان پیدا ہو رہا ہے۔ اور قوم مگسی کسی طرح سے بھی اس امر کو گوارا کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں کہ نواب یوسف علیخان کو سرداری سے برطرف کر کے کسی نئے سردار کا انتخاب عمل میں لایا جائے۔ افسوس کہ حضور ہز ہائی نس والئے قلات بھی ان سرداروں کے مشورہ سے متاثر ہو گئے ہیں۔ کہ اتفاق رکھتے ہیں۔ ہمیں موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سرداران قلات حضور ہز ہائی نس والئے قلات کی طرف سے ایک گروپ جو چار [illegible] پر مشتمل تھا۔ جن کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ ارباب کرم خان اسسٹنٹ [illegible] خان [illegible] اے۔ سی سردار نور محمد بنگل زئی سردار [illegible] 26 [illegible] کو جھل پہنچا۔ اس سے پیشتر کرنٹ میں لطف علی خان [illegible] مگسی [illegible] حسین بخش خان مگسی اور میر امیر جان خان مگسی کو [illegible] انہیں تخویف و تہدید اور تحریص و ترغیب کے جھکے دے دے کر ان سے نواب یوسف علیخان کے خلاف دستخط لئے گئے۔ اور بعد میں [illegible] کے مقدمین و معتبرین قوم مگسی اور سردار خیلان مگسی کے دستخط لینے [illegible] کی رائے سے متفق کرنے کے لئے ان چیرہ [illegible] کا گروپ جھل پہنچا $\frac{4}{34}$ 27 کو جملہ مقدمین مگسی اور ان چار [illegible] کے گروپ کے مابین ایک طویل بحث و تمحیص ہوئے۔

بالآخر تمام مقدمین۔ معتبرین اور سردار خیلان مگسی نے بڑی جرح و قدح کے بعد اپنے سردار کے خلاف دستخط دینے سے صاف انکار کر دیا۔ ایسا [illegible] کہ جبراً ان سے دستخط لینے کی کوشش کیا رہا ہے۔ مقدمین مگسی نے کہا۔ کہ سردار یوسف علی خان کے عہد سرداری میں آج تک ہمارا کوئی مقدمہ یا کوئی مثل کسی افسر بالا کے دفتر میں نہیں گئے۔ [illegible] سردار گل محمد کے وقت سے جو اشتعالات جاری ہیں۔ [illegible] قلات کے دفتر میں فیصلہ کے لئے رکھیں تھیں۔ ۲۰۰ [illegible] ہمارے ہاں بغرض انفصال مقدمات آ رہی ہیں۔ ہمارے علاقہ میں ہر طرح کا امن و امان ہے۔ بچہ بوڑھا تک تمام برنا [illegible] پیراہن آشتی کی زندگی گزار رہا ہے۔ ہمارے لئے یہ کیا غضب ہے۔ کیا ستم ہے۔ اور کیا ظلم ہے کہ باوجود امن و آرام اور

راحت و سکون ہمارے سردار کو معزول کیا جا رہا ہے ہمارا سردار چھماہ کے لئے معالجہ کی غرض سے ولایت گیا ہے۔ واپس آئے گا۔ ہمیں ہرگز دوسرے کی سرداری منظور نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ اس دن جھل کے قصبہ میں ایک ماتم تھا۔ اور تمام گلی۔ کوچوں میں آہ و فغان اور نالہ و زاری سے شور مچا ہوا تھا۔ تمام عورتیں۔ بوڑھے بچے۔ جوان رو رو کر اپنے خالق اکبر سے فریاد کر رہے تھے۔ کہ اے اللہ برتر جہاں زمانے کے دستبرد سے محفوظ فرما۔ ہمارے سردار یوسف علی خان کو ہمارے سروں پر سلامت بکرامت رکھ۔ اور ان کے اعدائے کو خائب و خاسر فرما۔

چراغے را کہ ایزد بر فروزد
ہر آں کس تف زند ریشش بسوزد

افسوس کہ جس سردار کی رعایا اسقدر اپنے سردار سے خوش اور بآرام ہو۔ امن و امان میں ہو۔ اور علاقہ میں بھی کسی قسم کا بیرونی و اندرونی خطرہ یا فتنہ و فساد نہ ہو۔ پھر کیا وجہ ہے کہ کوئی اس سردار کی رعایا کے جذبات کا خون کرتے اس سردار کی معزولی سے تمام تمن میں ایک قسم کا اشتعال یا جوش پیدا کیا جائے۔ اور اپنی ہزار تمام سعی کو اس پر ختم کر ڈالا جائے کہ کسی نہ کسی طرح سے قوم سردار کے خلاف ہو جائے۔ یہ کسقدر ظلم اور انصاف سے بعید ترین امر ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ارباب کرم خان نے اسسٹنٹ وزیر اعظم سے گٹھ جوڑ [illegible] کر رہا ہے اور یہ سمجھا کہ ہمارے جھل پہنچنے سے پہلے پہلے میر محبوب علیخان جھل سے باہر نکل جائے۔ اور فوراً کوئٹہ پہنچے۔ تاکہ اس کی موجودگی قوم مگسی کو اپنے سردار کے مخالف کرنے کے سلسلے میں اثر انداز ثابت نہ ہو سکے۔ اسوقت میر محبوب علیخان معہ معتبران میر اعتبار خان۔ میر [illegible] خان۔ میر عظیم خان۔ میر شکر خان۔ میر [illegible] خان۔ میر اللہ بخش خان۔ میر بلوچ خان۔ میر امیر [illegible] [illegible] خان مستونگ بلائے گئے ہیں۔ جہاں وقت یہ تمام معتبرین اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں تک کو ہدایت کر گئے ہیں۔ کہ [illegible] اپنے عزیز اور محبوب سردار کے بغیر کچھ قید ہو جائیں [illegible] مار سے جاؤ [illegible] یہاں معتبرین کرو [illegible] سردار کے انتخاب کو عمل میں نہ لانے کی پاداش میں قید رکھا جائے گا۔ تاوقتیکہ دوسرے سردار کے انتخاب پر راضی نہ ہو جائیں [illegible] سکول کے چھوٹے چھوٹے بچے رو رو کے پیٹتے۔ یتیموں کی طرح بیکسی کی حالت میں اپنے خالق عزوجل سے فریادیں کر رہے ہیں۔ اے خدا یہ [illegible] رحم سے کام لے۔

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال مے آید

Yousaf Aziz Magsi Chair

# ترقی کا سنگِ اساس جماعتی زندگی ہے

## تباہی انفرادی زندگی کا لازمی نتیجہ ہے

(از قاضی داد محمد آف سیوی)

اقوام عالم کی موت و حیات، ترقی و تنزل، تسلط و تنزع - اور سعادت و شقاوت کے جو اصول اسباب و مراتب ہیں، ان میں سے اہم ترین اتحاد و اشتراک عمل ہے - قوم کے تمام افراد اپنے آپ کو ایک جسم کے اجزائے مختلف متعین کریں - سب کا [illegible] اسی کا عشق دامن گیر ہو - اور اسی کی محبت کا زنجیریں [illegible] اس کے لئے اور زندہ ہوں تو [illegible]

[illegible] سرکش اقوام [illegible] پاش پاش قوم [illegible] پنہاں [illegible] قوم!

قرآن حکیم نے جا بجا اتحاد و اجتماع کو قومی زندگی کی [illegible] قرار دیا ہے - اس نے سب سے بڑی [illegible] اور اللہ [illegible] ان الفاظ میں مخاطب کر دیا -

واعتصموا بحبل اللّٰه جميعا ولا تفرقوا واذكروا نعمت اللّٰه عليكم اذ كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا

ترجمہ سب مل جل کر اور پوری طرح اکٹھے ہو کر اللہ کی رسی مضبوط پکڑو - سب کے ہاتھ اسی ایک حبل اللہ سے وابستہ ہوں - اللہ کا یہ احسان یاد کرو - کہ کیسی عظیم الشان نعمت ہے جس سے نوازے گئے ہو - تمہارا حال یہ تھا کہ بالکل بکھرے ہوئے اور ایک دوسرے کے دشمن تھے - اللہ نے تم سب کو باہم ملا دیا - اور اکٹھا کر دیا پہلے ایک دوسرے کے دشمن تھے - تو اب بھائی بھائی ہو گئے - شارع علیہ السلام نے اسی بنا پر اسلامی زندگی کا دوسرا نام جماعت رکھا اور علیحدگی کو جاہلیت سے تعبیر کیا -

من خرج من الطاعة وفارق الجماعة فمات مات [illegible]

ترجمہ جو خلیفہ کی اطاعت سے باہر ہو گیا اور اس نے جماعت کا ساتھ چھوڑ دیا پھر اسی حالت میں بغیر توبہ کے مر گیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی -

ترمذی میں ہے من فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربقة الاسلام عن [عنقه]

ترجمہ - جو شخص بالشت بھر بھی جماعت سے باہر ہوا - اور اس کا حکم [illegible] ہے - گویا اس نے اسلام کا اطاعت کا حلقہ اپنی گردن سے نکال دیا - حضرت عمرؓ نے اپنے خطبہ میں یہ حدیث بیان کرتے تھے -

جماعت سے الگ نہ ہو - ہمیشہ جماعت کے ساتھ رہو - کیونکہ جب کوئی تنہا اور الگ ہوا تو شیطان اس کا ساتھی ہو گیا - انسان ملکر ہیں تو شیطان ان سے دور ہے - ان میں اتحاد اور جماعتی قوت پیدا ہو گئی - اور اب حق سے نہیں بھٹک سکتے -

اسلیح عليكم بالسواد الاعظم اور فانہ من شذ شذ فی النار اور ید اللّٰه على الجماعة اور لا يجمع امتي على الضلالة اس بارے میں مشہور و معروف اور زبان زد خاص و عام ہیں -

نماز میں التزام جماعت پر زور دیا اهدني کی جگہ پر اهدنا الصراط المستقيم فرما کر بتا دیا کہ قرآن کے نزدیک فرد اور فرد کی ہستی کوئی شے نہیں - ہستی صرف اجتماع اور جماعت کی ہے - عید و عیدین کو اگر حقیقت میں نظر سے دیکھئے تو اتحاد کے سوا اور کیا - زکوٰۃ کی غرض و غایت بھی یہی تھی - کہ جماعتی زندگی کے بقاء [illegible] ز زندان توجہ کو متوجہ کیا جائے تاریخ نے تو خذ من اغنيائهم وترد الى فقرائهم - من اس فلسفہ اجتماع کو بیان کیا تھا - [illegible] اور اسلامی مصالح کے ایک سے بڑی غرض و مصلحت [illegible] حضرت رسالت سے دریافت کیا کہ حج کسے کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا الحج عرفة - میدان عرفات میں اجتماع کا نام حج ہے - چنانچہ تمام [illegible] کا بھی مذہب ہے کہ جو شخص عرفات میں حاضر نہ ہوا [illegible] حج نہیں ہوا -

ہم ظالم و جابر اور اجنبی حکومت کی اولین [illegible] ہوتی ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح جائز و ناجائز طریقہ سے قوم [illegible] رعایا میں پھوٹ اور اختلاف ڈال دے - ان کے مختلف گروہ بن [illegible] ان میں اس قدر اختلافات پیدا ہوں کہ شب و روز انہیں مبتلا رہ کر ایک دوسرے کو فنا کرنے کی فکر میں رہیں - اگر ایک بھائی ترقی کرنے لگے تو دوسرا اس کے گرانے اور ذلیل کرنے کے در پے ہو - ہر وقت انہی کی قوم کے ذبح کرنے کی تجاویز پر غور و فکر ہوتی رہے - اس اختلاف و تفریق کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اجنبی حکومت کی بنیادیں مضبوط و مستحکم ہو جاتی ہیں جو ہر وقت ان مختلف گروہوں کو آپس میں لڑاتی رہتی ہے اور ہر ضعیف جماعت کو قوم کے مقابلہ میں [illegible] کر دونوں کی قوت کو پاش پاش کر دیتی ہے -

اس خانہ جنگی کے باعث رعایا کے دل میں نہ تو کبھی شریفانہ جذبات پیدا ہوتے ہیں - اور نہ ہی کبھی حریت و استقلال قومی کا [illegible]

[illegible] آتا ہے - بلکہ ہر فریق کی انتہائی کوشش یہی ہوتی ہے کہ یہی اجنبی حکومت ہمارے ملک پر قابض رہے - اور ہر ایک ذلیل جماعت اپنی کوتاہ فہمی اور کم عقلی کی وجہ سے اس کا اعلان کرتی ہے - کہ ہماری زندگی صرف اس حکومت کے بقاء و استحکام کے ساتھ وابستہ ہے اسی لئے تمام جماعتیں اپنے اپنے طور پر اس کے قیام کی خاطر ہر قسم کی غداری اور ملت فروشی کی مرتکب ہوتی ہیں - اور نہیں سمجھتیں کہ وہ دراصل اپنے آپ کو تباہ و برباد کر رہی ہیں - قدرت کی جانب سے ہر قوم کو جارحانہ و مدافعانہ قوت و طاقت ودیعت کی جاتی ہے کہ حسب ضرورت اس کو غیروں کے مقابلہ میں صرف کیا جائے - لیکن آہ ثم آہ! اختلاف کے وقت یہی چیز اپنے بھائیوں کو غلامی و محکومی کی زنجیروں میں جکڑنے کے لئے صرف کی جاتی ہے - فاعتبروا یا اولی الابصار )

اپنے حقوق کی نگہداشت، حریت حقہ کی حفاظت اور ارتقائے ملت کا خیال دل سے حرف غلط کی طرح مٹ جاتا ہے - اجنبی حکومت خواہ کیسی ہی ظلم و جور کرنے والی اور انصاف و منصف پرور ہو جیسے مظالم روز روشن کی طرح اظہر من الشمس ہو چکے ہوں - اور جس نے کبھی اپنے عہد کی پابندی نہ کی ہو - اختلاف و تفریق کے وقت اسی کو رحمت الٰہی قرار دیا جاتا ہے - خوشامد و چاپلوسی اور خلق کے جذبات خبیثہ ان بدبختوں کی تمام انفرادی و اجتماعی زندگی کو فنا کر دیتے ہیں -

(باقی باقی)

## خان عبدالصمد خان کے ساتھ اظہار ہمدردی

مسلمانان شکارپور کا عظیم الشان اجلاس ۲۰ اپریل بروز جمعہ شکارپور شہر اور گرد و جوار کے مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ مسجد [illegible] دروازہ پر منعقد ہوا -

محمد امین خان کھوسہ نے ایک مختصر تقریر میں جلسہ کا اعلان کیا اور اس کے بعد مولانا احسان احمد شجاع آبادی نے ایک زبردست تقریر کی جس میں انہوں نے مسئلہ قربانی پر اسلامی تاریخ [illegible] روشنی ڈالی خلیل اللہ کی قربانی سے لیکر [illegible] عظیم الشان قربانی تک کے مثال دیئے اور [illegible] اور صرف قربانی ہی ہے جو ہمیں اللہ [illegible] سے خان عبدالصمد خان اچکزئی اور میر عبدالعزیز [illegible] کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ان پر زمانہ ظلم اور ستم [illegible] دل میں آگ ہے اور قلوب میں تڑپ [illegible]

[illegible] اسلامیان شکارپور [illegible] اجلاس [illegible] خان عبدالصمد خان [illegible] اور میر عبدالعزیز [illegible]

# بلوچستان کے مجاہد اعظم خان عبدالصمد خان اچکزئی کی عدالت کا پشین میں بیان

## حقائق و بصائر کی منہ بولتی تصویر

میں پہلے اول یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ میرا اس بیان سے ہرگز مقصد نہیں [illegible] موجودہ عدالت کی رائے پر اثر ڈال کر اس میں تبدیلی پیدا کروں۔ بلکہ میں یہ بیان ایک اور عدالت میں دیتا ہوں جو خدا کی عدالت کہلاتی ہے۔ وقت [illegible] مؤرخ جس کی [illegible] کے علاوہ جس کا فیصلہ ہوتا ہے۔ اس عدالت کا [illegible] قانون ہے۔ اس قانون کے جو دفعات ہوتے ہیں وہاں اس وقت یہی مقدمہ کسی قدر عنوان کی تبدیلی کے ساتھ پیش ہے وہاں عنوان سرکار بنام عبدالصمد نہیں۔ بلکہ [illegible] باطل بنام حق ہے۔ باطل کرتا [illegible] نکلا یہ ہے کہ حق میرے [illegible] کرنے کے [illegible] ہے۔ وہاں اس عدالت کے قانون کے بموجب حق کے ظہور کے ساتھ باطل کا [illegible] ہے۔ اس مقدمہ کا فیصلہ حق کے لئے ہونا یقینی ہے۔ مگر جس طرح یہاں کی عدالت کا فیصلہ اٹل اور مضبوط ہے۔ اسی طرح اسکی جرح و تعدیل بھی [illegible] ہیں۔ وہاں زبانی کراس اگزامنیشن نہیں ہوتا۔ بلکہ عملی آزمائش ہوتی ہے۔ یہ آزمائش اس عدالت کا دستور ہے۔ یہ آزمائش کبھی کبھی استغاثہ کو [illegible] کرتی ہے۔ کہ مدعی [illegible] کے نیچے سر دینا پڑتا ہے۔ اور کبھی صلیب پر چڑھ کر ثابت کرنا پڑتا ہے۔ کہ حق کے مدعی محض مدعی نہیں بلکہ حق ہیں۔ ان آزمائش کے بعد جب عدالت فیصلہ دے دیتی ہے۔ تو وہ کوئی مہینوں یا سالوں کی قید یا عارضی زندگی کی [illegible] سزا نہیں ہوتی۔ بلکہ باطل کو بالکل مٹ جانا اور حق کو ابھر چھا جانا ہوتا ہے۔ جسے ہر کوئی بھی ایک لمحہ کے لئے بھی روپیش نہیں کر سکتا۔

جہاں میں آج کھڑا ہوں [illegible] کٹہرہ [illegible] کہا جاتا ہے۔ مگر میں آج [illegible] کھڑا ہو کر اپنے خاندان [illegible] میں بہت بڑی مسرت محسوس کرتا ہوں۔ یقیناً اس سے بہت زیادہ [illegible] عدالت کا جج اپنی کرسی پر محسوس کرتا ہوگا۔ جو انسانوں سے بھی زیادہ [illegible] نتیجہ اقتدار میں جج کو بناتا اور معزول کرتا ہے۔ کیونکہ یہ عظیم الشان [illegible] اپنے ساتھ عجیب و غریب اور نہایت قدیم تاریخ رکھتی ہے۔ یہاں اگرچہ [illegible] کھڑے کئے جاتے ہیں۔ تو اعلیٰ ترین انسان کے کھڑے ہونے کا شرف بھی اسی مقام کو حاصل ہے۔ کیونکہ جج کی کرسی جس کی اہمیت اور شہرت کو [illegible] بھی باعث ہے۔ کہ وہ اس کٹہرہ کے ساتھ لازم ملزوم ہے۔ اس لئے تاریخ بیان کرتے وقت مجھے [illegible] عدالت گاہ کی تاریخ بیان کرنی پڑے گی۔ دنیا کا سب سے بڑا تاریخ [illegible] جسے ہم مسلمان کلام الٰہی مانتے ہیں) بیان کرتی ہے۔ کہ بہت قدیم زمانہ میں ایک بہت [illegible] نے اپنی قوم

کو شاہ وقت کی مرضی کے خلاف توحید الٰہی کی تعلیم دینی شروع کی۔ تو غالباً نقض امن یا اسکے مترادف کسی دفعہ کے تحت وہ عدالت میں حاضر کیا گیا۔ وہاں اسکا بیان عدالت کی جرح اور اس کا جواب سب کچھ لکھا ہوا ہے۔ آج بھی کوئی اسکو دیکھ کر انصاف کا فیصلہ دے سکتا ہے۔ مگر اس بندہ خدا کو جرم کی سزا میں آگ میں جلائے جانے کا حکم دیا گیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کو عدالت کے ہی حکم سے پاکدامنی کے جرم میں سالہا سال قید خانہ میں رکھا گیا۔

موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایمان لانے والے ساحروں کو عدالت ہی نے شاہ وقت کے حکم کے بغیر ملاقات کے ساتھ دینے کے جرم میں [illegible] کے ہاتھ پیر [illegible] اور انہیں درختوں میں سولی لٹکا کے جانکنی کی سزا دی۔

حضرت [illegible] جیسے پاک انسان کو جنہیں اگرچہ میں بحیثیت مسلمان انسان کہتا ہوں۔ [illegible] ایک بہت بڑا [illegible] انہیں خدا کا بیٹا یا خدا خیال کرتا ہے۔ عدالت ہی نے صلیب پر [illegible] لٹکا کے جانکنی کی سزا دی تھی۔ ان مقدمات کی تفصیل عنوان۔ جرم۔ مجرموں کے بیان۔ [illegible] اور فیصلہ جات قرآن کریم میں موجود ہیں جسے جو کوئی چاہے۔ دیکھ سکتا ہے۔ یونان کے [illegible] سقراط کو عدالت ہی نے اسی جرم میں کہ وہ اپنے معتقدات [illegible] زہر پی کر مر جانے پر مجبور کیا تھا۔ [illegible] اگر یہ مقام [illegible] جہان [illegible] ہیں۔ حقیقت ہے۔ کہ انسانیت پر آج تک [illegible] عدالت ہی سے ہوئے ہیں۔ اگر ہم اس مقام کی پرانی تاریخ کو [illegible] اور وسطی یورپ کے مذہبی عدالتوں کے ان بے پناہ مظالم کو بھی نظر انداز کریں جبکہ ایک خاص عقیدہ کے انسان دوسرے عقیدہ کے انسانوں کو زندہ آگ میں جلاتے تھے۔ [illegible] تھے۔ اور ہم انقلاب فرانس۔ انقلاب آئرلینڈ اور انقلاب روس۔ کے [illegible] مقدس خون کے تذکرہ کو بھی جانے دیں۔ جو جب وطن [illegible] پاک کی خاطر عدالتوں کے ہی ذریعہ تختہ [illegible] گھاٹ اتار دئے گئے ہیں۔ تو بھی ہمارے پاس موجودہ زمانہ کے وہ ایسی مثالیں موجود ہیں جو یہ ثابت کرتی ہیں۔ کہ عدالتیں اور بالخصوص سیاسی عدالتیں کسی ملک کے [illegible] نہیں ہوتیں۔ بلکہ یہ ایک خاص طبقے کے ہاتھ میں طاقت ہوتی ہے ظلم و استبداد کو [illegible] ہوتی ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ملک [illegible] کی ایک عدالت ایک شخص [illegible] کے [illegible] مہینوں میں [illegible] کے لئے سمجھ [illegible] ہے۔ مگر [illegible]

سے فرار ہو کر وہ تھوڑے دنوں میں دوسرے اس ملک کے لئے [illegible] کی حیثیت سے یہاں ڈکٹیٹر ہو جاتا ہے۔ بلکہ دنیا کے تمام انسان [illegible] خوبیوں اور عقلمندوں کے سامنے سر جھکا کر اسے لینن اعظم کا [illegible] عطا کر دیتے ہیں۔ اسی سلطنت کی ایک عدالت دیکھے ہو [illegible] ہیں۔ اور جسکے ملک میں موجودہ عدالت بھی ہے) آئرلینڈ کے ایک [illegible] موت دیتی ہے۔ [illegible] قید کی سزا [illegible] حالات میں [illegible] ہے۔ اس [illegible] آج [illegible] کے [illegible] حیثیت سے دیکھتے ہیں۔ [illegible] ملک کو [illegible] کیا ہے [illegible] قید [illegible] ہے۔ جیسے دنیا ڈی ویلرا کے [illegible] لیکن اس [illegible] بیان کرتے جائیں۔ اسکا [illegible] مد نظر نہیں کی جا سکتی۔

الغرض اس شاندار تاریخ پر نظر رکھتے ہوئے میں اس کٹہرہ جسے ظاہر میں [illegible] قاتلوں اور رہزنوں کا مقام خیال کرتے ہیں میں بادشاہوں کے ایوانوں اور امراء کے تخت گاہوں سے زیادہ [illegible] زیادہ باوقار اور زیادہ شاندار خیال کرتا ہوں۔

## بلوچستان ریفارم کمیٹی کا عام جلسہ

حکومت بلوچستان کی سخت گیر پالیسی کیخلاف [illegible] احتجاج [illegible] بلوچستان ریفارم کمیٹی کا ایک عام جلسہ [illegible] ساڑھے [illegible] بجے شام منعقد ہوا ہے۔ کراچی کے سربرآوردہ [illegible] بلوچستان [illegible] حکومت کی موجودہ سخت گیر پالیسی جس کا [illegible] عبدالصمد خان اچکزئی کو ۳ سال اور میر عبدالعزیز کرد کو [illegible] ثبوت رہا ہے۔ کیخلاف [illegible] قرار دادیں پاس ہوئی ہیں بوجہ عدم [illegible] ہم [illegible] کی تمام شائع نہیں کر سکے [illegible] اشاعت [illegible] جاویں گی۔

اخبار بلوچستان جدید میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔ (مینجر)

Yousaf Aziz Magsi Chair

# کوئٹہ اور سیوی کی میونسپلٹیوں پر ایک نظر

(از ہوت بلوچستانی)

## گزشتہ سے پیوستہ

پچھلی صحبت میں محض تمہید کے طور پر کچھ ہوئے نظریں گزر چکا ہوں [illegible] وعدہ کر چکا ہوں کہ دوسری صحبت میں میں میونسپلٹی کے [illegible] مقصود پر ایک عمیق نظر ڈالونگا ——

[illegible] جمہوریت کی طرف بڑھے جانے کی والہانہ کوشش [illegible] سے یہ جمہوریت کے لئے اپنے [illegible] ایک اچھا دن آ رہی ہے جس کے حصول کے [illegible] نے اپنے اپنے [illegible] قربانیاں دی ہیں — [illegible] مختلف ذرائع اختیار کئے ہیں - اور عظیم سے عظیم انقلابات [illegible] اندر پیدا کرتی رہی ہے اور کرتی جا رہی ہے [illegible] مذہب سب کو اسی جمہوریت پسندی [illegible] قرار دیتے ہیں —— اگر [illegible] کام لیا جائے تو یہ [illegible] اقرار کرنا پڑیگا [illegible] اخلاق، حکومت، مذہب وغیرہ وغیرہ کی ضرورت ہی اسی لئے [illegible] دنیا میں بسنے والے انسان اکٹھے رہیں - اور مواخات [illegible] مساوات سے رہیں - اور یہ تب ہی ممکن ہو سکتا ہے - جبکہ [illegible] جمہوریت کو رواج جا ہے پسند کرے - اور اپنا لائحہ عمل قرار دے [illegible] میونسپلٹی اس محکمہ کا نام ہے جو شہر کی خبرگیری [illegible] انتظام کرتا ہے - مثلاً پانی، سڑک، روشنی، پاکخانہ [illegible] کثرت کا [illegible] ایسی جگہ ضروریات مدنی و زندگی [illegible] سہولیات بہم پہنچانا ہے - یہ ہے میونسپلٹی اور یہ اسکے [illegible] فرائض - یہ تو یقینی ہے کہ کوئٹہ اور سیوی کے بڑے نام میونسپلٹیاں [illegible] فرائض کی انجام دہی کی دعویدار ہیں - لیکن دیکھنا یہ ہے کہ یہ [illegible] اپنے فرائض کے انجام دینے میں مصروف ہیں اور انہوں نے [illegible] طور پر کیا کیا ہے - ہم دیکھ رہے ہیں کہ کوئٹہ کی ٹھنڈی [illegible] کے کنارے اے جی جی کمشنر پولیٹیکل ایجنٹ وغیرہ وغیرہ [illegible] سڑکوں کا سلسلہ ہے بڑی نفیس صاف ستھری اور واٹر پروف [illegible] یا بروس روڈ جہاں انگریز افسر کی آمد و رفت ہے شاندار ہے [illegible] ان دو سڑکوں کے سوا باقی سڑکیں معمولی اور بہت کم صاف [illegible] شہر کے مضافات کی جانب تو سڑکیں نہیں کہلائی جا سکتیں [illegible] روڈ کو دیکھ لینے کے بعد کانسی روڈ کی طرف آیا جائے تو [illegible] بہتیرے جو امتیاز دیکھیگا - وہ ایسا نہیں ہو گا - کہ صحیح [illegible] والے انسان کو زندہ رہ سکے - کانسی کی جو حالت ہے وہ یقیناً مہذب ممالک کے پبلک لیٹرین کی بھی نہیں ہو سکتی - اور یہی حالت سیوی میں ہے —— رہا پل کی —— کیا میونسپلٹی کا خزانہ محض ایجنٹ گورنر جنرل یا پولیٹیکل ایجنٹ ایسے دیگر افسروں کی جیبوں کا زیر بار احسان ہے - یا ان نادار اور مظلوم سکنائے کانسی کا بھی ؟ اگر میونسپلٹی کی مالی طاقت کانسی والوں پر بھی انحصار رکھتی ہے - تو خدارا پھر اس ناانصافی اس ریاکاری اور اس خودغرضی کے کیا معنی ہیں ؟ یوں تو کوئٹہ کی قریباً ساری پبلک میونسپلٹی کی سہولیات ضروریہ سے محروم ہے لیکن کانسی کے ساتھ جو بے اعتنائی برتی جا رہی ہے وہ دیکھی اور سنی نہیں جا سکتی —— یہ کیوں ایسا ہو رہا ہے کا جواب ہے اور نقطہ یہ ہے کہ میونسپلٹی میں شہر کے نمائندے نہیں جاتے بلکہ ان سرمایہ داروں اور سرمایہ پرستوں کو ممبر د [illegible] جاتا ہے [illegible] پبلک سے نفرت برتی ہے پبلک کیا نفرت [illegible] سمجھتے ہیں بلکہ یہاں تک کہ اگر پبلک [illegible] کوئی انسان [illegible] کوشش کرے تو انکو کچل دینے پر تل آتے ہیں [illegible] سروکار رکھتے ہیں تو سرمایہ داروں سے انکو خیال رہتا ہے تو عالی حکومت کا - انکے نزدیک اخلاق نام ہے پبلک سے دور رہنے کا اور انصاف محدود ہے عالی حکومت کی تواضع [illegible] اور خوشنودی تک ——

اب پبلک کی ضروریات کا ایسے [illegible] کو کیا علم [illegible] اور پبلک کی تکالیف کا ایسے حضرات کیا احساس [illegible] انکی ذہنیت کا تو یہ حال ہے - کہ وہ پبلک کے افراد کو [illegible] مانند سہولیات سے بہرہ ور دیکھ کر جلتے ہیں - حسد سے [illegible] بے چین ہو جاتے ہیں - یہی وہ بنیادی خرابیاں ہیں جنہوں نے وطن کے بعض انسانوں اور یا ایھا الذین امنوا انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون) کے حکم قرآنی کے آگے سر تسلیم خم کرنے والوں کو اسقدر مجبور کیا ہے کہ وہ وطن سے بے وطن ہوتے جاتے ہیں حکومت کے تشدد کی چکی میں پسے جا رہے ہیں - اور بلوچستان کا یہ کرّہ ہوا جاتا ہے کہ گوناگوں مصائب کی گھنگھور گھٹائیں انکے سروں پر منڈلا رہی ہیں - لیکن قرآن کی تعمیل میں بارہا حکومت کے عاملوں سے بھی کچھ جا رہے ہیں جناب ——

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے سے

چیز یکہ بر خود نہ پسندی بر دیگران مپسند

اور اپنے پائے استقلال کو ڈگمگانے نہیں دے رہے اور دنیا دیکھ لیگی کہ خدائے برتر اپنے مومنوں کا ساتھ دیگا - اور مخالف کی تمام مغرور طاقتیں دھری کی دھری رہ جائینگی اور فتح و نصرت کا پھریرا ان نوجوانوں کے ہاتھوں سے فضائے نیلگوں میں بلند ہو گا - ان خدا کے بندوں نے جو [illegible] کرنے والوں نے سال ۳۲ء میں کانفرنس میں یہ قرارداد پاس کر کے حکومت سے درخواست کی کہ کوئٹہ میونسپلٹی میں آئندہ آزاد انتخاب کے ذریعے ممبر لئے جائیں - کیونکہ پبلک کی تکلیفیں اس وقت تک مستقل طور پر دور نہیں ہو سکتیں جب تک میونسپلٹی میں ایسے ممبر آئیں - جو پبلک کے ووٹوں کے محتاج ہوں جو پبلک سے نفرت یا خارش کھا سکیں بلکہ انکے گھروں کا ہر وقت طواف کیا کریں - جنکو پبلک کا اعتماد میونسپلٹی کی کرسی دلا سکے اور پبلک کا عدم اعتماد انکے کونسلری کے وقار کو خاک میں ملا کر رکھدے —— جفاکش نوجوانان وطن کی اس قرارداد پر عمل نہ کیا جائے یہ ممکن ہی نہیں ہو سکتا کہ شہر کے غریبوں اور ناداروں کو کوئی پوچھے اور انکے حقوق مدنی کی نگہداشت کرے -

مضمون چونکہ طویل ہو رہا ہے اس لئے باقی باتوں کو کسی اگلی صحبت کے لئے اٹھا رکھتا ہوں ——

ہند، سندھ اور بلوچستان کے
"تاجروں کے لئے نادر موقعہ"
"بلوچستان جدید" بڑی تعداد میں شائع ہو کر بلوچستان کے گوشے گوشے میں جاتا ہے - تاجر حضرات اس میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں -
اشتہارات کے نرخ کے متعلق مینیجر سے خط و کتابت کی جائے
(مینیجر)

Yousaf Aziz Magsi Chair

# تضمین بر داستانِ غم جناب آزاد

میں ہوا تیار اب سو جان مٹانے کے لیے
کردیا بند قفس صیاد نے جس وقت میں
ہو گیا اپنا وطن آتشکدہ افسوس ہم
لیا ہے گود کو آغوش میں زندان نے جب
... غم خون ہو گیا اپنا جگر
حیف اے ویرانی و پامالیٔ خاک وطن

تجھ کو اے رو رہے بلوچستان منانے کے لیے
جہاں جاتا تھا اپنے پر میں آشیانے کے لیے
جوق جوق آئینگے اپنے کو جلانے کے لیے
کیوں نہ ہم بے چین ہوں اب ہمیں جانے کے لیے
دل نہیں ہے آج کچھ پینے پلانے کے لیے
حسرتیں باقی رہیں دل کو ستانے کے لیے

... اس نول میں تارک بھی ہے اے ہم نفس
... اب زہر کھانے کے لیے

# جہانِ الیوبی

## اچکزئی سٹورس

### بلوچستانیونکی اپنی دُکان

ہم نے آپ بلوچستانیوں کی تکلیف کا احساس کر کے اپنی دکان کھول لی ہے ہر قسم کی چائے کے ساتھ ساتھ اپنے ولیتی کی نئی اور ولیتی دیگر اشیا دنیاوی کپڑا وغیرہ وغیرہ مہیا کی ہیں۔ باوجود اسکے آپ کو یہ شئے مقابلتاً ارزاں اور با رعایت مل سکتی ہے

محمد ایوب عبد القدوس بازار صرافاں کوئٹہ

# دَ پشتانہ خولونہ

تمام افغانی بھائیوں اور بالخصوص بلوچستانیوں کو معلوم ہو کہ ایک یونانی طبی کالج دہلی کا سند یافتہ فاضل الطب والجراحت عالیجناب حکیم حاجی عبد الرحمن خان صاحب قندھاری بازار کوئٹہ بلوچستان نے بڑی محنتوں اور کاوشوں کے بعد اپنے افغان اور بلوچستانی بھائیوں کی تکلیف کا احساس کرتے ہوئے افغانی جنتری ... ترتیب دیا ہے جس میں سال رواں کی جنتری کے علاوہ تمام امراض اور انکے مجرب نسخہ جات تجارتی ادویہ۔ مفردہ۔ اسرار عطاریہ ... اور ہر مرکب روحانی دوا کا اچھی تفصیل کے ساتھ ... ہیں۔ پشتو زبان میں ... کی گئی ہے۔ ... کتاب ... کے ... روحانی کے ... تعویذ ... کا بھی حال ہے ... رکھا ہے ... تمام بلوچستانی بھائی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

محصول ڈاک ...

ملنے کا پتہ

دفتر بلوچستان جدید ... کراچی

# براویان تیری کا ایک مستحسن اقدام

## خلافِ شرع رسومات کے خلاف کامیاب جہاد

(از قاضی زادہ ابو بکر تیری)

میں تعلیم یافتہ نوجوان بلوچستان۔ خصوصاً اپنے براوی علمائے کرام کو اس تحریک کا مبارک باد پیش کرکے عرض کرونگا کہ ہمارے ملک میں اجدادی زمانہ سے از باعث جہالت یہ رواج خوب پھیلے ہوئے تھے۔ اور اپنے جہالت کی وجہ سے اس مثلاً غیر شرع کام میں خوب ورد و سرگرم تھے۔ اب بفضل خداوند کریم کوشش تعلیم یافتہ صاحبان رفتہ رفتہ یہ خلاف شرع کام معدوم ہو رہا ہے۔ یہاں کے باشندے محرم الحرام کے پہلی تاریخ سے دس یوم تک شیعوں کی طرح اپنے آپکو پیٹتے اور نوحہ کرتے تھے۔ تمام چھوٹے و بڑے مرد یکجا ہو کر ... دھڑ گھر گشت لگا کر یہ آواز بلند کرتے تھے۔ یا حسن یا حسین اور اپنے ساتھ مقبول میں سے ایک کو شمشیر کی پیٹھ سے ذبح کرکے۔ اسکے اردگرد طواف کرکے کہتے تھے۔ یا حسن یا حسین دس دن تک تمام روز یہی حال رہتا تھا۔ مرد کیا بلکہ عورتیں بھی اس ناجائز حرکت میں شمولیت کرتی تھیں۔ اور بہت شرمناک حوادث ہوتے تھے۔

اب بفضل خداوند کریم ہمارے ملک بلوچستان میں بہت سے تعلیم یافتہ پیدا ہو گئے ہیں جو قوم کو راہ ضلالت سے راہ مستقیم دکھلاتے ہیں۔ ان اثرات سے اس منحوس رواج کا قلع قمع ہو گیا ہے۔ ہمارے ملک میں اور بہت سارے رواج ہیں جنکی بنیاد بھی کھوکھلی کی جا رہی ہے اور کی جاتی جائیگی۔ بالخصوص اسوقت ہمارا مسئلہ نظر بڑا سسٹم ہے جو باقی تمام رواجوں سے زیادہ ہم قاتل کی حیثیت رکھتا ہے جسکی بابت میں اگلی اشاعت میں لکھونگا

Yousaf Aziz Magsi Chair